ISLAMIAT (UM)

SINDH BOARD NOTES

10 TH CLASS

Presented by:

Urdu Books Whatsapp Group

STUDY GROUP

0333-8033313
راؤ ایاز

0343-7008883
پاکستان زندہ باد

0306-7163117
محمد سلمان سلیم

You are using the UNREGISTERED version

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

کا تعارف

اس مدنی سورۃ کے 9 رکوع اور 73 آیات ہیں۔ یہ سورۃ غزوہ احزاب کے بعد 5 ہجری میں نازل ہوئی۔ یہ اکیسویں پارے سے شروع ہو کر بائیسویں پارے میں ختم ہوتی ہے۔

یہ سورۃ مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہے:

1- رسول ﷺ کو وحی الٰہی کی پیروی کی تلقین۔

2- زمانہ جاہلیت کی ایک رسم "ظہار" کی وضاحت۔

3- منہ بولے بیٹوں کے بارے میں ہدایات۔

4- غزوہ احزاب میں اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت۔

5- غزوہ احزاب میں اہل ایمان اور منافقین کا طرز عمل۔

6- رسول اللہؐ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کا حکم۔

7- ازواج النبی ﷺ کو احکام و آداب کی تلقین۔

8- مسلمان مردوں اور عورتوں کے اوصاف۔

9- حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں وضاحت۔

10- حضرت زینب رضی اللہ بنت حجش کے ساتھ نکاح کا واقعہ۔

11- آپ ﷺ کا مقام و منصب۔

12- طلاق کے احکام۔

13- آپ ﷺ کے نکاح کیلئے خصوصی ضوابط۔

14- آپ ﷺ کے گھرانے کے آداب۔

15- درود و سلام کی اہمیت۔

16- مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم۔

17- منافقین کو تنبیہ۔

18- نبی اکرم ﷺ کو ایذا پہنچانے سے بچنے کا حکم۔

19- نزولِ قرآن کی کیفیت۔

20- مومنوں کی توبہ اور بخشش کا ذریعہ۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 1 (آیات ۱ تا ۸)

لفظی و بامحاورہ ترجمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اتَّقِ	اللّٰهَ	وَلَا تُطِعِ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ
اے	نبی ﷺ	ڈرو	اللہ	اور نہ کہنا مانو	کافروں	اور منافقوں

اے پیغمبر ﷺ! خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا۔

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ①
بے شک	اللہ	ہے	جاننے والا	حکمت والا

بے شک خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔ (1)

وَّاتَّبِعْ	مَا	يُوْحٰۤى	اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ ؕ
اور پیروی کرو	جو	وحی کی جاتی ہے	تمہاری طرف	تمہارے رب کی طرف سے

اور جو (کتاب) تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے، اسی کی پیروی کیے جانا۔

اِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا ②
بے شک اللہ	ہے	اس سے جو	تم عمل کرتے ہو	خبردار

بے شک خدا تمہارے سب عملوں سے خبردار ہے۔ (2)

وَّ تَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ ؕ	وَ كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ③
اور بھروسا رکھنا	اللہ پر	اور کافی ہے	اللہ	کارساز

اور خدا پر بھروسا رکھنا اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔ (3)

مَا جَعَلَ	اللّٰهُ	لِرَجُلٍ	مِّنْ قَلْبَيْنِ	فِيْ	جَوْفِهٖ ۚ
نہیں بنائے	اللہ (نے)	کسی آدمی کے لیے	دو دل	میں	اس کے سینے

خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے

وَمَا جَعَلَ	اَزْوَاجَكُمُ	الّٰٓـِٔيْ	تُظٰهِرُوْنَ	مِنْهُنَّ	اُمَّهٰتِكُمْ ۚ
اور نہیں بنایا اس نے	تمہاری بیویوں (کو)	وہ جن (کو)	تم ماں کہہ بیٹھتے ہو	ان میں سے	تمہاری مائیں

اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا۔

وَمَا جَعَلَ	اَدْعِيَآءَ كُمْ	اَبْنَآءَ كُمْ	ذٰلِكُمْ	قَوْلُكُمْ	بِاَفْوَاهِكُمْ
اور نہیں بنایا اس نے	تمہارے لے پالکوں (کو)	تمہارے بیٹے	یہ تم	تمہاری بات	تمہارے منہ کی

اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں

وَاللّٰهُ	يَقُوْلُ	الْحَقَّ	وَهُوَ	يَهْدِى	السَّبِيْلَ ۴
اور اللہ	فرماتا ہے	سچ	اور وہی	ہدایت دیتا ہے	(سیدھا) راستہ (کی طرف)

اور خدا تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ (4)

اُدْعُوْهُمْ	لِاٰبَآئِهِمْ	هُوَ	اَقْسَطُ	عِنْدَ	اللّٰهِ
تم پکارو ان کو	انکے باپوں کے (نام) کے ساتھ	وہ	زیادہ درست (ہے)	نزدیک	اللہ کے

(مومنو!) لے پالکوں کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو کہ خدا کے نزدیک یہی بات درست ہے۔

فَاِنْ	لَّمْ تَعْلَمُوْآ	اٰبَآءَ هُمْ	فَاِخْوَانُكُمْ	فِى الدِّيْنِ	وَ مَوَالِيْكُمْ
پس اگر	نہ تم جانو	ان کے باپوں (کو)	پس وہ تمہارے بھائی (ہیں)	دین میں	اور تمہارے دوست (ہیں)

اگر تم کو ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو دین میں وہ تمہارے بھائی اور دوست ہیں۔

وَ لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	فِيْمَآ	اَخْطَاْتُمْ	بِهٖ
اور نہیں (ہے)	تم پر	گناہ	اس (چیز) میں (کہ) جو	غلطی سے کرگزرو تم	اس کو

اور جو بات تم سے غلطی سے ہوگئی ہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں

وَلٰكِنْ	مَّا	تَعَمَّدَتْ	قُلُوْبُكُمْ	وَ كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ۵
اور لیکن	جو	ارادے سے کریں	دل تمہارے	اور ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

لیکن جو قصد دلی سے کرو (اس پر مواخذہ ہے) اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (5)

اَلنَّبِىُّ	اَوْلٰى	بِالْمُؤْمِنِيْنَ	مِنْ	اَنْفُسِهِمْ	وَ اَزْوَاجُهٗٓ	اُمَّهٰتُهُمْ
نبی	زیادہ حقدار (ہے)	مومنوں پر	سے	ان کی جانوں (کے)	اور اس کی بیویاں	ان کی مائیں (ہیں)

پیغمبر مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں ان کی مائیں ہیں

وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ	اَوْلٰى	بِبَعْضٍ	فِىْ	كِتٰبِ اللّٰهِ
اور رشتے دار	ان کے بعض	زیادہ حقدار (ہیں)	بعض سے	میں	اللہ کی کتاب

اور رشتہ دار آپس میں کتاب اللہ کی رو سے مسلمانوں اور مہاجروں سے ایک دوسرے (کے ترکے) کے زیادہ حق دار ہیں

مِنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَالْمُهٰجِرِيْنَ	اِلَّآ	اَنْ	تَفْعَلُوْا	اِلٰى	اَوْلِيَآءِ كُمْ	مَّعْرُوْفًا
سے	مومنین	اور مہاجرین	مگر	کہ	تم کرو	طرف	تمہارے دوست	احسان

مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے احسان کرنا چاہو (تو اور بات ہے)

ختم نبوت ﷺ زندہ باد — عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈ من "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈ من کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی و غیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈ من سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈ من سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسیج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد — پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

كَانَ	ذٰلِكَ	فِی الْكِتٰبِ	مَسْطُوْرًا ⑥
اور ہے	یہ	کتاب میں	لکھا ہوا

یہ حکم کتاب (یعنی قرآن) میں لکھ دیا گیا ہے۔ (6)

وَاِذْ	اَخَذْنَا	مِنَ النَّبِیّٖنَ	مِیْثَاقَهُمْ	وَمِنْكَ
اور جب	ہم نے لیا	نبیوں سے	ان کا عہد	اور تم سے

اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے

وَمِنْ	نُّوْحٍ	وَّاِبْرٰهِیْمَ	وَمُوْسٰی	وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ص
اور سے	نوح	اور ابراھیم	اور موسیٰ	اور عیسیٰ ابن مریم

اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ سے

وَاَخَذْنَا	مِنْهُمْ	مِّیْثَاقًا	غَلِیْظًا ⑦ لا
اور ہم نے لیا	ان سے	عہد	پکا

اور عہد بھی ان سے پکا لیا۔ (7)

لِیَسْــَٔلَ	الصّٰدِقِیْنَ	عَنْ صِدْقِهِمْ ج
تاکہ وہ سوال کرے	سچوں (سے)	ان کی سچائی کے بارے میں

تاکہ سچ کہنے والوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت کرے

وَاَعَدَّ	لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابًا	اَلِیْمًا ⑧ ع
اور تیار کیا اس نے	کافروں کے لیے	عذاب	دکھ دینے والا

اور اس نے کافروں کے لیے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (8)

You are using the UNREGISTERED version

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 1 (آیات ۱ تا ۸)

سوالات اور جوابات

اَلسَّؤَالُ الاَوَّلُ:

سبق کی ابتدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کن باتوں کی تلقین کی گئی ہے؟

جواب:

سورہ احزاب میں رسول اللہ ﷺ کو درج ذیل باتوں کی تلقین کی گئی ہے:

1-اے نبیؐ! اللہ سے ڈرتے رہنا۔

2-کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا۔

3-جو کتاب تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کیے جانا۔

4-اللہ پر بھروسہ رکھنا کیونکہ وہی کارساز کافی ہے۔

اَلسَّؤَالُ الثَّانِیُ:

اس سبق میں آیات میں مُنہ بولے بیٹوں کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب:

سورۃ الاحزاب میں منہ بولے بیٹوں کے بارے میں درج ذیل ہدایات دی گئی ہیں:

1-اللہ تعالیٰ نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا نہیں بنایا۔

2-منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپ کے نام سے پکارو یہ زیادہ منصفانہ اور درست بات ہے۔

3-اگر تمہیں ان کے حقیقی باپ کے نام کا پتا نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔

4-اور اللہ کا حکم آجانے کے بعد اب اگر کوئی انہیں منہ بولے باپوں کے ناموں سے پکارے گا تو وہ گناہگار ہو گا۔

اَلسَّؤَالُ الثَّالِثُ:

مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجیے:

جواب:(الف)

ترجمہ: پیغمبر ﷺ مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر ﷺ کی بیویاں ان (مومنوں) کی مائیں ہیں۔

You are using the UNREGISTERED version

مفہوم: پیغمبر ﷺ کا مسلمانوں سے تعلق دوسرے تمام انسانی تعلقات سے بالاتر ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ آپ کی ذات کو اپنے ماں باپ، اولاد، اپنی جان اور دوسرے تمام لوگوں سے بڑھ کر عزیز رکھیں اسی طرح آپ کی تمام ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں اور زندگی بھر ان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

جواب:(ب)

ترجمہ: خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے۔

مفہوم: ہر آدمی کے سینے میں ایک دل ہوتا ہے دو دل ہونا ممکن نہیں۔ اسی مناسبت سے یہ بات کہی گئی کہ بیٹے تو دراصل حقیقی بیٹے ہی ہوا کرتے ہیں منہ بولے بیٹوں کو حقیقی بیٹوں کی جگہ دینا ممکن نہیں اسی طرح بعض اوقات شوہر اپنی بیویوں کو طلاق دینے کے لیے مائیں کہہ دیتے ہیں تو وہ اس طرح کہنے سے حقیقی مائیں نہیں بن جاتیں۔ ان سے رجوع کرنے کا حق بہر حال برقرار رہتا ہے۔

جواب:(ج)

ترجمہ: اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تو تمہاری ماں بنایا۔

مفہوم: عربوں میں طلاق دینے کا ایک دستور یہ بھی تھا کہ لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے تھے اور اب وہ یہ خیال کرنے لگے کہ وہ واقعی ان کی ماں کی طرح ہیں لہذا اب سے دوبارہ رجوع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی زبان سے کہہ دینے سے کوئی بیوی ماں نہیں بن جاتی لہذا شوہر کفارہ کی ادائیگی کے بعد اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر1 (آیات ۱ تا ۸)

کثیر الانتخابی سوالات

1-سُورۃ الاحزاب نازل ہوئی۔

(الف) مکہ میں (ب) مدینہ میں (ج) خیبر میں (د) عرفات میں

2-احزاب کے معنی ہیں.

You are using the UNREGISTERED version

(الف)قبیلے (ب)قومیں (ج)خاندان (د)لشکر

3-سُورۃالاحزاب کے رکوعات کی تعداد ہے۔

(الف)7 (ب)8 (ج)9 (د)10

4-سُورۃالاحزاب کی آیات کی تعداد ہے۔

(الف)40 (ب)49 (ج)70 (د)73

5-سُورۃالاحزاب کس پارے میں ہے؟

(الف)بیسویں،اکیسویں (ب)بائیسویں،تیئسویں (ج)اکیسویں،بائیسویں (د)تیئسویں،چوبیسویں

6-غزوہ احزاب کادوسرانام ہے۔

(الف)غزوہ خندق (ب)غزوہ مکہ (ج)غزوہ تبوک (د)غزوہ خیبر

7-غزوہ احزاب کے موقع پر خندق کھودنے کامشورہ دیا۔

(الف)حضرت علی رضی اللہ نے (ب)حضرت صہیب رضی اللہ رومی نے(ج)حضرت سلمان رضی اللہ فارسی نے(د)حضرت بلال رضی اللہ حبشی نے

8-اے پیغمبر ﷺ! اللہ سے ڈرتے رہنااور کہانہ ماننا۔

(الف)کافروں کا (ب)مشرکوں کا (ج)منافقوں کا (د)کافروں اور منافقوں کا

9-اے نبی ﷺ! اللہ پر ہی بھروسہ رکھنااور اللہ ہی کافی ہے۔

(الف)کارساز (ب)بخشنے والا (ج)رازق (د)مددگار

10-اللہ تعالی نے آدمی کے پہلو میں دل نہیں بنائے۔

(الف)ایک (ب)دو (ج)تین (د)چار

11-کتاب اللہ کی رُو سے مومنوں کے ترکہ کے زیادہ حقدار ہیں۔

(الف)مہاجر (ب)انصار (ج)دوست (د)رشتہ دار

12-کس سورۃ میں متبنّٰی کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں۔

(الف)سورۃالانفال (ب)سورۃالاحزاب (ج)سورۃالبقرہ (د)سورۃالممتحنہ

13-تمہارے لے پالکوں کو اللہ نے تمہارے نہیں بنایا۔

(الف)بھائی (ب) بھتیجے (ج)بھانجے (د) حقیقی بیٹے

14-مومنو! لے پالکوں کو پکاروان کے۔

(الف)نام سے (ب)(اصل) باپوں کے نام سے (ج)کنیت سے (د)خطاب سے

15-لے پالک بیٹوں سے کیامراد ہے؟

(الف) حقیقی بیٹے (ب)منہ بولے بیٹے (ج)دینی بیٹے (د)کوئی بھی نہیں

16-پیغمبرؐ مومنوں پر زیادہ حق رکھتے ہیں۔یانبی مومنوں کے زیادہ قریب ہیں:

(الف)ان کے باپوں سے (ب)ان کے بھائیوں سے (ج)ان کے بیٹوں سے (د)ان کی جانوں سے

17-اللہ تعالی نے عہد لیا۔

(الف)انبیاء سے (ب)صالحین سے (ج)صدیقین سے (د)شہداء سے

18-سورۃ الاحزاب کس سن ہجری میں نازل ہوئی؟

(الف)2ہجری (ب)3ہجری (ج)4ہجری (د)5ہجری

19-غصے کی حالت میں اپنی بیوی کو اپنی ماں کے ساتھ مشابہت دینا، کہلاتا ہے:

(الف)طلاق (ب)خلع (ج)باندی (د)ظہار

20-تاکہ خدا سچ کہنے والوں سے دریافت کرے:

(الف)اُن کی سچائی کے بارے میں (ب)اُن کی دیانت داری کے بارے میں (ج)اُن کی پرہیزگاری کے بارے میں (د)اُن کے صبر کے بارے میں

21-"جَوفُ" کے معنی ہیں:

(الف)سر (ب)دھڑ (ج)انگلی (د)پور

22-"مَسْطُوْرًا" کے معنی ہیں:

(الف)دیکھا ہوا (ب)سنا ہوا (ج)پڑھا ہوا (د)لکھا ہوا

23-"اَفوَاہ" کے معنی ہیں:

(الف)منہ (ب)غلط خبر (ج)زبان (د)منہ بولا بیٹا

24-"اُولُوا الاَرحَامِ" کے معنی ہیں:

(الف)دوست (ب)رشتہ دار (ج)مددگار (د)پڑوسی

25-"تُظٰھِرُوْنَ" کے معنی ہیں:

(الف)تم نکاح کرتے ہو (ب)تم ظاہر کرتے ہو (ج)تم ظہار کرتے ہو (د)تم اعلان کرتے ہو

26-"اَدْعِیَاءَ" کے معنی ہیں:

(الف)متبنّٰی (ب)منہ بولے بیٹے (ج)لے پالک بیٹے (د)یہ تمام

27-اللہ تعالیٰ نے کس شخص کے پہلو میں —— نہیں بنائے۔

(الف)دو جگر (ب)دو دل (ج)دو ہاتھ (د)دو غدود

28-پیغمبرؐ کی بیویاں مومنوں کی —— ہیں۔

(الف)بہنیں (ب)دادیاں (ج)مائیں (د)پھوپھیاں

جوابات:

1-ب	2-د	3-ج	4-د	5-ج
6-الف	7-ج	8-د	9-الف	10-ب
11-د	12-ب	13-د	14-ب	15-ب

16-د	17-الف	18-د	19-د	20-الف
21-ب	22-د	23-الف	24-ب	25-ج
26-د	27-ب	28-ج		

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر2 (آیات ۹ تا ۲۰)

لفظی و با محاورہ ترجمہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ	اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ	جَآءَتْكُمْ	جُنُوْدٌ
اے ایمان والو!	تم یاد کرو	نعمت	اللہ (کی)	تم پر	جب	آئیں تم پر	فوجیں

مومنو! خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جو (اس نے) تم پر (اس وقت) کی جب فوجیں تم پر (حملہ کرنے کو) آئیں

فَاَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	رِيْحًا	وَّجُنُوْدًا	لَّمْ تَرَوْهَا
تو بھیجی ہم نے	ان پر	ہوا	اور (ایسے) لشکر	نہیں تم نے دیکھا ان کو

تو ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر (نازل کیے) جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔

وَكَانَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرًا ۹
اور ہے	اللہ	ساتھ (اس کے) جو	تم کرتے ہو	دیکھنے والا

اور جو کام تم کرتے ہو خدا ان کو دیکھ رہا ہے۔ (9)

اِذْ	جَآءُوْكُمْ	مِّنْ فَوْقِكُمْ	وَمِنْ اَسْفَلَ	مِنْكُمْ
جب	وہ آئے تم پر	تمہارے اوپر سے	اور نیچے سے	تم سے

جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے تم پر (چڑھ) آئے

وَاِذْ	زَاغَتِ	الْاَبْصَارُ	وَبَلَغَتِ	الْقُلُوْبُ	الْحَنَاجِرَ	وَتَظُنُّوْنَ	بِاللّٰهِ	الظُّنُوْنَا ۱۰
اور جب	پھر گئیں	آنکھیں	اور پہنچ گئے	دل	گلوں (تک)	اور تم گمان کرتے تھے	اللہ (کی نسبت)	گمان

اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل (مارے دہشت کے) گلوں تک پہنچ گئے اور تم خدا کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ (10)

هُنَالِكَ	ابْتُلِيَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَزُلْزِلُوْا	زِلْزَالًا	شَدِيْدًا ۱۱
وہاں	آزمائے گئے	مومنین	اور ہلائے گئے	ہلایا جانا	شدید/سخت

وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے۔ (11)

وَاِذْ	يَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَالَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ
اور جب	کہنے لگے	منافق لوگ	اور وہ لوگ (کہ)	جن کے دلوں میں	مرض (ہے)

اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے، کہنے لگے کہ

مَّا	وَعَدَنَا	اللّٰهُ	وَرَسُوْلُهٗۤ	اِلَّا	غُرُوْرًا ⑫
نہیں	اس نے وعدہ کیا ہم سے	اللہ (نے)	اور اس کے رسول (نے)	مگر	دھوکے (کا)

خدا اور اس کے رسول نے تو ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا۔ (12)

وَاِذْ	قَالَتْ	طَّآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ	يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ	لَامُقَامَ	لَكُمْ	فَارْجِعُوْا ۚ
اور جب	کہتی تھی	ایک جماعت	ان (میں) سے	اے اہل مدینہ!	نہیں ہے جگہ	تمہارے لیے	سو لوٹ چلو

اور جب ان میں سے ایک جماعت کہتی تھی کہ اے اہل مدینہ (یہاں) تمہارے لیے (ٹھہرنے کا) مقام نہیں تو لوٹ چلو

وَيَسْتَاْذِنُ	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمُ	النَّبِيَّ	يَقُوْلُوْنَ	اِنَّ بُيُوْتَنَا	عَوْرَةٌ ۛ
اور اجازت مانگتا تھا	ایک گروہ	ان میں سے	نبی (سے)	کہتے تھے	بے شک ہمارے گھر	کھلے

اور ایک گروہ ان میں سے پیغمبرؐ سے اجازت مانگنے اور کہنے لگا کہ بیشک ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں

وَمَا	هِيَ	بِعَوْرَةٍ ۚ	اِنْ يُّرِيْدُوْنَ	اِلَّا	فِرَارًا (13)
اور نہیں	وہ	کھلے	نہیں وہ چاہتے تھے	مگر	بھاگنا

حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے۔ وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے۔ ⑬

وَلَوْ	دُخِلَتْ	عَلَيْهِمْ	مِّنْ اَقْطَارِهَا
اور اگر	داخل ہو جائے	ان پر	اس (شہر مدینہ) کے اطراف سے

اور اگر فوجیں اطراف مدینہ سے ان پر آ داخل ہوں

ثُمَّ	سُئِلُوا	الْفِتْنَةَ	لَاٰتَوْهَا	وَمَا	تَلَبَّثُوْا	بِهَآ	اِلَّا	يَسِيْرًا ⑭
پھر	کہا جائے ان سے	خانہ جنگی	تو کرنے لگیں گے اس کو	اور نہ	ٹھہریں گے	اس میں	مگر	تھوڑی دیر

پھر ان سے خانہ جنگی کے لیے کہا جائے تو (فوراً) کرنے لگیں اور اس کے لیے بہت ہی کم توقف کریں۔ (14)

وَلَقَدْ	كَانُوْا	عَاهَدُوا	اللّٰهَ	مِنْ قَبْلُ	لَا	يُوَلُّوْنَ	الْاَدْبَارَ ؕ
اور تحقیق	تھے	وہ عہد کر چکے	اللہ (سے)	پہلے سے	نہیں	وہ پھیریں گے	پیٹھیں

حالانکہ پہلے خدا سے اقرار کر چکے تھے کہ پیٹھ نہیں پھیریں گے

وَكَانَ	عَهْدُ اللّٰهِ	مَسْئُوْلًا ⑮
اور ہے	اللہ کا عہد	پوچھا جانے والا

اور خدا سے (جو) اقرار (کیا جاتا ہے اس) کی ضرور پرسش ہوگی۔ (15)

قُلْ	لَّنْ	يَّنْفَعَكُمُ	الْفِرَارُ	اِنْ	فَرَرْتُمْ	مِّنَ الْمَوْتِ	اَوِ الْقَتْلِ
کہہ دو	ہرگز نہیں	تم کو نفع دے گا	بھاگنا	اگر	تم بھاگو	موت سے	یا قتل (سے)

کہہ دو کہ اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگتے ہو تو بھاگنا تم کو فائدہ نہیں دے گا

وَاِذًا	لَّاتُمَتَّعُوْنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا ⑯
اور اس وقت	تم فائدہ نہیں اٹھاؤ گے	مگر	کم

اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔ (16)

قُلْ	مَنْ	ذَا الَّذِىْ	يَعْصِمُكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ
کہہ دو	کون (ہے)	وہ جو	بچا سکتا ہے تم کو	اللہ سے

کہہ دو اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کرے

اِنْ	اَرَادَ	بِكُمْ	سُوْٓءًا	اَوْ	اَرَادَ	بِكُمْ	رَحْمَةً ؕ
اگر	وہ ارادہ کرے	تمہارے ساتھ	نقصان (کا)	یا	ارادہ کرے	تمہارے ساتھ	رحمت (کا)

تو کون تمہیں اس سے بچا سکتا ہے، یا اگر تم پر مہربانی کرنا چاہے (تو کون اس کو ہٹا سکتا ہے؟)

وَلَا	يَجِدُوْنَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ	اللّٰهِ	وَلِيًّا	وَّلَا	نَصِيْرًا ⑰
اور نہیں	وہ پائیں گے	اپنے لیے	سوائے	اللہ (کے)	دوست	اور نہ	مددگار

اور یہ لوگ خدا کے سوا کسی کو نہ اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ (17)

قَدْ	يَعْلَمُ	اللّٰهُ	الْمُعَوِّقِيْنَ	مِنْكُمْ	وَالْقَآئِلِيْنَ	لِاِخْوَانِهِمْ	هَلُمَّ	اِلَيْنَا ۚ
تحقیق	جانتا ہے	اللہ	روکنے والوں (کو)	تم (میں) سے	اور کہنے والوں (کو)	اپنے بھائیوں سے	چلے آؤ	ہمارے پاس

خدا تم میں سے ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو (لوگوں کو) منع کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ

وَلَا	يَاْتُوْنَ	الْبَاْسَ	اِلَّا	قَلِيْلًا ⑱
اور نہیں	وہ آتے	لڑائی (میں)	مگر	کم

اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کم۔ (18)

اَشِحَّةً	عَلَيْكُمْ ۖ ج	فَاِذَا	جَآءَ	الْخَوْفُ	رَاَيْتَهُمْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَيْكَ
بخل (کرتے ہیں)	تم پر	پس جب	آئے	خوف	تو دیکھے ان کو	دیکھتے ہیں	تیری طرف

(یہ اس لیے کہ) تمہارے بارے میں بخل کرتے ہیں۔ پھر جب ڈر (کا وقت) آئے تو تم ان کو دیکھو کہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں

تَدُوْرُ	اَعْيُنُهُمْ	كَالَّذِىْ	يُغْشٰى	عَلَيْهِ	مِنَ	الْمَوْتِ ۚ
پھر رہی ہیں	ان کی آنکھیں	اس شخص کی مانند کہ	غشی آ رہی ہو	اس پر	سے	موت

(اور) ان کی آنکھیں (اسی طرح) پھر رہی ہیں جیسے کسی کو موت سے غشی آ رہی ہو

فَاِذَا	ذَهَبَ	الْخَوْفُ	سَلَقُوْكُمْ	بِاَلْسِنَةٍ	حِدَادٍ	اَشِحَّةً	عَلَى الْخَيْرِ ط
پھر جب	جاتا رہے	خوف	تم سے ملاقات کریں	زبانوں سے	تیز	بخل (کریں)	نیکی پر

پھر جب خوف جاتا رہے تو تیز زبانوں کے ساتھ تمہارے بارے میں زبان درازی کریں اور مال میں بخل کریں

اُولٰٓئِکَ	لَمْ يُؤْمِنُوْا	فَاَحْبَطَ	اللّٰهُ	اَعْمَالَهُمْ ط	وَكَانَ	ذٰلِکَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا ۱۹
یہ لوگ	نہیں ایمان لائے	تو برباد کر دیئے	اللہ (نے)	ان کے اعمال	اور ہے	یہ	اللہ پر	آسان

یہ لوگ (حقیقت میں) ایمان لائے ہی نہ تھے تو خدا نے ان کے اعمال برباد کر دیئے اور یہ خدا کو آسان تھا۔ (19)

يَحْسَبُوْنَ	الْاَحْزَابَ	لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ
خیال کرتے ہیں	(حملہ آور) فوجیں	(ابھی) نہیں گئیں

(خوف کے سبب) خیال کرتے ہیں کہ فوجیں نہیں گئیں۔

وَاِنْ	يَّاْتِ	الْاَحْزَابُ	يَوَدُّوْا	لَوْ	اَنَّهُمْ	بَادُوْنَ	فِى الْاَعْرَابِ
اور اگر	آ جائیں	لشکر	تمنا کریں	کاش	کہ وہ	صحرا میں (جا ٹھہریں)	گنواروں میں

اور اگر لشکر آ جائیں تو تمنا کریں کہ (کاش) گنواروں میں جا رہیں

يَسْئَلُوْنَ	عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ط
(پھر) پوچھتے رہیں	تمہاری خبروں کے بارے میں

(اور) تمہاری خبریں پوچھا کریں۔

وَلَوْ	كَانُوْا	فِيْكُمْ	مَّا	قٰتَلُوْٓا	اِلَّا	قَلِيْلًا ۲۰ ع
اور اگر	ہوں	تم میں	نہ	لڑائی کریں	مگر	کم

اور اگر تمہارے درمیان ہوں تو لڑائی نہ کریں مگر کم۔ (20)

You are using the UNREGISTERED version

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر2 (آیات ۹ تا ۲۰)

سوالات اور جوابات

اَلسَّؤالُ الاَوَّلُ:

سبق کی آیات کی روشنی میں بتایئے غزوہ احزاب میں اہل ایمان کو اللہ کی تائید و نصرت کیسے حاصل ہوئی؟

جواب:

غزوہ احزاب میں اللہ تعالی نے نظر نہ آنے والے فرشتوں کے لشکر اور ٹھنڈی ہواؤں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد کی۔

اَلسَّؤالُ الثَّانِي:

غزوہ احزاب کے دوران آزمائش کی گھڑیوں میں اہل ایمان اور منافقین کا طرز عمل کیا تھا؟

جواب:

اہل ایمان کا طرز عمل:

غزوہ احزاب (غزوہ خندق) کے دوران آزمائش کی اس گھڑی میں مومنین صادقین کا ایمان متزلزل ہونے کی بجائے اور بڑھ گیا اور وہ اپنا سب کچھ حتیٰ کہ اپنی جانیں تک قربان کرنے کے لئے تیار تھے اور اللہ اور اس کے رسول کے مکمل طور پر وفادار رہے اور بے مثال استقامت کا مظاہرہ کیا۔

اَلسُّؤالُ الثَّالِثُ:

ان آیات میں، جہاد میں رکاوٹ ڈالنے والوں (المعوقین) کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب:

اللہ تم میں سے ان لوگوں (منافقین) کو خوب جانتا ہے جو جنگ کے کام میں رکاوٹیں ڈالنے والے ہیں، جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں "کہ آؤ ہماری طرف "(چھوڑو اس پیغمبرؐ کا ساتھ) جو لڑائی میں حصہ لیتے بھی ہیں تو بس نام کی خاطر، جو تمہارا ساتھ دینے میں سخت بخیل ہیں۔ خطرے کا وقت آ جائے تو اس طرح آنکھیں پھرا پھرا کر تمہاری طرف دیکھتے ہیں جیسے کسی مرنے والے پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ مگر جب خطرہ ٹل جاتا ہے تو تیز زبانوں کے ساتھ زبان درازی کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہر گز ایمان نہیں لائیں گے، اس لئے اللہ نے ان کے سارے اعمال ضائع کر دیے۔

سُوۡرَةُ الۡاَحۡزَابِ

رکوع نمبر2 (آیات ۹ تا ۲۰)

کثیر الانتخابی سوالات

1-غزوہ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

(الف)اولیاء کے ذریعے (ب)جنات کے ذریعے (ج)مجاہدین کے ذریعے (د)فرشتوں اور ہوا کے ذریعے

2-غزوہ احزاب میں مومن۔

(الف)دوڑائے گئے (ب)لے جائے گئے (ج)ستائے گئے (د)آزمائے گئے اور ہلائے گئے

3-منافقین کا ایک گروہ پیغمبرؐ سے اجازت مانگنے لگا اور کہنے لگا کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے بلکہ وہ چاہتے تھے کہ:

(الف)چھپ جائیں (ب)بھاگ جائیں (ج)دھوکا دیں (د)جھوٹ بولیں

4-مومنو! خدا کی مہربانی کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کی جب حملہ کرنے کو۔

(الف)قبائل آئے (ب)یہود آئے (ج)رومی آئے (د)فوجیں آئیں

5-"اَلۡمُعَوِّقِیۡنَ" سے کیا مراد ہے؟

(الف)مددگار (ب)رکاوٹیں ڈالنے والے (ج)دوست (د)رشتہ دار

6-"جُنُوۡدٌ" کے معنی ہیں:

(الف)میدان (ب)ہتھیار (ج)لشکر (د)قیدی

7-"عَوۡرَةٌ" معنی ہیں۔

(الف)کنارے (ب)غیر محفوظ (ج)غیر حاضر (د)اطراف

8-غزوہ احزاب کے موقع پر یہود کے کس قبیلے نے اہل ایمان کے ساتھ بے عہدی کی؟

(الف)بنو قینقاع (ب)بنو نضیر (ج)بنو قریظہ (د)ان میں سے کوئی نہیں

9-"اَلۡاَعۡرَابِ" کے معنی ہیں۔

(الف)شہری (ب)خاندانی (ج)بدّو (د)قبائلی

10-"حِدَادٌ" کے معنی ہیں:

(الف)تیز (ب)بھاری (ج)ہلکا (د)بخیل

11-"اَشِحَّةً" کے معنی ہیں:

(الف)سخی (ب)مالدار (ج)بخیل (د)مفلس

12-"اُبۡتُلِیَ" کے معنی ہیں:

(الف)ڈرائے گئے (ب)آزمائے گئے (ج)بہلائے گئے (د)دکھائے گئے

13-"اَنبَآءُ" کے معنی ہیں:

(الف)صحرا نشین (ب)لشکر (ج)خبریں (د)اطراف

14-"اَلحَنَاجِرَ" کے معنی ہیں:

(الف)گلے (ب)منہ (ج)آنکھیں (د)دل

15-"یُغْشٰی" کے معنی ہیں:

(الف)نیند طاری ہو جاتی ہے (ب)خوف طاری ہو جاتا ہے (ج)غفلت طاری ہو جاتی ہے (د)غشی طاری ہو جاتی ہے

16-"اَقطَارُ" کے معنی ہیں:

(الف)اطراف (ب)اسراف (ج)انصار (د)اعتراف

17-غزوہ احزاب میں خندق کی لمبائی تھی:

(الف)دو میل (ب)ساڑھے تین میل (ج)ڈیڑھ میل (د)ڈھائی میل

18-غزوہ احزاب میں خندق کی چوڑائی تھی۔

(الف)دس ہاتھ (ب)18ہاتھ (ج)بیس ہاتھ (د)پندرہ ہاتھ

19-مدینہ منورہ کا پرانا نام تھا۔

(الف)بکہ (ب)حبشہ (ج)یثرب (د)بغداد

20-یہود کے کس قبیلے نے قریش کو اہل ایمان کے خلاف جنگ کرنے پر ابھارا؟

(الف)بنو نضیر (ب)بنو قریظہ (ج)بنو قینقاع (د)بنو مخزوم

21-جب فوجیں تمہارے اوپر اور نیچے سے چڑھ آیں تو خوف کے مارے تمہارے دل پہنچ گئے۔

(الف)منھوں تک (ب)گلوں تک (ج)دماغوں تک (د)گھٹنوں تک

22-اگر لشکر آجائیں تو منافق تمنا کریں کہ (کاش)ـــــــــ میں جا کر رہیں۔

(الف)گنواروں (ب)بازاروں (ج)دوستوں (د)گھروں

23-جب خوف جاتا رہے تو منافق تیز زبانوں کے ساتھ تمہارے بارے میں ـــــــــ کریں۔

(الف)گستاخی (ب)زبان درازی (ج)بدتمیزی (د)الزام تراشی

24-"بَادُونَ" کہا جاتا ہے۔

(الف)شہر میں بسنے والے کو (ب)صحرا نشین کو (ج)پڑھنے والے کو (د)اونٹوں کو

25-غزوہ احزاب میں کفار نے مدینہ پر حملہ کیا:

(الف)دائیں جانب سے (ب)اوپر اور نیچے سے (ج)بائیں جانب سے (د)سامنے سے

26-"ھَلُمَّ" کے معنی ہیں۔

(الف)آؤ (ب)جاؤ (ج)کھاؤ (د)پیو

27-مومنوں کو کس غزوے میں آزمایا گیا؟

(الف)غزوہ یرموک (ب)غزوہ تبوک (ج)غزوہ احزاب (د)غزوہ اُحد

جوابات:

1-د	2-د	3-ب	4-د	5-ب
6-ج	7-ب	8-ج	9-ج	10-الف
11-ج	12-ب	13-ج	14-الف	15-د
16-الف	17-ب	18-الف	19-ج	20-الف
21-ب	22-الف	23-ب	24-ب	25-ب
26-الف	27-ج			

سُوْرَةُ الْاَحْزَاب

رکوع نمبر 3 (آیات ۲۱ تا ۲۷)

لفظی و با محاورہ ترجمہ

لَقَدْ	كَانَ	لَكُمْ	فِيْ	رَسُوْلِ اللّٰهِ	اُسْوَةٌ	حَسَنَةٌ
تحقیق	ہے	تمہارے لیے	میں	اللہ کے رسول	نمونہ/پیروی	بہترین

تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے،

لِّمَنْ	كَانَ	يَرْجُوا	اللّٰهَ	وَ الْيَوْمَ	الْاٰخِرَ
اس کے لیے جو	ہو	وہ امید رکھتا ہے	اللہ (کی)	اور دن	آخرت (کی)

(یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو

وَ ذَكَرَ	اللّٰهَ	كَثِيْرًا ﴿٢١﴾ ط	وَ لَمَّا	رَاَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	الْاَحْزَابَ لا
اور وہ ذکر کرتا ہے	اللہ (کا)	بہت	اور جب	دیکھا	مومنوں (نے)	لشکروں (کو)

اور وہ اللہ کا کثرت سے ذکر کرتا ہو۔ (21) اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو

قَالُوْا	هٰذَا	مَا	وَعَدَنَا	اللّٰهُ	وَ رَسُوْلُهٗ	وَ صَدَقَ	اللّٰهُ	وَ رَسُوْلُهٗ ط
انہوں نے کہا	یہ	جو	وعدہ کیا ہم سے	اللہ (نے)	اور اسکے رسول (نے)	اور سچ کہا	اللہ (نے)	اور اسکے رسول (نے)

کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ نے سچ کہا تھا،

وَمَا	زَادَهُمْ	اِلَّآ	اِيْمَانًا	وَّ تَسْلِيْمًا ط ﴿٢٢﴾
اور نہیں	اس نے زیادہ کیا ان کا	مگر	ایمان	اور اطاعت

اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہوگئی۔ (22)

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	رِجَالٌ	صَدَقُوْا	مَا	عَاهَدُوا	اللّٰهَ	عَلَيْهِ ج
مومنوں (میں) سے	آدمی (ہیں)	سچ کر دکھایا انہوں نے	جو	عہد کیا انہوں نے	اللہ	اس پر

مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا،

فَمِنْهُمْ	مَّنْ	قَضٰى	نَحْبَهٗ	وَ مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّنْتَظِرُ زصلے	وَمَا	بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ لا
تو ان میں سے	جو	پوری کر چکا	اپنی نذر	اور ان میں	جو	انتظار کر رہا ہے	اور نہیں	انہوں نے (ذرا بھی) بدلا

تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا۔ (23)

لِّيَجْزِيَ	اللّٰهُ	الصّٰدِقِيْنَ	بِصِدْقِهِمْ
تاکہ بدلہ دے	اللہ	سچوں (کو)	ان کی سچائی کا

تاکہ خدا سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے

وَ يُعَذِّبَ	الْمُنٰفِقِيْنَ	اِنْ	شَآءَ	اَوْ	يَتُوْبَ	عَلَيْهِمْ ؕ
اور وہ عذاب دے	منافقوں (کو)	اگر	چاہے	یا	مہربانی کرے	اُن پر

اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے یا (چاہے) تو ان پر مہربانی کرے۔

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿٢٤﴾
بے شک	اللہ	ہے	بخشنے والا	مہربان

بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (24)

وَ رَدَّ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِغَيْظِهِمْ	لَمْ	يَنَالُوْا	خَيْرًا ؕ
اور پھیر دیا	اللہ (نے)	ان لوگوں (کو) جو	کافر (تھے)	اپنے غصے کے ساتھ	نہیں	حاصل کی انہوں نے	بھلائی

اور جو کافر تھے ان کو خدا نے پھیر دیا۔ وہ اپنے غصے میں (بھرے ہوئے تھے) کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے۔

وَ كَفَى اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	الْقِتَالَ ؕ	وَ كَانَ	اللّٰهُ	قَوِيًّا	عَزِيْزًا ﴿٢٥﴾ ع
اور کافی ہوا اللہ	مومنوں (کو)	جنگ (کے بارے میں)	اور ہے	اللہ	طاقتور	غالب

اور خدا مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہوا اور اللہ طاقتور (اور) زبردست ہے۔ (25)

وَ اَنْزَلَ	الَّذِيْنَ	ظَاهَرُوْهُمْ	مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	مِنْ صَيَاصِيْهِمْ
اور اتار دیا	ان لوگوں کو (جنہوں نے)	ان کی مدد کی	اہل کتاب میں سے	ان کے قلعوں سے

اور اہل کتاب میں سے جنہوں نے ان کی مدد کی تھی اُن کو اُن کے قلعوں سے اتار دیا

وَ قَذَفَ	فِيْ قُلُوْبِهِمُ	الرُّعْبَ	فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ	وَ تَاْسِرُوْنَ	فَرِيْقًا ﴿٢٦﴾ ع
اور ڈال دیا	ان کے دلوں میں	رعب	ایک گروہ (کو)	تم قتل کرتے ہو	اور قید کرتے ہو	ایک گروہ (کو)

اور اُن کے دلوں میں دہشت ڈال دی، تو کتنوں کو تم قتل کر دیتے تھے اور کتنوں کو قید کر لیتے تھے۔ (26)

وَ اَوْرَثَكُمْ	اَرْضَهُمْ	وَ دِيَارَهُمْ	وَ اَمْوَالَهُمْ	وَ اَرْضًا	لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ
اور وارث بنا دیا تم کو	ان کی زمین کا	اور ان کے گھروں (کا)	اور انکے مالوں (کا)	اور زمین (کا)	تم نے اس پر قدم نہیں رکھا

اور ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مال اور اس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا تم کو وارث بنا دیا۔

وَ كَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرًا ﴿٢٧﴾ ع
اور ہے	اللہ	پر	ہر	چیز	قادر

اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (27)

You are using the UNREGISTERED version

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 3 (آیات ۲۱ تا ۲۷)

سوالات اور جوابات

اَلسَّؤالُ الاَوَّلُ:

مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کریں:

جواب:(الف)

ترجمہ: تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے۔

مفہوم: اللہ تعالی نے حضور ﷺ کی ذات اقدس کو تمام بنی نوع انسان کے لیے بہترین نمونہ بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کی شخصیت تمام کمالات و صفات کی مظہر تھی۔اس لئے حکم دیا گیا کہ ہر معاملہ ہر حصہ اور زندگی کے تمام شعبوں میں آپ ﷺ کی پیروی کرنی چاہیے کیوں کہ زندگی کے تمام معاملات میں آپ ﷺ کی زندگی سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

جواب:(ب)

ترجمہ: ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں جو کہ انتظار کر رہے ہیں۔

مفہوم: غزوہ احزاب میں منافقین اپنا عہد و پیمان توڑ کر میدان جنگ سے ہٹ گئے ان کے برعکس سچے مسلمانوں نے اپنا وعدہ اور پیمان سچ کر دکھایا اور بڑی بڑی تکالیف اور سختیوں کے باوجود حضور ﷺ کی رفاقت سے ذرہ بھر پیچھے نہیں ہٹے ان میں کچھ تو اپنی ذمہ داری سے فارغ ہو چکے یعنی جام شہادت نوش کر لیا جبکہ باقی ماندہ بڑے شوق سے شہادت کے خواہشمند ہیں۔

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 3 (آیات ۲۱ تا ۲۷)

کثیر الانتخابی سوالات

1-اہل کتاب میں سے جنہوں نے کفار کی مدد کی تھی، خدا نے انہیں اتار دیا:

(الف) اُن کی زمینوں سے (ب) اُن کے قلعوں سے (ج) اُن کے گھروں سے (د) اُن کے ٹیلوں سے

2-غزوہ احزاب کے موقع پر شکست کھا کر کفار اپنے گھروں کو لوٹے:

(الف)شرمندگی کے ساتھ (ب)فتح کے ساتھ (ج)خوشی کے ساتھ (د)غصے کے ساتھ

3-تم کو پیغمبر کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اُس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور ــــــ کے آنے کی امید ہو:

(الف)روزِ آخرت (ب)رحمت (ج)خوشخبری (د)موت

4-"صَيَاصِيهِم "کے معنی ہیں:

(الف)اُن کے گھر (ب)اُن کے قلعے (ج)اُن کی چھتیں (د)اُن کے محلات

5-"تَأْسِرُونَ"کے معنی ہیں:

(الف)تم چھپاتے ہو (ب)تم ڈالتے ہو (ج)تم قیدی بناتے ہو (د)تم بخشش مانگتے ہو

6-"نَحبَ"کے معنی ہیں:

(الف)وعدہ (ب)ارادہ (ج)کام (د)نزر

7-"لَم تَطَئُوهَا"کے معنی ہیں:

(الف)تم نے قبضہ نہ کیا (ب)تم نے پامال نہ کیا (ج)تم نے قبول نہ کیا (د)تم نے حاصل نہ کیا

8-کس کی زندگی مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے؟

(الف)حضرت محمد ﷺ (ب)حضرت موسیٰؑ (ج)حضرت صالحؑ (د)حضرت اسماعیلؑ

9-غزوہ احزاب میں نامراد ہو کر لوٹے:

(الف)یہودی (ب)عیسائی (ج)کفار (د)ہندو

10-جب مومنوں نے دشمن کے لشکروں کو دیکھا تو اس چیز نے بڑھا دیا۔

(الف)طاقت و توانائی (ب)حوصلہ و ہمت (ج)ایمان و اطاعت (د)روح اور جسم کی طاقت

11-"أُسوَةٌ حَسَنَةٌ"کا معنی ہے:

(الف)دعائیں (ب)بددعا (ج)اچھا نمونہ (د)مشہور

12-"قَذَفَ"کا معنی ہے:

(الف)پھر دیا (ب)پھینکا (ج)رکھا (د)کھایا

جوابات:

1-ب	2-د	3-الف	4-ب	5-ج
6-د	7-ب	8-الف	9-ج	10-ج
11-ج	12-ب			

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 4 (آیات ۲۸ تا ۳۴)

لفظی وبامحاورہ ترجمہ

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	اِنْ	كُنْتُنَّ	تُرِدْنَ	الْحَيٰوةَ	الدُّنْيَا	وَ زِيْنَتَهَا
اے	نبی (ﷺ)	کہہ دو	اپنی بیویوں کو	اگر	تم ہو	چاہتی ہو	زندگی	دنیا (کی)	اور اسکی زینت

اے پیغمبر ﷺ! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت وآرائش کی خواستگار ہو

فَتَعَالَيْنَ	اُمَتِّعْكُنَّ	وَ اُسَرِّحْكُنَّ	سَرَاحًا	جَمِيْلًا ۲۸
تو تم آؤ	میں تمہیں مال دوں	اور تم کو رخصت کردوں	رخصت	اچھی طرح

تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کردوں۔ (28)

وَ اِنْ	كُنْتُنَّ	تُرِدْنَ	اللّٰهَ	وَ رَسُوْلَهٗ	وَ الدَّارَ	الْاٰخِرَةَ
اور اگر	تم ہو	طلبگار ہو	اللہ (کی)	اور اسکے رسول (کی)	اور گھر	آخرت (کے)

اور اگر تم خدا اور اس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (یعنی بہشت) کی طلبگار ہو

فَاِنَّ	اللّٰهَ	اَعَدَّ	لِلْمُحْسِنٰتِ	مِنْكُنَّ	اَجْرًا	عَظِيْمًا ۲۹
تو بے شک	اللہ (نے)	تیار کیا	نیک عورتوں کے لیے	تم میں سے	اجر	بہت بڑا

تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والی ہیں ان کے لیے خدا نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ (29)

يٰنِسَآءَ	النَّبِيِّ	مَنْ	يَّاْتِ	مِنْكُنَّ	بِفَاحِشَةٍ	مُّبَيِّنَةٍ
اے بیویو	نبی (کی)	جو	آئے گی	تم میں سے	ناشائستہ حرکت کے ساتھ	صریح

اے پیغمبرؐ کی بیویو! تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ (الفاظ کہہ کر رسولؐ اللہ کو ایذا دینے کی) حرکت کرے گی،

يُّضٰعَفْ	لَهَا	الْعَذَابُ	ضِعْفَيْنِ ؕ	وَ كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا ۳۰
زیادہ کی جائے گی	اس کے لیے	سزا	دوگنا	اور ہے	یہ	اللہ پر	آسان

اس کو دوگنی سزا دی جائے گی اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے۔ (30)

وَ مَنْ	يَّقْنُتْ	مِنْكُنَّ	لِلّٰهِ	وَ رَسُوْلِهٖ	وَ تَعْمَلْ	صَالِحًا
اور جو (کوئی)	فرمانبرداری کرے گی	تم میں سے	اللہ کی	اور اس کے رسول (کی)	اور عمل کرے گی	نیک

اور جو تم میں سے خدا اور اس کے رسولؐ کی فرمانبردار رہے گی اور نیک عمل کرے گی

نُّؤْتِهَآ	اَجْرَهَا	مَرَّتَيْنِ ۙ	وَ اَعْتَدْنَا	لَهَا	رِزْقًا	كَرِيْمًا ۳۱
ہم دیں گے اس کو	اس کا اجر	دوگنا	اور تیار کیا ہم نے	اس کے لیے	رزق	باعزت

اس کو ہم دوگنا ثواب دیں گے اور اس کے لیے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔ (31)

يٰنِسَآءَ	النَّبِيِّ	لَسْتُنَّ	كَاَحَدٍ	مِّنَ النِّسَآءِ
اے بیویو	نبی (کی)	تم نہیں ہو	کسی ایک کی مانند	عورتوں (میں) سے

اے پیغمبرؐ کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

اِنِ	اتَّقَيْتُنَّ	فَلَا تَخْضَعْنَ	بِالْقَوْلِ
اگر	تم پرہیزگاری اختیار کرو	تو نہ تم نرم نرم (باتیں) کرو	گفتگو

اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کیا کرو۔

فَيَطْمَعَ	الَّذِيْ	فِيْ قَلْبِهٖ	مَرَضٌ	وَّ قُلْنَ	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾
پس امید کرے	وہ شخص	اس کے دل میں	مرض (ہے)	اور کہو	بات	معقول

تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کرے۔ اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔ (32)

وَ قَرْنَ	فِيْ بُيُوْتِكُنَّ	وَلَا تَبَرَّجْنَ	تَبَرُّجَ	الْجَاهِلِيَّةِ	الْاُوْلٰى
اور ٹھہری رہو	اپنے گھروں میں	اور اظہار نہ کرو	بناؤ سنگھار (کا)	جاہلیت (کے)	اگلی/پچھلی

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔

وَ اَقِمْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ اٰتِيْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ اَطِعْنَ	اللّٰهَ	وَ رَسُوْلَهٗ ؕ
اور قائم کرو	نماز	اور دو	زکوٰۃ	اور اطاعت کرو	اللہ (کی)	اور اس کے رسول (کی)

اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔

اِنَّمَا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	لِيُذْهِبَ	عَنْكُمُ	الرِّجْسَ	اَهْلَ الْبَيْتِ	وَ يُطَهِّرَكُمْ	تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾
صرف	چاہتا ہے	اللہ	کہ دور کردے	تم سے	ناپاکی	اہل بیت	اور پاک کردے تم کو	بالکل پاک

اے (پیغمبرؐ کے) اہل بیت! خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دور کردے اور تمہیں بالکل پاک صاف کردے۔ (33)

وَ اذْكُرْنَ	مَا	يُتْلٰى	فِيْ بُيُوْتِكُنَّ	مِنْ	اٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ الْحِكْمَةِ ؕ
اور یاد رکھو	جو	پڑھی جاتی ہیں	تمہارے گھروں میں	سے	اللہ کی آیات	اور حکمت (کی باتیں)

اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔

اِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	لَطِيْفًا	خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾
بے شک اللہ	ہے	باریک بین	باخبر

بے شک خدا باریک بین اور باخبر ہے۔ (34)

You are using the UNREGISTERED version

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 4 (آیات ۲۸ تا ۳۴)

سوالات اور جوابات

اَلسَّؤالُ الاَوَّلُ:

اس کتاب کی آیات کے حوالے سے بتایئے کہ اللہ تعالی نے ازواج النبی ؐ کو کن دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب:

اللہ تعالی نے ازواج النبی ؐ کو درج ذیل دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے:

1-اور تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کی خواستگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔

2-اگر تم اللہ، اس کے پیغمبرؐ اور آخرت کے گھر کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والی ہیں ان کے لیے اللہ نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

اَلسَّؤالُ الثَّانِي:

اِن آیات میں اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو کن احکام و آداب کی تلقین فرمائی ہے؟

جواب:

رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو مندرجہ ذیل احکام و آداب کی تلقین فرمائی گئی ہے:

1-اے پیغمبر کی بیویو! صریح ناشائستہ الفاظ کہہ کر رسول اللہ ﷺ کو ایذا نہ دو۔

2-کسی اجنبی شخص سے نرم نرم باتیں نہ کیا کرو۔

3-اور دستور کے مطابق صاف سیدھی بات کیا کرو۔

4-اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔

5-دورِ جاہلیت کی طرح سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔

6-نماز قائم کرو، زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

7-قرآن پاک کی جو آیات اور حکمت کی باتیں تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں انہیں یاد رکھو۔

اَلسَّؤالُ الثَّالِثُ:

مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کریں۔

جواب:(الف)

You are using the UNREGISTERED version

ترجمہ: اے پیغمبر کی بیویو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

مفہوم: اس آیت مبارکہ میں ازواج مطہرات کی فضیلت کا ذکر ملتا ہے ان سے فرمایا گیا کہ تم اور عورتوں کی طرح ہرگز نہیں ہو کیونکہ تمہاری حیثیت اور مرتبہ سب سے جداگانہ ہے ایک تو اللہ نے تمہیں رسول پاک کی زوجیت کے لئے پسند فرمایا اور دوسرے تمہیں امہات المومنین بنایا لہذا تمہیں تقویٰ کا بہترین نمونہ پیش کرنا ہے۔ عام مومن عورتوں سے تمہاری حیثیت اور مرتبہ ہمیشہ ممتاز رہے گا۔

جواب: (ب)

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔

مفہوم: زمانہ جاہلیت میں عورتیں عام طور پر بے پردہ پھرتیں اور اپنے جسم و لباس کی بے جا نمائش کا اعلانیہ مظاہرہ کرتی تھیں۔ اسلام اس بداخلاقی اور حیاسوزی کو کیسے برداشت کرتا اس نے حکم جاری کر دیا کہ گھروں میں ٹھہری رہو اور زمانہ جاہلیت کی طرح باہر نکل کر اپنے حسن و جمال کی بے جا نمائش نہ کرتی پھرو۔

جواب: (ج)

ترجمہ: اور جس طرح جاہلیت (کے دنوں میں) اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔

مفہوم: اسلام عفت اور حیا کا سب سے بڑا داعی ہے۔ ظاہری نمود و نمائش اور ریاکاری کی بالکل اجازت نہیں دیتا، لہذا خاص طور پر عورتوں کے لئے یہ لازم قرار دیا گیا کہ وہ صرف اور صرف شرعی ضرورت کے تحت گھر سے باہر نکلیں اور شمع محفل بننے سے اجتناب کریں اور دوسروں کو ہرگز اپنی زیب و زینت نہ دکھائیں۔

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 4 (آیات ۲۸ تا ۳۴)

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ اے پیغمبر ﷺ! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کی خواستگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے دوں اور ـــــ رخصت کر دوں۔

(الف) خوشی کے ساتھ (ب) ناراضگی سے (ج) اچھے طریقے سے (د) محبت سے

2۔ پیغمبر کی بیویو! اگر تم دنیا کی عیش و عشرت چاہتی ہو تو پیغمبر تمہیں ـــــ دے دے گا۔

(الف) سونا (ب) چاندی (ج) خوبصورت گھر (د) مال

3۔ اگر تم خدا اور رسول اور عاقبت کا گھر چاہتی ہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والی ہیں ان کے لئے اللہ کے ہاں ـــــ تیار ہے۔

(الف) جنت (ب) محل (ج) خزانہ (د) اجر عظیم

4۔ پیغمبر کی بیویوں میں سے جو صریح ناشائستہ (واضح گناہ) حرکت کرے گی اسے ـــــ سزا دی جائے گی۔

(الف)دوگنا (ب)تین گنا (ج)چار گنا (د)پانچ گنا

5-پیغمبرؐ کی بیویوں میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی اور نیک عمل کرے گی ہم اسے ثواب عطا کریں گے۔

(الف)پانچ گنا (ب)چار گنا (ج)تین گنا (د)دوگنا

6-اے پیغمبرؐ کے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے دور کردے۔

(الف)برائی (ب)گناہ (ج)ناپاکی (د)دنیا کی چاہت

7-(پیغمبرؐ کی بیویو!) اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نہ کرو۔

(الف)ملاقات (ب)لین دین (ج)نفرت (د)نرم نرم لہجے میں باتیں

8-(اے پیغمبرؐ کی بیویو!) اپنے گھروں میں۔

(الف)چھپ جاو (ب)ٹھہری رہو (ج)کھڑی رہو (د)کام کرتی رہو

9-امھات المومنین کے احکامات کا تذکرہ کس سورۃ میں آیا ہے؟

(الف)سورۃ الانفال میں (ب)سورۃ الاحزاب میں (ج)سورۃ الممتحنہ (د)سورۃ المریم میں

10-"ضِعفَینِ" کے معنی ہیں:

(الف)ایک گنا (ب)دوگنا (ج)تین گناہ (د)کئی گنا

11-"اَلرِّجسَ" کے معنی ہیں:

(الف)خوشبو (ب)بدبو (ج)ناپاکی (د)پاکی

12-"یَقنُت" کے معنی ہیں:

(الف)فرمانبرداری کرتا ہے (ب)قناعت کرتا ہے (ج)خیرات کرتا ہے (د)روزہ رکھتا ہے

13-"تَعَالَینَ" کے معنی ہیں:

(الف)تم جاؤ (ب)تم کھاؤ (ج)تم آؤ (د)تم چاہو

14-اے پیغمبرؐ کی بیویو! تم جاہلیت کے دنوں میں جس طرح اظہار تجمل کرتی تھیں، اُس طرح ــــــــ نہ دکھاؤ۔

(الف)خوبصورتی (ب)چہرہ (ج)دولت (د)زینت

15-"تُرِدنَ" کا معنی ہے:

(الف)تم چاہتی ہو (ب)میں چاہتا ہوں (ج)ہم چاہتے ہیں (د)وہ چاہتے ہیں

جوابات:

1-ج	2-د	3-د	4-الف	5-د
6-ج	7-د	8-ب	9-ب	10-ب
11-ج	12-الف	13-ج	14-د	15-الف

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 5 (آیات ۳۵ تا ۴۰)

لفظی و بامحاورہ ترجمہ

اِنَّ	اَلْمُسْلِمِيْنَ	وَ الْمُسْلِمٰتِ	وَ الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ الْمُؤْمِنٰتِ
بے شک	مسلمان مرد	اور مسلمان عورتیں	اور مومن مرد	اور مومن عورتیں

(جولوگ خدا کے آگے سر اطاعت خم کرنے والے ہیں یعنی) بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں

وَ الْقٰنِتِيْنَ	وَ الْقٰنِتٰتِ	وَ الصّٰدِقِيْنَ	وَ الصّٰدِقٰتِ	وَ الصّٰبِرِيْنَ	وَالصّٰبِرٰتِ
اور فرمانبردار مرد	اور فرمانبردار عورتیں	اور راست باز مرد	اور راست باز عورتیں	اور صبر کرنے والے مرد	اور صبر کرنے والی عورتیں

اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں

وَ الْخٰشِعِيْنَ	وَ الْخٰشِعٰتِ	وَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ	وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ
اور عاجزی کرنے والے مرد	اور عاجزی کرنے والی عورتیں	اور خیرات کرنے والے مرد	اور خیرات کرنے والی عورتیں

اور فروتنی کرنے والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں

وَ الصَّآئِمِيْنَ	وَالصّٰٓئِمٰتِ	وَ الْحٰفِظِيْنَ	فُرُوْجَهُمْ	وَ الْحٰفِظٰتِ
اور روزے رکھنے والے مرد	اور روزے رکھنے والی عورتیں	اور حفاظت کرنے والے مرد	اپنی شرم گاہوں (کی)	اور حفاظت کرنیوالی عورتیں

اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں

وَ الذّٰكِرِيْنَ	اللّٰهَ	كَثِيْرًا	وَّ الذّٰكِرٰتِ
اور یاد کرنے والے مرد	اللہ (کو)	بہت زیادہ	اور یاد کرنے والی عورتیں

اور خدا کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں،

اَعَدَّ	اللّٰهُ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةً	وَّ اَجْرًا	عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾
تیار کیا	اللہ (نے)	ان کے لیے	بخشش	اور اجر	عظیم/بڑا

کچھ شک نہیں کہ ان کے لیے خدا نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ (35)

وَمَا	كَانَ	لِمُؤْمِنٍ	وَّلَا مُؤْمِنَةٍ	اِذَا	قَضَى	اللّٰهُ	وَ رَسُوْلُهٗٓ	اَمْرًا
اور نہیں	ہے	مومن کے لیے	اور نہ مومنہ (کے لیے)	جب	مقرر کردیں	اللہ	اور اس کا رسول	(کوئی) امر

اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں

اَنْ يَّكُوْنَ	لَهُمُ	الْخِيَرَةُ	مِنْ اَمْرِهِمْ
کہ ہو	ان کے لیے	(کوئی) اختیار	ان کے کام میں

تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں

وَمَنْ	يَّعْصِ	اللّٰهَ	وَ رَسُوْلَهٗ	فَقَدْ	ضَلَّ	ضَلٰلًا	مُّبِيْنًا ؀٣٦
اور جو کوئی	نافرمانی کرے	اللہ	اور اس کے رسول (کی)	تو تحقیق	وہ گمراہ ہوا	گمراہ	صریح

اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔ (36)

وَ اِذْ	تَقُوْلُ	لِلَّذِیْٓ	اَنْعَمَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِ	وَ اَنْعَمْتَ	عَلَيْهِ
اور جب	تم کہتے تھے	اس شخص کو	انعام کیا	اللہ (نے)	اس پر	اور تو نے احسان کیا	اس پر

اور جب تم اس شخص سے جس پر خدا نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہتے تھے کہ

اَمْسِكْ	عَلَيْكَ	زَوْجَكَ	وَ اتَّقِ	اللّٰهَ
تو روک رکھ/رہنے دے	اپنے پاس	اپنی بیوی	اور ڈر	اللہ سے

اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور خدا سے ڈر

وَ تُخْفِيْ	فِيْ نَفْسِكَ	مَا	اللّٰهُ	مُبْدِيْهِ
اور تو پوشیدہ رکھتا تھا	اپنے دل میں	جو	اللہ	اسے ظاہر کرنے والا (تھا)

اور تم اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ کرتے تھے جس کو خدا ظاہر کرنے والا تھا

وَ تَخْشَى	النَّاسَ ۚ	وَاللّٰهُ	اَحَقُّ	اَنْ	تَخْشٰهُ ؕ
اور تو ڈرتا تھا	لوگوں (سے)	اور اللہ	زیادہ حقدار (ہے)	کہ	تم اس سے ڈرو

اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ خدا ہی اس کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

فَلَمَّا	قَضٰى	زَيْدٌ	مِّنْهَا	وَطَرًا	زَوَّجْنٰكَهَا
پھر جب	پوری کرلی	زیدؓ (نے)	اس سے	حاجت	ہم نے تیرا نکاح کر دیا اس سے

پھر جب زیدؓ نے اس سے (کوئی) حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی اس کو طلاق دے دی) تو ہم نے تم سے اس کا نکاح کر دیا

لِكَیْ	لَا يَكُوْنَ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	حَرَجٌ	فِيْٓ اَزْوَاجِ	اَدْعِيَآئِهِمْ
تا کہ	نہ ہو	مومنوں پر	تنگی	بیویوں میں	ان کے منہ بولے بیٹوں (کی)

تا کہ مومنوں کے لیے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے) میں

اِذَا	قَضَوْا	مِنْهُنَّ	وَطَرًا ؕ	وَ كَانَ	اَمْرُ	اللّٰهِ	مَفْعُوْلًا ؀٣٧
جب	وہ پوری کرلیں	ان سے	حاجت	اور ہے	حکم	اللہ (کا)	ہو کر رہنے والا

جب وہ ان سے (اپنی) حاجت (متعلق) نہ رکھیں (یعنی طلاق دے دیں) کچھ تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا۔ (37)

مَا كَانَ	عَلَى النَّبِيِّ	مِنْ	حَرَجٍ	فِيْمَا	فَرَضَ	اللّٰهُ	لَهٗ ؕ
نہیں ہے	نبی پر	سے/کچھ	تنگی	اس (کام) میں جو	مقرر کیا	اللہ (نے)	اس کے لیے

پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کر دیا

سُنَّةَ اللّٰهِ	فِی الَّذِیْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلُ ۚ
اللہ کا دستور	ان لوگوں میں جو	گزر چکے	پہلے

اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی خدا کا یہی دستور رہا ہے

وَ كَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ	قَدَرًا	مَّقْدُوْرًا ﴿۳۸﴾
اور ہے	اللہ کا حکم	اندازے سے	مقرر کیا گیا ۔

اور خدا کا حکم ٹھہر چکا ہے۔ (38)

الَّذِیْنَ	يُبَلِّغُوْنَ	رِسٰلٰتِ	اللّٰهِ	وَ يَخْشَوْنَهٗ	وَلَا يَخْشَوْنَ	اَحَدًا	اِلَّا	اللّٰهَ ۗ
جو لوگ	پہنچاتے ہیں	پیغامات	اللہ (کے)	اور اسی سے ڈرتے ہیں	اور نہیں ڈرتے	کسی (ایک) سے	مگر	اللہ (سے)

اور جو خدا کے پیغا م (جوں کے توں) پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

وَ كَفٰى	بِاللّٰهِ	حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾
اور کافی ہے	اللہ	حساب لینے والا

اور خدا ہی حساب کرنے کو کافی ہے۔ (39)

مَا كَانَ	مُحَمَّدٌ	اَبَآ	اَحَدٍ	مِّنْ رِّجَالِكُمْ
نہیں ہیں	محمد ﷺ	باپ	(کسی) ایک (کے)	تمہارے مردوں میں سے

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں

وَ لٰكِنْ	رَّسُوْلَ اللّٰهِ	وَ خَاتَمَ	النَّبِيّٖنَ ۗ	وَ كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ۧ
اور لیکن	اللہ کے رسول ہیں	اور مہر	نبیوں (کی)	اور ہے	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا

بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں۔ اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ (40)

You are using the UNREGISTERED version

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر5 (آیات ۳۵ تا ۴۰)

سوالات اور جوابات

اَلسَّؤالُ الاَوَّلُ:

اس سبق میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے کیا اوصاف بیان ہوئے ہیں اور اس کے لیے انھیں کس اجر کی نوید سُنائی گئی ہے؟

جواب:

سورۃ الاحزاب میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے مندرجہ ذیل اوصاف بیان ہوئے ہیں:

1-وہ مسلم ہیں یعنی اللہ کے آگے سر اطاعت خم کرنے والے ہیں۔

2-وہ مومن ہیں-3-وہ فرمانبردار ہیں-4-وہ راست باز (سچے) ہیں۔

5-وہ صبر کرنے والے ہیں۔6-وہ اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔

7-وہ صدقہ (خیرات) کرنے والے ہیں۔8-وہ روزہ رکھنے والے ہیں۔

9-وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

10-وہ اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں۔

اَلسَّؤالُ الثَّانِي:

اللہ اور اس کے رسولؐ کے فیصلوں کے بارے میں اہلِ ایمان کا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیے؟

جواب:

"کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ فرمادیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہ ہو گیا"۔

اَلسَّؤالُ الثَّالِثُ:

اس سبق میں حضرت زید رضی اللہ کے بارے میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان کی وضاحت کریں۔

جواب:

حضرت زید رضی اللہ حضور ﷺ کے منہ بولے بیٹے اور آزاد کردہ غلام تھے۔30 برس کی عمر میں حضور ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ کا نکاح اپنی پھوپھی زاد حضرت زینب رضی اللہ سے کر دیا لیکن یہ سلسلہ زیادہ دیر نہ چل سکا اور میاں بیوی میں طلاق ہو گئی۔ بعد میں آپ ﷺ نے اللہ کے

You are using the UNREGISTERED version

حکم سے حضرت زینب رضی اللہ سے شادی کر لی۔اس سے اللہ کی منشاءاور مقصد یہ تھا کہ عرب کے جاہل معاشرے میں منہ بولے رشتوں سے متعلق غلط رسوم کو مٹاڈالا جائے بے شک مخالفین اعتراضات کرتے رہیں۔

اَلسُّؤَالُ الرَّابِعُ:

مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجیے:

جواب:(الف)

ترجمہ:اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول ﷺ کوئی امیر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔

مفہوم:مومن مرد اور عورت دونوں کے لیے اللہ کے حکم کی پیروی کرنا لازم ہے اور اس سلسلے میں یہ بات مد نظر ہے کہ حکم خدا پر اعتراض کرنے اور اس کا انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔اللہ اور رسول ﷺ جب کسی معاملے میں حکم فرمادیں تو اس کے بعد کسی مومن مرد یا عورت کے پاس پسند و ناپسند اور ذاتی اختیار استعمال کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

جواب:(ب)

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں۔

مفہوم:اس آیت میں واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لہذا کسی کو بھی آپ ﷺ کا بیٹا نہ جانو۔البتہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام مومن آپ ﷺ کے امتی ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے بعد کسی کو بھی نبوت نہ دی جائے گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔آپ ﷺ کی نبوت دائمی اور لازوال ہے۔

جواب:(ج)

ترجمہ:اور خدا کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے ہیں اس سے ڈرتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

مفہوم:اس آیت مبارکہ میں تبلیغ کرنے والے کے لیے یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ جب کبھی اللہ تعالی کا پیغام لے کر نکلے تو اس کے دل میں کسی قسم کا خوف اور خدشہ دشمن کے حوالے سے نہیں ہونا چاہیے۔انبیاء اور رسولوں کو اللہ کے پیغامات کو پہنچانے کے سلسلے میں اس کا ذات کے سوا کبھی کسی کا ڈر نہیں رہا کیونکہ اللہ ہی کفایت کرنے والا ہے اور اس کی مدد اور نصرت ہمیشہ شامل حال رہتی ہے۔

You are using the UNREGISTERED version

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 5 (آیات ۳۵ تا ۴۰)

کثیر الانتخابی سوالات

1- کسی مومن مرد اور عورت کو حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ سمجھیں۔

(الف)اختیار (ب)حق (ج)مرضی (د)زور

2- پیغمبرؑ پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لئے کر دیا۔

(الف)حلال (ب)جائز (ج)قرض (د)مقرر

3- محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے نہیں ہیں۔

(الف)بیٹے (ب)باپ (ج)بھائی (د)پوتے

4- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبرؑ اور ختم کرنے والے ہیں۔

(الف)نبیوں کے سلسلے کو (ب)کافروں کو (ج)عیسائیوں کو (د)یہودیوں کو

5- حضرت زید رضی اللہ کا ذکر کس سورۃ میں ہے؟

(الف)سورۃ الاحزاب (ب)سورۃ الانفال (ج)سورۃ البقرہ (د)سورۃ الممتحنہ

6- جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں اُن میں بھی خدا کا یہی رہا ہے:

(الف)دستور (ب)حکم (ج)انعام (د)تعلق

7- "وَطَرًا" کے معنی ہیں:

(الف)طاقت (ب)حاجت (ج)اطاعت (د)قوت

8- "مُبدِی" کے معنی ہیں:

(الف)فرمانبرداری کرنے والا (ب)ظاہر کرنے والا (ج)چھپانے والا (د)نافرمانی کرنے والا

9- "الْمُتَصَدِّقِيْنَ" کے معنی ہیں:

(الف)سچ بولنے والے (ب)صدقہ لینے والے (ج)صدقہ دینے والے (د)روزہ رکھنے والے

10- "اَمسِک" کے معنی ہیں:

(الف)تو کہہ دے (ب)تو ادا کر (ج)تو روک رکھ (د)تو سچ بولا کر

11- "الخِيَرَةُ" کے معنی ہیں:

(الف)ارادہ (ب)اختیار (ج)ثواب (د)بخشش

12- "خَاتَمُ النَّبِيِّنَ" کس نبی کو کہا جاتا ہے؟

(الف)حضرت آدمؑ کو (ب)حضرت نوحؑ کو (ج)حضرت موسیٰؑ کو (د)حضرت محمدؐ کو

13-جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ:

(الف)ہلاک ہو گیا (ب)ناکام ہو گیا (ج)صریح گمراہ ہو گیا (د)مغلوب ہو گیا

14-وہ لوگ جو ہمیشہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہوں، انہیں کہتے ہیں:

(الف)اَلذّٰکِرِینَ (ب)اَلصَّآئِمِینَ (ج)اَلصَّادِقِینَ (د)اَلمُتَصَدِّقِینَ

15-کس صحابی رسول ﷺ کے ساتھ حضرت زینب رضی اللہ کی شادی ہوئی؟

(الف)حضرت بلال رضی اللہ (ب)حضرت اسامہ رضی اللہ (ج)حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ (د)حضرت عثمان رضی اللہ

16-"تُخفِی" کے معنی ہیں:

(الف)تو چھپاتا ہے (ب)تو چھپتا ہے (ج)تو حکم دیتا ہے (د)تو عدل کرتا ہے

17-"اَلقٰنِتٰتُ" کے معنی ہیں:

(الف)متقی عورتیں (ب)خوبصورت عورتیں (ج)فرمانبردار عورتیں (د)محنتی عورتیں

18-رسول اللہؐ کے منہ بولے بیٹے تھے:

(الف)حضرت طلحہ رضی اللہ (ب)حضرت علی رضی اللہ (ج)حضرت عمیر رضی اللہ (د)حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ

19-سورۃ احزاب میں کس صحابی کا نام آیا ہے؟

(الف)حضرت عمر رضی اللہ (ب)حضرت عثمان رضی اللہ (ج)حضرت زید رضی اللہ (د)حضرت علی رضی اللہ

20-"خَاتَمُ النَّبِیّٖن" ہیں:

(الف)حضرت محمدؐ (ب)حضرت عیسیٰؑ (ج)حضرت موسیٰؑ (د)حضرت ابراہیمؑ

21-منہ بولے بیٹوں کی مطلقہ سے مومن کر سکتے ہیں:

(الف)کاروبار (ب)نکاح (ج)بات چیت (د)تجارت

22-محمد ﷺ تم ــــــــ میں سے کسی کے باپ نہیں۔

(الف)مردوں (ب)عورتوں (ج)قبیلوں (د)رشتہ داروں

جوابات:

1-الف	2-د	3-ب	4-الف	5-الف
6-الف	7-ب	8-ب	9-ج	10-ج
11-ب	12-د	13-ج	14-د	15-ج
16-الف	17-ج	18-د	19-ج	20-الف
21-ب	22-الف			

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 6 (آیات ۴۱ تا ۵۲)

لفظی و بامحاورہ ترجمہ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	ذِكْرًا	كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے ہو	ذکر کرو	اللہ (کا)	ذکر	بہت

اے اہل ایمان! خدا کا بہت ذکر کیا کرو۔ (41)

وَّ سَبِّحُوْهُ	بُكْرَةً	وَّ اَصِيْلًا ﴿۴۲﴾
اور اس کی پاکی بیان کرو	صبح	اور شام

اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔ (42)

هُوَ	الَّذِىْ	يُصَلِّىْ	عَلَيْكُمْ	وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ	لِيُخْرِجَكُمْ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ
وہ	جو	رحمت بھیجتا ہے	تم پر	اور اس کے فرشتے	تا کہ وہ نکالے تم کو	اندھیروں سے	روشنی کی طرف

وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تا کہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔

وَ كَانَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ	رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾
اور وہ (اللہ) ہے	مومنوں پر	مہربان

اور خدا مومنوں پر مہربان ہے۔ (43)

تَحِيَّتُهُمْ	يَوْمَ	يَلْقَوْنَهٗ	سَلٰمٌ	وَ اَعَدَّ	لَهُمْ	اَجْرًا	كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾
ان کا تحفہ/ان کی دعا	(جس) دن	وہ ملیں گے اس سے	سلام (ہے)	اور تیار کیا اس نے	ان کے لیے	اجر	عمدہ

جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (خدا کی طرف سے) سلام ہوگا' اور اس نے ان کے لیے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ (44)

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ	شَاهِدًا	وَّ مُبَشِّرًا	وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾
اے	پیغمبر	بے شک ہم نے بھیجا تم کو	گواہی دینے والا	اور خوشخبری دینے والا	اور ڈرانے والا

اے پیغمبر! ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (45)

وَ دَاعِيًا	اِلَى	اللّٰهِ	بِاِذْنِهٖ	وَ سِرَاجًا	مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾
اور دعوت دینے والا	طرف	اللہ (کی)	اس کے حکم سے	اور چراغ	روشن

اور خدا کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن۔ (46)

وَ بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	بِاَنَّ	لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	فَضْلًا	كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾
اور خوشخبری دو	مومنوں کو	کہ	ان کے لیے (ہے)	اللہ کی طرف سے	فضل	بڑا

اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہوگا۔ (47)

وَلَا تُطِعِ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ دَعْ	اَذٰهُمْ
اور نہ کہنا ماننا	کافروں (کا)	اور منافقوں (کا)	اور نہ نظر کرنا	ان کا تکلیف دینے (کی طرف)

اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا اور نہ ان کے تکلیف دینے پر نظر کرنا

وَ تَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ ؕ	وَ كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾
اور بھروسہ کر	اللہ پر	اور کافی ہے	اللہ	کارساز

اور خدا پر بھروسہ رکھنا اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔ (48)

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا	نَكَحْتُمُ	الْمُؤْمِنٰتِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے ہو	جب	تم نکاح کرو	مومن عورتوں (سے)

مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کر کے

ثُمَّ	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ
پھر	تم طلاق دے دو ان کو	اس سے پہلے	کہ تم ان کو ہاتھ لگاؤ

ان کو ہاتھ لگانے (یعنی ان کے پاس جانے) سے پہلے طلاق دے دو

فَمَا	لَكُمْ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ عِدَّةٍ	تَعْتَدُّوْنَهَا
پس نہیں	تمہارے لیے	ان پر	کوئی عدت	تم پوری کراؤ اسے

تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے عدت پوری کراؤ۔

فَمَتِّعُوْهُنَّ	وَ سَرِّحُوْهُنَّ	سَرَاحًا	جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾
پس فائدہ دو ان کو کچھ	اور رخصت کرو ان کو	رخصت	اچھی طرح

ان کو کچھ فائدہ (یعنی خرچ) دے کر اچھی طرح سے رخصت کرو۔ (49)

يٰاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِنَّآ اَحْلَلْنَا	لَكَ	اَزْوَاجَكَ	الّٰتِيْٓ	اٰتَيْتَ	اُجُوْرَهُنَّ
اے	پیغمبر	بے شک ہم نے حلال کیں	تیرے لیے	تیری بیویاں	وہ جن کو	تو نے دے دیئے	ان کے مہر

اے پیغمبر! ہم نے تمہارے لیے تمہاری بیویاں جن کو تم نے ان کے مہر دے دیئے ہیں حلال کر دی ہیں

وَمَا	مَلَكَتْ	يَمِيْنُكَ	مِمَّآ	اَفَآءَ	اللّٰهُ	عَلَيْكَ
اور جن کا	مالک ہوا	تیرا دایاں ہاتھ (یعنی تیری لونڈیاں)	ان میں سے جو	دلوائی ہیں (بطور مال غنیمت)	اللہ نے	تجھ کو

اور تمہاری لونڈیاں جو خدا نے تم کو (کفار سے بطور مال غنیمت) دلوائی ہیں

وَ بَنٰتِ	عَمِّكَ	وَ بَنٰتِ	عَمّٰتِكَ	وَ بَنٰتِ	خَالِكَ
اور بیٹیاں	تیرے چچا (کی)	اور بیٹیاں	تیری پھوپھیوں (کی)	اور بیٹیاں	تیرے ماموؤں (کی)

اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں

وَ بَنٰتِ	خٰلٰتِكَ	الّٰتِيْ	هَاجَرْنَ	مَعَكَ ز
اور بیٹیاں	تیری خالاؤں (کی)	وہ جنھوں نے	ہجرت کی	تیرے ساتھ

اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ وطن چھوڑ کر آئی ہیں (سب حلال ہیں)

وَ امْرَاَةً	مُّؤْمِنَةً	اِنْ	وَّهَبَتْ	نَفْسَهَا	لِلنَّبِيِّ
اور کوئی عورت	مومنہ	اگر	بخش دے	اپنے آپ کو	نبی کے لیے

اور کوئی مومن عورت اگر اپنے تئیں پیغمبر کو بخش دے (یعنی مہر لینے کے بغیر نکاح میں آنا چاہے)

اِنْ	اَرَادَ	النَّبِيُّ	اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ق	خَالِصَةً	لَّكَ	مِنْ دُوْنِ	الْمُؤْمِنِيْنَ ط
اگر	چاہے	نبی	کہ نکاح کرے اس سے	خاص (ہے)	تیرے لیے	سوائے/علاوہ	مومنوں (کے)

بشرطیکہ پیغمبر بھی اس سے نکاح کرنا چاہیں (وہ بھی حلال ہے لیکن) یہ اجازت (اے محمد!) خاص تم ہی کو ہے سب مسلمانوں کو نہیں۔

قَدْ	عَلِمْنَا	مَا فَرَضْنَا	عَلَيْهِمْ	فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ	وَمَا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُهُمْ
بے شک	ہمیں علم ہے	ہم نے جو مقرر کیا	ان پر	انکی بیویوں (کے بارے) میں	اور جو	مالک ہوئے	انکے دائیں ہاتھ

ہم نے ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جو (مہر واجب الادا) مقرر کر دیا ہے ہم کو معلوم ہے

لِكَيْلَا	يَكُوْنَ	عَلَيْكَ	حَرَجٌ ط	وَ كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾
تاکہ نہ	ہو	تجھ پر	تنگی	اور ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

(یہ) اس لیے (کیا گیا ہے) کہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہ رہے۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (50)

تُرْجِیْ	مَنْ تَشَآءُ	مِنْهُنَّ	وَتُؤْیٓ	اِلَیْکَ	مَنْ تَشَآءُ ط
تو علیحدہ رکھ	جس کو تو چاہے	ان میں سے	اور رکھ	اپنے پاس	جس کو تو چاہے

(اور تم کو یہ بھی اختیار ہے کہ) جس بیوی کو چاہو علیحدہ رکھو اور جسے چاہو پاس رکھو۔

وَ مَنِ	ابْتَغَیْتَ	مِمَّنْ	عَزَلْتَ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَیْکَ ط
اور جسے	تو طلب کرے	ان (میں) سے جس کو	تو نے علیحدہ کردیا	تو (کچھ) گناہ نہیں	تجھ پر

اور جس کو تم نے علیحدہ کر دیا ہو اگر اس کو پھر اپنے پاس طلب کرلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔

ذٰلِکَ	اَدْنٰٓی	اَنْ	تَقَرَّ	اَعْیُنُهُنَّ	وَلَا یَحْزَنَّ
یہ	زیادہ قریب (ہے)	کہ	ٹھنڈی رہیں	ان کی آنکھیں	اور وہ غم ناک نہ ہوں

یہ (اجازت) اس لیے ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غم ناک نہ ہوں

وَ یَرْضَیْنَ	بِمَآ	اٰتَیْتَهُنَّ	کُلُّهُنَّ ط
اور وہ خوش رہیں	ساتھ اس کے جو	تو ان کو دے	سب کی سب

اور جو کچھ تم ان کو دو اُسے لے کر سب خوش رہیں۔

وَاللّٰهُ	یَعْلَمُ	مَا	فِیْ قُلُوْبِکُمْ ط	وَ کَانَ	اللّٰهُ	عَلِیْمًا	حَلِیْمًا ﴿۵۱﴾
اور اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	تمہارے دلوں میں (ہے)	اور ہے	اللہ	جاننے والا	بردبار

اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خدا اُسے جانتا ہے۔ اور خدا جاننے والا (اور) بردبار ہے۔ (51)

لَا	یَحِلُّ	لَکَ	النِّسَآءُ	مِنْ بَعْدُ
نہیں	جائز ہے	تیرے لیے	عورتیں	ان کے سوا

(اے پیغمبر!) ان کے سوا اور عورتیں تم کو جائز نہیں

وَلَآ	اَنْ	تَبَدَّلَ	بِهِنَّ	مِنْ اَزْوَاجٍ	وَّلَوْ	اَعْجَبَکَ	حُسْنُهُنَّ
اور نہ	(یہ) کہ	تو بدل لے	ان کے ساتھ	اور بیویاں	اور اگرچہ	اچھا لگے تجھ کو	ان کا حسن

اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کرو خواہ ان کا حسن تم کو (کیسا ہی) اچھا لگے،

اِلَّا	مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ ط	وَ کَانَ	اللّٰهُ	عَلٰی	کُلِّ	شَیْءٍ	رَّقِیْبًا ﴿۵۲﴾ ع
مگر	جن کا مالک ہوا تیرا دایاں ہاتھ/لونڈیاں	اور ہے	اللہ	پر	ہر	چیز	نگہبان

مگر وہ جو تمہارے ہاتھ کا مال ہے (یعنی لونڈیوں کے بارے میں تم کو اختیار ہے)۔ اور خدا ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔ (52)

You are using the UNREGISTERED version

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر6 (آیات ۴۱ تا ۵۲)

سوالات اور جوابات

اَلسَّؤَالُ الاَوَّلُ:

اس سبق میں اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا مقام و منصب بیان کیا ہے؟

جواب:

"اے نبیؐ! ہم نے تم کو گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا، ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے"۔

1- حضور ﷺ دنیا میں اللہ کے دین کی صداقت کے گواہ ہیں۔

2- نیک لوگوں کو دنیا اور آخرت کی کامیابیوں کی خوشخبری دینے والے ہیں۔

3- دین کو جھٹلانے والوں کو اُن کے برے انجام سے ڈرانے والے ہیں۔

4- اللہ کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔

5- آپ ﷺ علم، عمل، ایمان اور اسلام کے روشن چراغ ہیں۔

اَلسَّؤَالُ الثَّانِي:

اس سبق میں طلاق کا کیا خاص حکم بیان ہوا ہے؟

جواب:

مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور انہیں ہاتھ لگانے (یعنی ان کے پاس جانے) سے پہلے طلاق دے دو تو تمہیں کوئی اختیار نہیں کہ ان سے عدت پوری کراو بلکہ ان کو کچھ فائدہ دے کر اچھی طرح رخصت کر دو۔

اَلسَّؤَالُ الثَّالِثُ:

ان آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نکاح کے کیا خصوصی ضوابط بیان کئے گئے ہیں؟

جواب:

1- جو عورت خود کو آپ ﷺ کے لیے ہبہ کر دے وہ آپ ﷺ کیلئے حلال ہے۔

2- جس بیوی کو چاہیں علیحدہ کرنے کے بعد آپ ﷺ اپنے پاس دوبارہ بلا لیں۔

3- عقد نکاح میں موجود بیویوں کے علاوہ اور بیویوں کی اجازت نہیں ہے۔

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 6 (آیات ۴۱ تا ۵۲)

کثیر الانتخابی سوالات

1-جس دن مومن اللہ سے ملیں گے اللہ کی طرف سے ان کا تحفہ ہو گا۔

(الف) جنت (ب) بخشش (ج) سلام (د) نگاہ کرم

2-وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو ____ نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔

(الف) اندھیروں سے (ب) گھروں سے (ج) مسجدوں سے (د) قلعوں سے

3-اے اہلِ ایمان! اللہ کا بہت ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی بیان کرتے رہو۔

(الف) بزرگی (ب) پاکی (ج) عظمت (د) تعریف

4-اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے ہو گا۔

(الف) بڑا منصب (ب) بڑا ثواب (ج) بڑا مال (د) بڑا فضل

5-جب کسی عورت کو رخصتی سے پہلے طلاق دے دو تو اس کی عدت ہوتی ہے۔

(الف) ایک ماہ دس دن (ب) دو ماہ دس دن (ج) چار ماہ دس دن (د) عدت نہیں ہوتی

6-مومنو! (جب مومن عورتوں سے) نکاح کر کے ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے۔

(الف) گھر کے کام کراو (ب) عدت پوری کراؤ (ج) گھر میں رکھو (د) ان سے مال واپس لو

7-"سِرَاجًا مُّنِيْرًا" کے معنی ہیں:

(الف) چمکدار ستارہ (ب) روشن سورج (ج) روشن چراغ (د) بھڑکتی ہوئی آگ

8-"تَعْتَدُّوْنَ" کے معنی ہیں:

(الف) تم شمار کرتے ہو (ب) تم عدت پوری کرتی ہو (ج) تم طلاق دیتے ہو (د) تم عدت پوری کراتے ہو

9-"بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا" کے معنی ہیں:

(الف) صبح شام (ب) دن رات (ج) دوپہر شام (د) دوپہر رات

10-"تَحِيَّةُ" کے معنی ہیں:

(الف) خواہش (ب) تحفہ (ج) انعام (د) سلام

11-"عَزَلْتَ" کے معنی ہیں:

(الف) تو نے علیحدہ کیا (ب) تو نے نافرمانی کی (ج) تو نے نکاح کیا (د) تو نے جگہ دی

12-اے ایمان والو! صبح شام بیان کرو:

(الف)اللہ کی پاکی (ب)رسولؐ کی تعریف (ج)فرشتوں کی تعریف (د)اپنے والدین کی تعریف

13-(اے پیغمبر)کافروں اور منافقوں کا کہانہ ماننا اور ان کے تکلیف دینے پر:

(الف)نظر نہ کرنا (ب)شکایت نہ کرنا (ج)لڑائی نہ کرنا (د)ناراض نہ ہونا

14-وہ مدت جس میں عورت کے لیے نکاح کرنا جائز نہیں ہے، کہلاتی ہے:

(الف)عمر قید (ب)عدت (ج)رضاعت (د)کچھ بھی نہیں

15-اگر کوئی عورت اپنے آپ کو نبی ﷺ کے لیے ہبہ کردے تو وہ:

(الف)حلال ہے (ب)ناجائز ہے (ج)مہر کی ادائیگی ضروری ہے (د)نکاح ضروری ہے

16-"نَذِیرًا" کا معنی ہے:

(الف)ڈرانے والا (ب)گواہی دینے والا (ج)روشن چراغ (د)خوشخبری دینے والا

17-"سِرَاجًا" کا معنی ہے:

(الف)دلکش (ب)تشریف آوری (ج)رخصتی (د)استقبال

جوابات:

1-ج	2-الف	3-ب	4-د	5-د
6-ب	7-ج	8-د	9-الف	10-ب
11-الف	12-الف	13-الف	14-ب	15-الف
16-الف	17-ج			

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 7 (آیات ۵۳ تا ۵۸)

لفظی و بامحاورہ ترجمہ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَدْخُلُوْا	بُيُوْتَ	النَّبِيِّ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے ہو	تم نہ داخل ہوا کرو	گھروں میں	نبی (کے)

مومنو! پیغمبر ﷺ کے گھروں میں نہ جایا کرو

اِلَّآ	اَنْ	يُّؤْذَنَ	لَكُمْ	اِلٰى طَعَامٍ	غَيْرَ	نٰظِرِيْنَ	اِنٰىهُ ۙ
مگر	(یہ) کہ	اجازت دی جائے	تمہیں	کھانے کی طرف	نہ	انتظار کرنے والے	اس کے پکنے (کا)

مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کے لیے اجازت دی جائے اور اس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے

وَلٰكِنْ	اِذَا	دُعِيْتُمْ	فَادْخُلُوْا
اور لیکن	جب	تمہاری دعوت کی جائے	تو داخل ہو جاؤ

لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ

فَاِذَا	طَعِمْتُمْ	فَانْتَشِرُوْا	وَلَا	مُسْتَاْنِسِيْنَ	لِحَدِيْثٍ ۭ
پھر جب	تم کھانا کھا چکو	تو منتشر ہو جاؤ	اور نہ	جی لگا کر بیٹھے رہو	باتوں کے لیے

اور جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہو۔

اِنَّ	ذٰلِكُمْ	كَانَ	يُؤْذِي	النَّبِيَّ	فَيَسْتَحْيٖ	مِنْكُمْ ۡ
بے شک	یہ	ہے	ایذا دیتا	نبی (کو)	پس وہ شرماتا ہے	تم سے

یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی ہے اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں (اور کہتے نہیں ہیں)

وَاللّٰهُ	لَا يَسْتَحْيٖ	مِنَ	الْحَقِّ ۭ
اور اللہ	نہیں شرماتا	سے	حق / سچ (بات)

لیکن خدا سچی بات کہنے سے شرم نہیں کرتا۔

وَ اِذَا	سَاَلْتُمُوْهُنَّ	مَتَاعًا	فَسْئَلُوْهُنَّ	مِنْ	وَّرَآءِ	حِجَابٍ ط
اور جب	تم مانگو ان سے	سامان	پس ان سے مانگو	سے	پیچھے	پردے (کے)

اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔

ذٰلِكُمْ	اَطْهَرُ	لِقُلُوْبِكُمْ	وَ قُلُوْبِهِنَّ ط
یہ	بہت پاکیزہ ہے	تمہارے دلوں کے لیے	اور ان کے دلوں کے لیے

یہ تمہارے اور ان کے دونوں کے دلوں کے لیے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔

وَمَا كَانَ	لَكُمْ	اَنْ تُؤْذُوْا	رَسُوْلَ اللّٰهِ
اور نہیں ہے (شایانِ شان)	تمہارے	یہ کہ تم تکلیف دو	اللہ کے رسول (کو)

اور تم کو یہ شایاں نہیں کہ خدا کے پیغمبر کو تکلیف دو

وَلَا	اَنْ	تَنْكِحُوْا	اَزْوَاجَهٗ	مِنْ بَعْدِهٖ	اَبَدًا ط
اور نہ	(یہ) کہ	تم نکاح کرو	اس کی بیویوں (سے)	اس کے بعد	کبھی

اور نہ یہ کہ ان کی بیویوں سے کبھی ان کے بعد نکاح کرو۔

اِنَّ	ذٰلِكُمْ	كَانَ	عِنْدَاللّٰهِ	عَظِيْمًا ﴿٥٣﴾
بے شک	یہ	ہے	اللہ کے نزدیک	بڑا (گناہ)

بے شک یہ خدا کے نزدیک بڑا (گناہ کا کام) ہے۔ (53)

اِنْ	تُبْدُوْا	شَيْئًا	اَوْ	تُخْفُوْهُ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمًا ﴿٥٤﴾
اگر	تم ظاہر کرو	کچھ	یا	تم چھپاؤ اسے	تو بے شک	اللہ	ہے	ہر چیز سے	باخبر

اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو مخفی رکھو تو (یاد رکھو کہ) خدا ہر چیز سے باخبر ہے۔ (54)

لَا جُنَاحَ	عَلَيْهِنَّ	فِيْٓ	اٰبَآئِهِنَّ	وَلَآ	اَبْنَآئِهِنَّ	وَلَآ	اِخْوَانِهِنَّ
نہیں گناہ	ان پر	میں	اپنے باپوں (سے)	اور نہ	اپنے بیٹوں (سے)	اور نہ	اپنے بھائیوں سے

ان (عورتوں) پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں) کچھ گناہ نہیں، اور نہ اپنے بیٹوں سے اور نہ اپنے بھائیوں سے

وَلَآ	اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ	وَلَآ	اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ
اور نہ	اپنے بھتیجوں (سے)	اور نہ	اپنے بھانجوں (سے)

اور نہ اپنے بھتیجوں سے اور نہ اپنے بھانجوں سے

وَلَا	نِسَآئِهِنَّ	وَلَا	مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ج
اور نہ	اپنی (جیسی) عورتوں (سے)	اور نہ	اپنی لونڈیوں (سے)

اور نہ اپنی (قسم کی) عورتوں سے اور نہ لونڈیوں سے

وَ اتَّقِيْنَ	اللّٰهَ ؕ	اِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	عَلٰى	كُلِّ	شَىْءٍ	شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾
اور ڈرتی رہو	اللہ سے	بے شک اللہ	ہے	پر	ہر	چیز	گواہ

اور (اے عورتو!) خدا سے ڈرتی رہو۔ بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ (55)

اِنَّ اللّٰهَ	وَمَلٰٓئِكَتَهٗ	يُصَلُّوْنَ	عَلَى النَّبِيِّ ؕ
بے شک اللہ	اور اس کے فرشتے	درود بھیجتے ہیں	نبی پر

خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	صَلُّوْا	عَلَيْهِ	وَسَلِّمُوْا	تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے ہو	درود بھیجو	اس پر	اور سلام بھیجو	خوب سلام

مومنو! تم بھی پیغمبر ﷺ پر درود اور سلام بھیجا کرو۔ (56)

اِنَّ	الَّذِيْنَ	يُؤْذُوْنَ	اللّٰهَ	وَ رَسُوْلَهٗ
بے شک	جو لوگ	ایذا دیتے ہیں	اللہ	اور اس کے رسول کو

جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ کو رنج پہنچاتے ہیں

لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	فِى	الدُّنْيَا	وَ الْاٰخِرَةِ	وَ اَعَدَّ	لَهُمْ	عَذَابًا	مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾
لعنت کرتا ہے ان پر	اللہ	میں	دنیا	اور آخرت	اور اس نے تیار کیا	ان کے لیے	عذاب	ذلیل کرنے والا

ان پر خدا دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (57)

وَ الَّذِيْنَ	يُؤْذُوْنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ الْمُؤْمِنٰتِ	بِغَيْرِ	مَا	اكْتَسَبُوْا
اور جو لوگ	ایذا دیتے ہیں	مومن مردوں (کو)	اور مومن عورتوں (کو)	بغیر	اس کے (کہ)	انہوں نے کمایا

اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں

فَقَدِ	احْتَمَلُوْا	بُهْتَانًا	وَّ اِثْمًا	مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ ع
تو بے شک	انہوں نے اٹھایا	بہتان	اور گناہ	صریح

تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔ (58)

You are using the UNREGISTERED version

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 7 (آیات ۵۳ تا ۵۸)

سوالات اور جوابات

اَلسُّؤالُ الاَوَّلُ:

ان آیات میں اہلِ ایمان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کے بارے میں کیا ادب سکھایا گیا ہے؟

جواب:

1-اہلِ ایمان نبی اکرم ﷺ کے گھر بلا اجازت داخل نہ ہوں۔

2-اہل ایمان دعوت کے علاوہ نبی ﷺ کے گھر میں داخل نہ ہوں۔

3-جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ باتیں کرنے میں نہ لگے رہو یہ بات نبی ﷺ کے لئے تکلیف دہ ہے۔

4-نبی اکرم ﷺ کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔

5-نبی اکرم ﷺ کی بیویوں سے نکاح حرام ہے۔

اَلسُّؤالُ الثَّانِیْ:

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں کھانے کی دعوت پر آنے والوں کو کن آداب کی تعلیم دی گئی؟

جواب:

1-نبی اکرم ﷺ کے گھر بغیر دعوت کے کھانا کھانے نہ جائیں۔

2-وقت مقررہ پر جائیں وقت سے پہلے نہ جائیں تاکہ کھانے کے پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے۔

3-کھانا کھانے کے بعد منتشر ہو جائیں وہاں بیٹھ کر باتوں میں نہ لگے رہیں۔

اَلسُّؤالُ الثَّالِثُ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کی کیا اہمیت ہے اور اس کے متعلق کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب:

ارشاد باری تعالیٰ ہے! "اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو"۔

نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خالق کائنات اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجتا ہے۔ تو حکم دیا گیا ہے کہ اے مومنو! تم بھی اپنے پیارے نبیؐ پر درود و سلام بھیجا کرو۔

You are using the UNREGISTERED version

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر7 (آیات ۵۳ تا ۵۸)

کثیر الانتخابی سوالات

1-پیغمبر ﷺ تم سے شرم کرتے ہیں لیکن اللہ سچی بات کہنے سے نہیں کرتا۔

(الف)ناراضی (ب)درخواست (ج)شرم (د)غصہ

2-اور جب پیغمبرؐ کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو مانگو۔

(الف)ادب سے (ب)اندر جاکر (ج)بلاکر (د)پردے کے باہر سے

3-اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبرؐ پر بھیجتے ہیں۔

(الف)سلام (ب)کرم (ج)درود (د)رحمت

4-جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبرؐ کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں کرتا ہے۔

(الف)مہربانی (ب)غصہ (ج)عذاب (د)لعنت

5-مومنو! پیغمبرؐ کے گھروں میں صرف اس صورت میں جاؤ جب تمہیں اجازت دی جائے۔

(الف)سلام کرنے کی (ب)اندر آنے کی اور کھانے کی (ج)کام کرنے کی (د)صفائی کرنے کی

6-اور تم کو یہ شایاں نہیں کہ تم پیغمبر ﷺ کو دو۔

(الف)صدقہ (ب)انعام (ج)مال (د)تکلیف

7-مومنوں کو جائز نہیں ہے کہ وہ پیغمبرؐ کے (رحلت) کے بعد ان کی بیویوں سے۔

(الف)نکاح کریں (ب)ملاقات کریں (ج)باتیں کریں (د)لین دین کریں

8-مستانسین کے معنی ہیں:

(الف)جی لگاتے ہوئے (ب)گھبراتے ہوئے (ج)شرماتے ہوئے (د)اتراتے ہوئے

9-"یَسْتَحْيِ" کے معنی ہیں:

(الف)تم ایذا دیتے ہو (ب)وہ شرماتا ہے (ج)وہ دعوت کرتا ہے (د)تم بلاتے ہو

10-" طَعِمْتُمْ " کے معنی ہیں:

(الف)ہم نے کھانا کھالیا (ب)اس نے کھانا کھالیا (ج)تم نے کھانا کھالیا (د)میں نے کھانا کھالیا

11-اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو یہ ادب سکھایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے گھر جاکر انتظار نہ کریں۔

(الف)مہمانوں کا (ب)کھانا پکنے کا (ج)نماز کا (د)فتح کا

12-اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو یہ ادب سکھایا کہ جب وہ کھانا کھالیں تو باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھیں۔

(الف)اپنے گھر میں (ب)میدان جنگ میں (ج)مسجد میں (د)پیغمبر کے گھر میں

13-کھانا کھانے کے بعد پیغمبر کے گھر میں زیادہ دیر ٹھہرنے سے پیغمبر کو ہوتی ہے۔

(الف)خوشی (ب)اذیت (ج)راحت (د)تھکاوٹ

14-اللہ تعالی نے اہل ایمان پر نبی کریم ﷺ کی ازواج سے ـــــ حرام قرار دیا ہے۔

(الف)بات کرنا (ب)نکاح کرنا (ج)لین دین کرنا (د)سلام کرنا

15-اہل ایمان کو ادب سکھایا گیا ہے جب ازواج مطہرات رضی اللہ سے کوئی چیز مانگیں تو:

(الف)اشارے سے مانگیں (ب)ادب سے مانگیں (ج)پردے کے پیچھے سے مانگیں (د)ان میں سے کوئی بھی نہیں

جوابات:

1-ج	2-د	3-ج	4-د	5-ب
6-د	7-الف	8-الف	9-ب	10-ج
11-ب	12-د	13-ب	14-ب	15-ج

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 9 (آیات ۶۹ تا ۷۳)

لفظی و بامحاورہ ترجمہ

يٰاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	وَبَنٰتِكَ	وَ نِسَآءِ	الْمُؤْمِنِيْنَ
اے	نبی	کہہ دو	اپنی بیویوں کو	اور اپنی بیٹیوں (کو)	اور عورتوں (کو)	مومنوں (کی)

اے پیغمبر ﷺ! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (جب باہر نکلا کریں تو)

يُدْنِيْنَ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ
ڈال لیا کریں	اپنے اوپر	اپنی بڑی چادریں

اپنے (منہ کے) اوپر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔

ذٰلِكَ	اَدْنٰى	اَنْ	يُّعْرَفْنَ	فَلَا	يُؤْذَيْنَ ؕ
یہ	زیادہ قریب (ہے)	کہ	ان کی شناخت ہو جائے	پس نہ	انہیں ایذا دی جائے

یہ امر ان کے لیے موجب شناخت (و امتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا۔

وَ كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾
اور ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (59)

لَئِنْ	لَّمْ	يَنْتَهِ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَ الَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ
اگر	نہ	باز آئیں	منافق	اور وہ لوگ (کہ)	جن کے دلوں میں	مرض (ہے)

اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے جو (مدینے کے شہر میں) بری بری خبریں

وَّ الْمُرْجِفُوْنَ	فِي الْمَدِيْنَةِ	لَنُغْرِيَنَّكَ	بِهِمْ
اور بری بری خبریں اڑانے والے	مدینہ میں	تو ہم ضرور پیچھے لگا دیں گے تجھ کو	ان کے

اڑایا کرتے ہیں (اپنے کردار سے) باز نہ آئیں گے، تو ہم تم کو ان کے پیچھے لگا دیں گے

ثُمَّ	لَا يُجَاوِرُوْنَكَ	فِيْهَا	اِلَّا	قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾
پھر	نہ تمہارے پڑوس میں رہ سکیں گے	اس میں	مگر	کم

پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن۔ (60)

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ	اَيْنَمَا	ثُقِفُوْا	اُخِذُوْا	وَ قُتِّلُوْا	تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾
پھٹکارے ہوئے	جہاں کہیں	پائے جائیں	پکڑے جائیں	اور مارے جائیں	خوب قتل (کرکے)

(وہ بھی) پھٹکارے ہوئے جہاں بھی پائے گئے پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالے گئے۔ (61)

سُنَّةَ	اللّٰهِ	فِي	الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلُ ۚ
سنت/دستور	اللہ (کا)	(بارے) میں	ان لوگوں کے جو	گزر چکے	پہلے سے

جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی خدا کی یہی عادت رہی ہے۔

وَلَنْ	تَجِدَ	لِسُنَّةِ	اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾
اور ہرگز نہیں	تو پائے گا	عادت/دستور میں	اللہ (کے)	تبدیلی

اور تم خدا کی عادت میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے۔ (62)

يَسْـَٔلُكَ	النَّاسُ	عَنِ	السَّاعَةِ ؕ	قُلْ	اِنَّمَا	عِلْمُهَا	عِنْدَ اللّٰهِ ؕ
سوال کرتے ہیں تجھ سے	لوگ	بارے میں	قیامت (کی)	کہہ دو	صرف	اس کا علم	اللہ کے پاس (ہے)

لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کب آئے گی)۔ کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے۔

وَمَا	يُدْرِيْكَ	لَعَلَّ	السَّاعَةَ	تَكُوْنُ	قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾
اور کیا	تجھے خبر	شاید کہ	قیامت	ہو	قریب

اور تمہیں کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہی آ گئی ہو۔ (63)

اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَنَ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ اَعَدَّ	لَهُمْ	سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾
بے شک	اللہ (نے)	لعنت کی	کافروں (پر)	اور تیار کی	ان کے لیے	جہنم

بے شک خدا نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔ (64)

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اَبَدًا ۚ	لَا يَجِدُوْنَ	وَلِيًّا	وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾
رہیں گے	اس میں	ہمیشہ	وہ نہیں پائیں گے	(کوئی) دوست	اور نہ مددگار

اس میں ابدالآباد رہیں گے۔ نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ (65)

يَوْمَ	تُقَلَّبُ	وُجُوْهُهُمْ	فِي النَّارِ
(اس) دن	الٹائے جائیں گے	ان کے منہ	آگ میں

جس دن ان کے منہ آگ میں الٹائے جائیں گے

يَقُوْلُوْنَ	يٰلَيْتَنَآ	اَطَعْنَا	اللّٰهَ	وَ اَطَعْنَا	الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾
وہ کہیں گے	اے کاش ہم	اطاعت کرتے	اللہ کی	اور اطاعت کرتے	رسول کی

کہیں گے، اے کاش! ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (اللہ) کا حکم مانتے۔ (66)

وَ قَالُوْا	رَبَّنَآ	اِنَّآ اَطَعْنَا	سَادَتَنَا	وَ كُبَرَآءَنَا	فَاَضَلُّوْنَا	السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾
اور کہیں (گے)	اے رب ہمارے	بے شک ہم نے اطاعت کی	اپنے سرداروں (کی)	اور اپنے بڑوں (کی)	پس گمراہ کیا انہوں نے ہمیں	راستے (سے)

اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انہوں نے ہم کو (سیدھے) رستے سے گمراہ کردیا۔ (67)

رَبَّنَآ	اٰتِهِمْ	ضِعْفَيْنِ	مِنَ الْعَذَابِ	وَالْعَنْهُمْ	لَعْنًا	كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ ع
اے ہمارے رب	تو دے ان کو	دوگنا	عذاب	اور لعنت کر ان پر	لعنت	بڑی

اے ہمارے پروردگار! ان کو دوگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔ (68)

You are using the UNREGISTERED version

سُوۡرَةُ الۡاَحۡزَابِ

رکوع نمبر 9 (آیات ۶۹ تا ۷۳)

سوالات اور جوابات

اَلسَّؤالُ الاَوَّلُ:

اس سبق کی آیات میں اہل ایمان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال دے کر کیا بات سمجھائی گئی ہے؟

جواب:

اہل ایمان کو حضرت موسیٰؑ کی مثال دے کر یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ جیسے قومِ موسیٰؑ نے حضرت موسیٰؑ پر الزام لگا کر اُنہیں رنج پہنچایا ویسے مومنوں کو ہرگز یہ بات زیب نہیں دیتی کہ آنحضور ﷺ کے بارے میں کسی طرح کا کوئی غلط گمان رکھیں یا آپ ﷺ کے بارے میں ذرہ برابر بھی شک وشبہ رکھیں۔ کیونکہ اللہ نے آپ ﷺ کو ہر طرح سے بے عیب پیدا کیا ہے۔

اَلسُّؤالُ الثَّانِي:

قُولو قولاً سَدیدًا کا مفہوم بتائے اور ہمارے لئے اس میں کیا رہنمائی ہے؟

جواب:

اور سیدھی بات کیا کرو یعنی سچی اور کھری بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قول سدیدہ وہ ہے جو سچا ہو اس میں جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ درست ہو غلطی کا کوئی شبہ نہ ہو۔ ٹھیک اور سنجیدہ ہو مذاق اور دل لگی نہ ہو، نرم کلام ہو، دل دکھانے والی بات نہ ہو۔

سُوۡرَةُ الۡاَحۡزَابِ

رکوع نمبر 9 (آیات ۶۹ تا ۷۳)

کثیر الانتخابی سوالات

1- مومنو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو عیب لگا کر پہنچایا۔

(الف) عذاب (ب) ثواب (ج) رنج (د) گناہ

2-حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نزدیک ـــــ تھے۔

(الف)نیک (ب)آبرو والے (ج)شریف (د)عزیز

3-مومنو! اللہ سے ڈرو اور ـــــ بات کرو۔

(الف)سچی (ب)پاکیزہ (ج)درست (د)سیدھی

4-ہم نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر ـــــ پیش کیا۔

(الف)دین (ب)خزانہ (ج)اسلام (د)بارِ امانت

5-اللہ تعالیٰ نے "ظلوما جہولا" کسے کہا۔

(الف)جنات کو (ب)فرشتوں کو (ج)حیوانات کو (د)انسانوں کو

6-"وَجِيهًا" کے معنی ہیں:

(الف)باعزت (ب)امین (ج)صادق (د)باادب

7-"قَوْلًا سَدِيدًا" کے معنی ہیں:

(الف)ٹیڑھی بات (ب)جھوٹی بات (ج)سیدھی بات (د)مبہم بات

8-"عَرَضْنَا" کے معنی ہیں:

(الف)ہم نے عرض کیا (ب)ہم نے پیش کیا (ج)ہم نے قبول کیا (د)ہم نے انکار کیا

9-جو شخص خدا اور اُس کے رسول کی پیروی کرے گا وہ ـــــ پائے گا۔

(الف)عزت (ب)بلند مقام (ج)انعام واکرام (د)بڑی مراد

10-سورۃ الاحزاب میں "وَجِيهًا" کسے کہا گیا ہے؟

(الف)حضرت موسیٰؑ (ب)حضرت نوحؑ (ج)حضرت ابراہیمؑ (د)حضرت عیسیٰؑ

11-اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں کس پیغمبر کو بے عیب ثابت کیا۔

(الف)حضرت موسیٰؑ (ب)حضرت نوحؑ (ج)حضرت ابراہیمؑ (د)حضرت عیسیٰؑ

جوابات:

1-ج	2-ب	3-د	4-د	5-د
6-الف	7-ج	8-ب	9-د	10-الف
11-الف				

You are using the UNREGISTERED version

مِنْ هَدْيِ الْحَدِيْثِ

احادیث مبارکہ (11 تا 20)

ترجمہ و تشریح

حدیث نمبر 11

نماز کی اہمیت:

"اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْنِ وَمَنْ اَقَامَهَافَقَدْاَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ هَدَمَهَافَقَدْ هَدَمَ الدِّیْنَ"

ترجمہ:

نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم کیا اس نے گویا دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ڈھادیا گویا اس نے دین کو ڈھادیا۔

تشریح:

کلمہ، نماز، زکٰوۃ، روزہ اور حج دین کے بنیادی ارکان ہیں۔ ارکان کا واحد 'رکن' ہے رکن کے معنی ہیں ستون۔

ارکان اسلام سے مراد وہ بنیادیں یا ستون ہے جن پر اسلام اور اسلامی زندگی کی عمارت کھڑی ہے جس طرح ایک عمارت ستون کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اسی طرح دین کی عمارت بھی نماز کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ نماز اسلام کا دوسرا اہم رکن ہے۔

1- نماز کے معنی:

کسی کی طرف رُخ کرنا، بڑھنا، دعا کرنا اور قریب ہونا، مختصراً نماز پوری توجہ، یکسوئی اور ادب و احترام سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا نام ہے۔ ہر مسلمان کے لیے روزانہ پانچ مرتبہ ایمان کے امتحان کا موقع آتا ہے، موذن اسے نماز اور فلاح کی طرف بلاتا ہے۔ اگر وہ اس پکار پر لبیک کہتا ہے تو گویا وہ اپنے ایمان کی صداقت کی گواہی دیتا ہے۔ اس کے علاوہ نماز ہی وہ عمل ہے جس کے ذریعے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور رابطہ قائم رہتا ہے جو ترک نماز سے کمزور ہو جاتا ہے۔

2- نماز کی فرضیت:

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا **(سورۃ النساء:103)**

"بے شک نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے"۔

You are using the UNREGISTERED version

پانچ وقت کی نماز کا تحفہ شب معراج میں ملا۔ نماز کے اوقات اور نماز کا طریقہ حضرت جبرائیلؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ؐ کو سکھایا۔

قرآن پاک میں سات سو مرتبہ سے زیادہ نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(اے نبی ﷺ) میرے بندوں سے کہہ دیجئے جو ایمان لائے ہیں وہ نماز قائم کریں۔

3- اللہ کی مدد کا حصول:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ **(سورۃ البقرہ:153)**

"مومنو! صبر اور نماز کے ذریعے (اللہ سے) مدد مانگو۔"

4- نماز کی تاکید:

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے:

i. "نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو" **(الروم:31)**

ii. "میری یاد کے لئے نماز قائم کرو" **(طٰہٰ:14)**

5- بے حیائی اور برائی سے بچنے کا ذریعہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ" **(سورۃ العنکبوت:45)**

"بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے"

6- اہل جنت کا سوال اہل جہنم سے:

سورۃ مدثر میں ہے اہل جنت اہلِ جہنم سے پوچھیں گے مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ تمہیں کس چیز نے جہنم میں ڈالا؟ وہ کہیں گے لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ "ہم نماز نہیں پڑھتے تھے" **(المدثر:42،43)**

ارشادات نبوی ﷺ:

i. نماز دین کا ستون ہے۔

ii. جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کفر کیا۔

iii. نماز مومن کی معراج ہے۔

iv. نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

v. نماز جنت کی کنجی ہے۔

vi. نماز مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی ہے۔

حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیان ہے آخری لمحات میں آپ ؐ کی زبان پر یہ الفاظ اور کلمات تھے۔

You are using the UNREGISTERED version

اَلصَّلٰوۃ، اَلصَّلٰوۃ "نماز، نماز"

7- قیامت کے روز پہلا سوال:

قیامت کے روز پہلا سوال نماز کے بارے میں ہو گا۔

اَوَّلُ مَا یُحَاسِبُ بِہِ العَبدُ الصَّلٰوۃَ

"بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا"

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ کے مطابق نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا ہے۔ اگر ہم نماز ادا نہیں کریں گے تو گویا ہم نے اپنا دین کھو دیا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے ہم پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کریں۔

حدیث نمبر 12

خطبہ جمعہ کے آداب:

اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

ترجمہ:

جب تم نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا "خاموش ہو جاؤ" جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو، تو تم نے فضول بات کی۔

تشریح:

1- جمعہ کے معنی و مفہوم:

جمعہ کے معنی ہیں اجتماع یعنی جمع ہونا۔ جمعہ کو سید الایام (دنوں کا سردار) بھی کہتے ہیں۔

علم کا پہلا ادب یہ ہے کہ علم کی بات کو خاموشی اور توجہ سے سنا جائے۔ وعظ و نصیحت کو اگر دھیان سے نہ سنا جائے تو اسے سمجھنا بھی ناممکن ہو گا اور جو بات ہم سمجھیں گے نہیں اس پر عمل کیسے کریں گے۔

2- دین کی باتیں:

خطبہ جمعہ میں علم اور دین کی جو باتیں کہی جاتی ہیں ان کو سننے سے ایمان تر و تازہ ہوتا اور نشو نما پاتا ہے بالکل ایسے جیسے پانی سے کھیتی پھلتی پھولتی اور نشو و نما پاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ہفتے میں ایک دن یعنی جمعہ کا دن مقرر کر دیا ہے تاکہ لوگ جمع ہو کر دین کی باتیں سنیں، اس طرح ان کا ایمان اور عقیدہ مضبوط ہوتا ہے اور وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے لگتے ہیں۔

3- جمعہ کے خطبہ کی اہمیت و افادیت:

You are using the UNREGISTERED version

خطبہ جمعہ دو رکعات نماز کے برابر ہے۔ جمعہ کا خطبہ اسلامی تعلیمات کے بارے میں مسلمانوں کی رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اگر جمعہ کے دن ہم اپنے علماء کا خطبہ غور سے نہیں سنیں گے یا دیر سے مسجد میں آئیں گے اور آکر باتوں میں وقت ضائع کر دیں گے تو ہمارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہو گی۔

اللہ تعالی نے سورۃ الجمعہ کے آخری رکوع میں خطبہ جمعہ کے آداب کچھ یوں ارشاد فرمائے ہیں:

"مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑتے ہوئے آؤ اور خرید و فروخت ترک کر دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم اس بات کو جانتے ہو"۔ **(سورۃ الجمعہ: 09)**

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"جمعہ کی رات سفید رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن"

"جمعہ کے فیوض و برکات سے وہی مومن مالا مال ہوتا ہے جو اس کے انتظار میں گھڑیاں گنتا ہے" **(امام غزالی)**

امام شافعیؒ کا ارشاد ہے کہ ہمارے زمانے کی سب سے بڑی بدعت یہ ہے کہ لوگ جمعہ کی اذان سن کر مسجد میں آتے ہیں جبکہ نبیؐ کے زمانہ میں صحابہ (رضی اللہ) جمعہ کے دن صبح ہی مسجد میں جمع ہونا شروع ہو جاتے تھے۔

"جس شخص نے اچھی طرح غسل اور وضو کیا پھر جمعہ پڑھنے مسجد آیا اور خاموش بیٹھا رہا اس کے پچھلے دس دنوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں"۔

4- جمعۃ المبارک کا خطبہ سننے کے آداب:

i. جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو اس وقت سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک ذکر و اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے۔

ii. کھانا پینا، سلام کہنا اور سلام کا جواب دینا حرام ہے۔

iii. امر بالمعروف (نیکی کی تلقین) کی بھی اجازت نہیں۔

iv. جب خطبہ پڑھا جا رہا ہو تو حاضرین پر سننا اور چپ رہنا واجب ہے۔

v. اگر کسی کو کوئی بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے نہیں۔

حدیث نمبر 13

جمعہ کے آداب:

"مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰی جَهَنَّمَ"

ترجمہ:

جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر گیا (گویا) اس نے جہنم کی طرف پُل بنایا۔

تشریح:

You are using the UNREGISTERED version

اس حدیث میں

-1 آدابِ جمعہ -2 آدابِ مجلس -3 احترامِ انسانیت

-4 تہذیب وسلیقہ -5 نظم وضبط کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

نماز جمعہ کی اسلامی معاشرے میں بہت اہمیت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑتے ہوئے آؤاور خرید وفروخت ترک کردو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو"۔ **(سورۃ الجمعہ:09)**

جمعہ کے دن مسجد میں پہلے آنے اور اگلی صف میں جگہ پانے کی بہت فضیلت ہے اسی طرح مسجد اور مجلس کے آداب بھی مقرر ہیں، ان کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

آدابِ نماز جمعہ:

آداب نماز جمعہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو تو بعد میں آنے والے پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر آگے نہ جائیں کیونکہ یہ بات آدابِ مجلس کے خلاف ہے۔ گردنیں پھلانگ کر آگے جانے کی کوشش میں انسان جن گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے وہ یہ ہیں:

i. نمازیوں کی عبادت میں خلل ڈالنا۔

ii. بےادبی کا مرتکب ہونا۔

iii. احترامِ انسانیت کا لحاظ نہ رکھنا۔

iv. آدابِ مجلس کی خلاف ورزی کرنا۔

v. گردن پھلانگنا تہذیب وسلیقہ کے بھی منافی ہے۔

لہذا شائستگی کے ساتھ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں اور جہنم کی طرف پُل نہ بنائیں۔

vi. نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو کوئی مجلس میں آئے جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے اور مجلس والے اس کے لیے کشائش پیدا کریں۔"

حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول ﷺ خطبہ دے رہے تھے اس نے لوگوں کی گردنیں پھلانگنا شروع کردیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جا! تو نے تکلیف دی اور بُرا کام کیا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ کے مطابق جو شخص آداب جمعہ کا خیال نہیں رکھتا وہ جہنم کی طرف پُل بناتا ہے۔ لہٰذا مسلمان کو چاہیے جب جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے اور جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے۔

You are using the UNREGISTERED version

حدیث نمبر14

آداب نماز باجماعت:

"اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا"

ترجمہ:

جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لئے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان اور وقار سے چلتے ہوئے آؤ۔ جو نماز تم پالو اسے ادا کر لو اور جو تم سے رہ جائے، اسے پورا کر لو۔

تشریح:

1- باجماعت نماز کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ"۔

اس حدیث میں نماز باجماعت کے آداب اور اس کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

"نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے"۔

2- نماز باجماعت کا اجر:

نماز دین کا ستون ہے۔ نماز کو قائم کرنا دین کو قائم کرنا ہے۔ نماز کی ایک فضیلت یہ ہے کہ نماز کو مسجد میں باجماعت ادا کیا جائے حضورؐ نے باجماعت نماز پڑھنے کو اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل قرار دیا ہے۔

3- باجماعت نماز کے آداب:

ہمارے ہاں یہ رواج عام ہے کہ ہم اپنے کام میں مگن اور مست رہتے ہیں جب جماعت کھڑی ہو جاتی ہے تو ہم بھاگم بھاگ اس کے ساتھ ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چاہیے تو یہ کہ اذان ہوتے ہی ہم مسجد کی طرف چل پڑیں تاکہ دوڑنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے اور تکبیرِ اولیٰ میں شریک ہو جائیں۔ (تکبیرِ اولیٰ سے مراد پہلی تکبیر ہے یہ کہہ کر نمازی اپنی نماز شروع کرتا ہے) دوڑنے سے گرنے اور چوٹ لگنے کا بھی ڈر ہوتا ہے۔ دوڑنے سے پاؤں کی آواز پیدا ہوتی ہے جس کی طرف دوسرے نمازی متوجہ ہوتے ہیں اور ان کے خشوع و خضوع میں خلل پڑتا ہے۔ اس لیے حدیث بالا میں حکم دیا گیا ہے کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان سے چلتے ہوئے آؤ۔ جو نماز پالو اسے ادا کر لو اور جو تم سے رہ جائے اسے پورا کر لو۔

4- آدابِ مسجد:

You are using the UNREGISTERED version

اللہ کے گھر میں بھاگنا عجیب لگتا ہے اور دینی وقار کے بھی خلاف ہے۔اس سے دین کے دشمنوں کو اعتراض کرنے اور ہنسنے کا موقع ملتا ہے۔یہ ناشائستہ عمل اللہ تعالیٰ کو ناپسند اور اللہ کے گھر کے آداب اور انسانی وقار کے بھی خلاف ہے۔سلیقہ یہ ہے کہ شائستگی کے ساتھ چل کر آرام سے جماعت میں شامل ہوا جائے۔

نبیؐ کا ارشاد ہے:

i. "جب نماز کھڑی ہو جائے تو اُس کے لیے وقار سے چلتے ہوئے آؤ۔اگر تم نے ایک رکعت یا اس کا کچھ حصہ بھی پالیا تو گویا تم نے جماعت کی نماز پالی"۔ **(موطا)**

ii. نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے؟فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔

iii. "نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے"۔

iv. مسجد میں دوڑنے اور دنیاوی باتیں کرتے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

حدیث نمبر15

رمضان المبارک کی اہمیت:

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ قَامَهُ اِيْمَاناً وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"

ترجمہ:

جس نے ایمان اور اجر کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس (کی راتوں) میں قیام کیا،اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے گئے۔

تشریح:

1- روزے کے لغوی معنی:

قرآن پاک میں روزے کے لئے صوم اور صیام کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔صوم کی جمع صیام ہے۔صوم کے معنی کسی کام سے رکنے،اسے ترک کرنے اور چپ رہنے کے ہیں۔

2- اصطلاحی مفہوم:

روزہ ایک بدنی عبادت ہے،اس میں انسان صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جنسی ملاپ سے رکا رہتا ہے۔روزہ دین اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور ہر عاقل، بالغ اور تندرست مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔بیمار اور مسافر روزے چھوڑ سکتے ہیں، بعد میں رکھ لیں۔

3- نیکیوں کی فصلِ بہار:

You are using the UNREGISTERED version

ماہِ رمضان میں انسان کے اندر دینی مزاج اور صبر و تقویٰ پیدا کرنے کے لیے مخصوص دینی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔اس ماہ کو نیکیوں کی فصلِ بہار کہا جاتا ہے۔

انسان مسلسل ایک ماہ صرف اللہ کی رضا کی خاطر اپنی نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھتا ہے، برائیوں سے بچتا اور نیکیوں کی طرف لپکتا ہے۔اس طرح اسے ضبطِ نفس کی وہ قوت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ ہر شیطانی ترغیب کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

i. "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔"

(سورۃ البقرہ:183)

ii. "روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے"۔ **(سورۃ الاحزاب:35)**

iii. "سو جو کوئی رمضان کا مہینہ پائے تو وہ ضرور اس کے روزے رکھے"۔ **(سورۃ البقرہ:185)**

ارشادات رسول ﷺ:

i. "ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے گئے روزوں سے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں"۔

ii. "روزہ گناہوں سے بچانے والی ڈھال ہے۔(یہ انسان کو غیبت، چغلی، جھوٹ، حرام خوری اور بدکاری سے بچاتا ہے)۔"

iii. "ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔"

iv. "رمضان اللہ کا مہینہ ہے"۔

v. "رمضان المبارک میں اعمال کی جزا ستر گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔نوافل کی جزا فرائض کے برابر ہے"۔

vi. "جس نے شرعی عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ چھوڑا اگر وہ عمر بھر بھی روزے رکھے تو اس کی تلافی نہیں ہو سکتی"۔

vii. "جب تو روزے رکھے تو لازم ہے کہ اپنی آنکھوں، کانوں، زبان، ہاتھوں اور سارے اعضائے جسم کو خدا کی ناپسندیدہ باتوں سے روکے رکھے"۔

حدیث نمبر16

روزہ کی اہمیت:

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ اِفْطَارِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ

ترجمہ:

"روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔"

You are using the UNREGISTERED version

تشریح:

اس حدیث میں جناب رسول ﷺ نے روزہ دار کی فضیلت بیان کی ہے۔روزہ ہر تندرست، عاقل، بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے لیکن مسلمان روزہ صرف خدائے بزرگ و برتر کو خوش کرنے کے لئے رکھتا ہے۔یہ بظاہر ایک مشقت والی عبادت ہے لیکن اپنے مقصد اور نتیجے کے اعتبار سے یہ دنیا میں موجب راحت اور آخرت میں باعث رحمت ہے۔روزہ دار تمام دن اپنے آپ کو بھوکا اور پیاسا رکھتا ہے اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں نہ کچھ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے مگر جب افطاری کا وقت آتا ہے تو اللہ کی پاک نعمتوں سے روزہ افطار کرتا ہے اس عمل کے بعد وہ اپنے فرض کی ادائیگی پر ایک عجیب فرحت اور راحت محسوس کرتا ہے کیوں کہ اس وقت اللہ تعالی کی اس پر خاص رحمتیں نازل ہو رہی ہوتی ہیں۔

1- روزہ مومن کی صفت۔

روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ **(سورۃ الاحزاب:35)**

روزہ اللہ تعالی اور روزہ دار کے درمیان براہِ راست معاملہ ہے، اس لئے خالقِ کائنات کو اپنے بندوں کی یہ عبادت بہت عزیز ہے۔

2- روزہ کی فرضیت:

"مومنو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلی قوموں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔" **(سورۃ البقرہ:183)**

"اگر تم سمجھو تو روزے رکھنا تمہارے حق میں بہتر ہے" **(سورۃ البقرہ:184)**

حدیث قدسی ہے:

اَلصَّومُ لِی وَاَنَا اَجزِیْ بِهٖ

"روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا"

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں روزہ کی اہمیت:

i. اَلصَّومُ جُنَّةٌ "روزہ (جہنم سے بچانے والی) ڈھال ہے"

ii. "روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک سے زیادہ عزیز ہے"

iii. "افطار کے وقت روزہ افطار کرنے والے کی طرف اللہ تعالی ستر مرتبہ نظرِ رحمت فرماتا ہے۔"

iv. "جس شخص نے رمضان کی آمد پر خوشی منائی اللہ تعالی اسے اگلے رمضان تک کسی غم سے دوچار نہ ہونے دے گا"۔

v. "جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام 'باب الریان' ہے۔اس میں سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے۔"

vi. "تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی: 1-روزہ دار کی (افطار کے وقت) 2-عادل بادشاہ کی 3-مظلوم کی۔"

حاصل کلام:

روزہ دار افطار کے وقت اللہ سے جو دعا کرتا ہے اللہ اس کو قبول فرماتے ہیں۔یہ بات روزہ دار کی خوشی کا باعث بنتی ہے اور دوسری خوشی وہ ہو گی جو اللہ تعالی سے ملاقات کے وقت اسے حاصل ہو گی۔اس دیدار کی لذت جنت کی ہر نعمت سے زیادہ پُر لطف ہو گی یعنی روزہ دار جب قیامت کے دن اپنے پروردگار کی تجلیات کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کرے گا تو اس کی خوشی اور لطف کا کیا کہنا۔

You are using the
ver ion

حدیث نمبر17

حج کی اہمیت:

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَقَضٰى مَنَا سِكَهُ وَسَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

ترجمہ:

جس نے بیت اللہ کا حج اور اس کے مناسک پورے ادا کیے اور مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے گئے۔

تشریح:

1- حج کے لغوی معنی:

زیارت کا ارادہ کرنے کے ہیں۔

2- حج کے اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں حج سے مراد مخصوص دنوں (یعنی 8 ذوالحجہ سے 12 ذوالحجہ تک) میں خاص مناسک/اعمال کے ساتھ خانہ کعبہ کی زیارت کرنا ہے۔

حج ارکان اسلام میں سے پانچواں رکن ہے۔ یہ ہر عاقل و بالغ اور صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور اس کے مناسک پورے ادا کیے اور مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہے تو وہ ایسے گھر لوٹے گا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

3- مناسک حج:

ایام الحج (مقررہ ایام) میں مخصوص اعمال اور عبادات مناسک حج کہلاتے ہیں۔ مثلاً احرام کا باندھنا، تلبیہ کا پکارنا، طواف کرنا، حجرِ اسود کا بوسہ لینا یا استلام کرنا (چھونا/اشارہ کرنا) مقام ابراہیمؑ پر دو نفل ادا کرنا، سعی کرنا، عرفات کا قیام، (یہ حج کا اصل الاصول ہے بلکہ یہی حج ہے) رمئ جمرات، قربانی، حلق کروانا۔

4- حج کی فرضیت و اہمیت:

حج 9 ہجری کو فرض ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لوگوں پر یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اس کے گھر کا حج کرے" **(سورۃ آل عمران:97)**

"اور وہ لوگ اُس قدیم گھر (بیت اللہ) کا طواف کریں۔" **(سورۃ الحج:29)**

"اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک کریں۔" **(سورۃ البقرہ:125)**

You are using the UNREGISTERED version

ارشاداتِ نبویؐ:

i. "جو کوئی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حج کرے اور دوران حج فسق و فجور سے باز رہے، وہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو کر لوٹتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو"۔

ii. "مقبول حج کا بدلہ سوائے جنت کے اور کچھ نہیں"۔

iii. "حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں اگر اس سے دعا کریں تو وہ قبول کرے گا اگر اس سے بخشش مانگیں تو انہیں بخش دے گا۔"

iv. "جس شخص کو کسی ظالم حکمران نے یا واقعی ضرورت نے نہ روک رکھا ہو اس کے باوجود وہ حج نہ کرے چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر"" حضرت عمر فاروق (رضی اللہ) کا قول ہے۔ حج کا سامان تیار رکھو یہ بھی ایک جہاد ہے"۔

حاصلِ کلام:

حج کے موقع پر مکّہ مکرمہ میں مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے۔ اس موقع پر صبر و تحمل، عفو و درگزر اور ایثار سے کام لیا جائے کسی مسلمان بھائی کی زبان سے دل آزاری نہ کی جائے نہ ہاتھ سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔

حج کے عظیم اجتماع سے اسلام کا رعب و دبدبہ اور عظمتِ اسلام دوسرے غیر مذاہب پر واضح ہوتی ہے۔

حدیث نمبر 18

اللہ کی راہ میں نکلنے کا اجر:

"مَنْ اِغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ"

ترجمہ:

جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے، اللہ نے اسے آگ پر حرام کر دیا۔

تشریح:

اس حدیث میں اللہ کی راہ میں نکلنے اور مشقت و تکالیف اُٹھانے کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

1- جہاد کے لغوی معنیٰ:

لفظ "جہاد" جہد سے نکلا ہے۔ جس کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔

2- جہاد کے اصطلاحی معنیٰ:

حق کی سربلندی اس کی اشاعت و حفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرنا جہاد کہلاتا ہے۔

3- بخشش اور بلندیٔ درجات:

You are using the UNREGISTERED version

بندہ اپنے رب کو خوش کرنے کے لئے جو بھی مشقت اور تکلیف برداشت کرتا ہے اسے "جہاد" کہتے ہیں یہاں صرف ان قدموں کی فضیلت بیان ہو رہی ہے جو راہِ خدا میں گرد آلود ہوئے یعنی جن لوگوں نے مشقت اٹھائی اور تکالیف برداشت کیں۔انسان کا جو قدم اللہ کی راہ میں اٹھتا ہے وہ اس کے لئے بخشش، بلندی درجات اور سعادت کا باعث بنتا ہے مثلاً:

i. علم کی طلب

ii. نماز کی ادائیگی

iii. مسلمان بھائی کی مدد یا اس کی بیمار پرسی کے لیے جو قدم غبار آلود ہوں گے، وہ اس کی فلاح اور کامیابی کا ذریعہ بنیں گے۔

iv. جو شخص اللہ کے دین کی دعوت و تبلیغ کے لیے نکلے تو اس کے ہر قدم پر نیکی ہے۔اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے چلے تو اس راستے میں اس کے غبار آلود ہونے والے قدموں کی وجہ سے اللہ تعالی جہنم کی آگ اس پر حرام کر دیتا ہے۔

4- دائمی زندگی:

خدا کی راہ میں کفار اور مشرکین سے جنگ کرنا اور جان کی بازی لگا کر اسلام کی سربلندی کے لیے کوشش کرنا جہاد کی آخری منزل ہے۔ جو مسلمان اللہ کے دین کی خاطر میدان جنگ میں شہید ہو جائے تو خدا اسے مردہ کہہ کر پکارنا گوارا نہیں کرتا بلکہ اسے دائمی زندگی سے نوازتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

i. "جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تمہیں اُن کی زندگی کا شعور نہیں ہے"۔

(سورۃ البقرہ:154)

ii. وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

iii. "اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے" **(سورۃ الانفال:39)**

iv. "اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی (مضبوط) دیوار ہیں"۔

(سورۃ الصف:4)

v. "بے شک وہ لوگ مومن ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر اس میں شک نہ کیا اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا یہی سچے لوگ ہیں"۔ **(سورۃ الحجرات:15)**

ارشادات نبوی ﷺ:

i. "قسم ہے اللہ کی جس کی مٹھی میں محمد ﷺ کی جان ہے۔اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ایک صبح یا شام کا سفر دنیا بھر کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔

ii. "مجاہد کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی"۔

iii. "شہید کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اس کے تمام گناہ معاف کر کے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے۔"

You are using the UNREGISTERED version

iv. "جو شخص خدا کی راہ میں زخمی ہوا تو قیامت کے روز وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخموں سے خون بہہ رہا ہو گا۔ دیکھنے میں تو وہ خون ہو گا مگر اس کی خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہو گی۔"

حدیث نمبر 19

ذمہ داری کی جواب دہی:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ"

ترجمہ:

تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔

تشریح:

راعی کے معنی اور مفہوم:

اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے فرائض اور ذمہ داری کی اہمیت بیان کی ہے۔ حدیث میں "راعی" کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے چرواہا، بھیڑ بکریاں چرانے والا، اپنے ریوڑ کی دیکھ بھال اور نگہبانی کرنے والا، تاکہ کوئی جانور ادھر اُدھر بھٹکنے نہ پائے اور کوئی درندہ (چیرنے پھاڑنے والا جانور) انہیں نقصان نہ پہنچائے۔

1- خدا کے سامنے جواب دہی:

اس دنیا میں ہر شخص اپنی جگہ نگہبان اور ذمہ دار ہے اور جو لوگ اس کے ماتحت ہیں اس کی رعیت (رعایا) ہیں، جس کے بارے میں وہ جواب دہ ہے۔ قیامت کے روز ہر شخص اللہ کے سامنے جواب دہ ہو گا۔

2- مسلم معاشرہ کے افراد کی ذمہ داری:

مسلم معاشرہ میں ہر ایک کی ذمہ داری ایک دوسرے پر عائد ہوتی ہے مثلاً باپ اپنے خاندان اور اولاد کا ذمہ دار ہے۔ اللہ اس سے پوچھے گا کہ تم نے اپنے خاندان کو رحمٰن کی راہ پر چلایا یا شیطان کی راہ پر؟ اولاد کی تعلیم و تربیت کیسی کی؟ انہیں حلال کھلایا حرام؟ شوہر سے پوچھا جائے گا تو نے بیوی کا حق کیوں نکر ادا نہ کیا؟ اسے شرعی احکام کا پابند بنایا یا شتر بے مہار (آوارہ اونٹ) کی طرح چھوڑ دیا؟ اس سے پردے کی پابندی کہاں تک کروائی؟

حدیث میں آتا ہے:

"عورت نگہبان ہے اور خاوند کے گھر اور اولاد کے بارے میں جواب دہ ہے"۔

امام اپنے مقتدیوں کے بارے میں جواب دہ ہے۔ ہر محکمے کا افسر اپنے محکمے کا ذمہ دار ہے۔ گورنر اپنے صوبے کا اور صدر پورے پاکستان کا ذمہ دار ہے۔ وزیر اعظم سے پوچھا جائے گا کہ تم نے حکومت کس طریقے سے کی؟ حدیث میں آتا ہے کہ حکمران نگہبان ہے اور اپنی رعایا کے بارے میں جواب دہ ہے۔

You are using the UNREGISTERED version

انبیاء سے امت کے بارے میں۔

والدین سے اولاد کے بارے میں۔

اولاد سے والدین کے بارے میں۔

اساتذہ سے طلباء کے بارے میں۔

علماء سے عوام الناس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

"جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس کی کوئی رعایا نہیں تو اس کی رعایا اس کے اعضاء ہیں جن کے بارے میں اسے جواب دہ ہونا پڑے گا"۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

1-اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلاً **(سورۃ الاسراء:36)**

"بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں پوچھا جائے گا"

2-يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔ **(سورۃ التحریم:6)**

"اے اہل ایمان! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ"۔

3-وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى **(سورۃ فاطر:18)**

"کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا"

حدیث نبوی ﷺ:

ہر مجرم اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے۔ باپ کے بدلے بیٹے کو اور بیٹے کے بدلے باپ کو نہیں پکڑا جائے گا۔

3- حضرت عمر (رضی اللہ) کا قول:

حضرت عمر (رضی اللہ) فرمایا کرتے تھے کہ اگر دریائے فرات کے کنارے بکری کا ایک بچہ بھی بھوکا مر گیا تو عمر قیامت کے روز خدا کے سامنے جواب دہ ہو گا۔

حاصل کلام:

اگر ہر فرد اپنی ذمہ داری کو پورا کرے تو ہمارا معاشرہ امن اور سلامتی کا گہوارہ بن سکتا ہے اور ہر شخص اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر کے دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

حدیث نمبر 20

بہترین انسان:

"خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ"

You are using the UNREGISTERED version

ترجمہ:

لوگوں میں اچھاوہ ہے، جولوگوں کو نفع دیتا ہے۔

تشریح:

قرآن کریم کی تعلیمات ہمیں یہ ہی سکھاتی ہیں کہ اس دنیا میں عزت اور کامیابی انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو خلق خدا کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

اس حدیث میں اسی بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ صحیح معنوں میں انسان کہلانے کے قابل وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے، دوسروں کے کام آئے۔

1- سب انسانوں سے بہتر:

ایک اچھاانسان دوسروں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا ہے اور انہیں خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو مسلمان جس قدر خلقِ خدا کی مدد کرتا جائے گا اس قدر اس کا درجہ بلند ہوتا جائے گا اور جو سب سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچائے وہ سب انسانوں سے بہتر ہے۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانا اور ان کی خدمت کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ اپنی جان، مال اور ذہنی صلاحیتوں کو دوسروں کے فائدے کے لئے بروئے کار لانے والے کے لیے حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ "جو شخص لوگوں کی خدمت میں سبقت لے جاتا ہے قیامت کے دن کوئی شخص کسی عمل کی بدولت ثواب میں اس سے نہیں بڑھ سکے گا سوائے شہید کے"۔

ارشاد باری تعالیٰ:

"وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى" **(سورۃالمائدہ:2)**

i. "اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو"۔

ii. "اور وہ خود پر (دوسروں کو) ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ تنگی میں ہوں"۔ **(سورۃالحشر:9)**

iii. "جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کی جان بچالی"۔ **(سورۃالمائدہ:32)**

iv. بے شک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ **(سورۃالبقرہ:195)**

v. نیک لوگ وہ ہیں جو اللہ کی محبت میں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ **(سورۃالدھر:8)**

2- مرنے کے بعد ملنے والا اجر:

مرنے کے بعد انسان کے نیک اعمال کا ثواب ملنا بند ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی انسان کو ملتا رہتا ہے وہ تین چیزیں یہ ہیں:

نیک اولاد، مفید علم، صدقہ جاریہ

i. نیک اولاد: جو مرنے والے کے لئے دعا اور نیک عمل کرتی رہے۔

ii. مفید علم: جو مرنے والا دوسروں کو سکھا کر جاتا ہے۔

You are using the UNREGISTERED version

iii. صدقہ جاریہ: ایسے ادارے بنانا جہاں معذور اور بے سہارا لوگوں کی مدد اور نگہداشت ہو سکے مسجد، ہسپتال، سکول، کنویں اور پُل بنوانا تاکہ خلقِ خدا ان سے فیض یاب ہو سکے۔ یہ صدقہ جاریہ کے کام ہیں جب تک لوگ ان سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے مرنے والے کو ثواب ملتا رہے گا۔

3- تکمیلِ ایمان کی ضرورت:

تم میں سے کوئی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

تم بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور بیماروں کی تیمارداری کیا کرو۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "اللہ اُس پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتا ہے"۔

حدیث میں آتا ہے جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی مصیبت کو دور کرے گا اللہ قیامت کی مصیبتوں میں سے اس کی ایک مصیبت کو دور کر دے گا۔

حاصل کلام:

اس حدیث مبارکہ کے مطابق اگر ہم بہتر انسان بننا اور اللہ تعالی کو راضی کرنا چاہتے ہیں تو اللہ کے بندوں کی خدمت کریں۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

رکوع نمبر 1 (آیات ۱ تا ٦)

لفظی و بامحاورہ ترجمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا	تَتَّخِذُوْا	عَدُوِّيْ	وَعَدُوَّكُمْ	اَوْلِيَآءَ
اے مومنو!	نہ	تم بناؤ	میرے دشمنوں (کو)	اور اپنے دشمنوں (کو)	دوست

مومنو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ

تُلْقُوْنَ	اِلَيْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ
تم پیغام بھیجتے ہو/تم ڈالتے ہو	ان کو	دوستی کے

تم ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو

وَقَدْ	كَفَرُوْا	بِمَا	جَآءَكُمْ	مِّنَ الْحَقِّ ج
اور بے شک	انہوں نے کفر کیا	اس کے ساتھ جو	تمہارے پاس آیا	(دین) حق

اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے (اس کے) منکر ہیں

يُخْرِجُوْنَ	الرَّسُوْلَ	وَاِيَّاكُمْ	اَنْ	تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ	رَبِّكُمْ ط
نکالتے ہیں	رسول کو	اور تم کو (بھی)	کہ	تم ایمان لائے	اللہ پر	اپنے رب

پیغمبر کو اور تمہیں اس باعث سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے پروردگار خدا تعالیٰ پر ایمان لائے ہو

اِنْ	كُنْتُمْ	خَرَجْتُمْ	جِهَادًا	فِيْ سَبِيْلِيْ	وَابْتِغَآءَ	مَرْضَاتِيْ صلے
اگر	تم ہو	تم نکلے	جہاد (کے لیے)	میری راہ میں	اور چاہنے کو	میری رضا

اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے کے لیے اور میری خوشنودی تلاش کرنے کے لیے نکلے ہو۔

تُسِرُّوْنَ	اِلَيْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ صلے
تم پوشیدہ رکھتے ہو	ان کی طرف	ساتھ دوستی کے (پیغام)

تم ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو

وَاَنَا	اَعْلَمُ	بِمَا	اَخْفَيْتُمْ	وَمَا	اَعْلَنْتُمْ ع
اور میں	جانتا ہوں	اس کو جو	تم چھپاتے ہو	اور جو	تم ظاہر کرتے ہو

جو کچھ تم مخفی طور پر اور جو علی الاعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے۔

وَمَنْ	يَّفْعَلْهُ	مِنْكُمْ	فَقَدْ	ضَلَّ	سَوَآءَ	السَّبِيْلِ ①
اور جو	کرے وہ	تم میں سے	تو بے شک	گمراہ ہوا	سیدھی	راہ (سے)

اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔ (1)

اِنْ	يَّثْقَفُوْكُمْ	يَكُوْنُوْا	لَكُمْ
اگر	وہ پالیں تم کو	ہو جائیں	تمہارے لیے

اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہارے دشمن

اَعْدَآءً	وَّيَبْسُطُوْٓا	اِلَيْكُمْ	اَيْدِيَهُمْ	وَاَلْسِنَتَهُمْ
دشمن	اور وہ کھولیں	تمہاری طرف	اپنے ہاتھ	اور اپنی زبانیں

ہو جائیں اور ایذا کیلئے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں

بِالسُّوْٓءِ	وَوَدُّوْا	لَوْ	تَكْفُرُوْنَ ۲	لَنْ	تَنْفَعَكُمْ
برائی کے ساتھ	اور چاہتے ہیں	کاش (کسی طرح)	تم کافر ہو جاؤ	ہرگز نہیں	نفع دیں گے تم کو

(بھی) اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔ (2) قیامت کے دن تمہارے

اَرْحَامُكُمْ	وَلَآ	اَوْلَادُكُمْ ۚ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ ۚ
تمہارے رشتے	اور نہ	تمہاری اولاد	دن	قیامت کے

رشتے ناطے کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد

يَفْصِلُ	بَيْنَكُمْ ۭ	وَاللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ۳
وہ فیصلہ کرے گا	تمہارے درمیان	اور اللہ	اس کو جو	تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا ہے

(اس روز) وہی تم میں فیصلہ کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھتا ہے۔ (3)

قَدْ	كَانَتْ	لَكُمْ	اُسْوَةٌ	حَسَنَةٌ	فِيْٓ	اِبْرٰهِيْمَ
بے شک	ہے	تمہارے لیے	نمونہ	بہترین	میں	ابراہیم

تمہیں ابراہیم اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی

وَالَّذِيْنَ	مَعَهٗ ۚ	اِذْ	قَالُوْا	لِقَوْمِهِمْ	اِنَّا	بُرَءٰٓؤُا
اور جو لوگ	اس کے ساتھ	جب	انہوں نے کہا	اپنی قوم کو	بے شک ہم	لاتعلق (ہیں)

(ضرور) ہے، جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے

مِنْكُمْ	وَ مِمَّا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ز	كَفَرْنَا
تم سے	اوران سے جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوائے	ہم نے کفر کیا

اوران (بتوں) سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں۔ (اور) تمہارے

بِكُمْ	وَ بَدَا	بَيْنَنَا	وَ بَيْنَكُمُ	الْعَدَاوَةُ
تمہارے ساتھ	اور ظاہر ہوئی	ہمارے درمیان	اور تمہارے درمیان	دشمنی

(معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہو سکتے)، اور جب تک تم خدائے واحد پر ایمان

وَالْبَغْضَآءُ	اَبَدًا	حَتّٰى	تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ	وَحْدَهٗۤ
اور بغض	ہمیشہ کیلئے	یہاں تک کہ	تم ایمان لاؤ	اللہ پر	وہ ایک (ہے)

نہ لاؤ ہم میں اور تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی۔

اِلَّا قَوْلَ	اِبْرٰهِيْمَ	لِاَبِيْهِ	لَاَسْتَغْفِرَنَّ	لَكَ
مگر کہنا	ابراہیم (کا)	اپنے باپ کو	ضرور میں معافی مانگوں گا	تیرے لیے

ہاں ابراہیم نے اپنے باپ سے یہ (ضرور) کہا کہ میں آپ کے لیے مغفرت مانگوں گا

وَمَا	اَمْلِكُ	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ ط	رَبَّنَا
اور نہیں	میں اختیار رکھتا	تیرے لیے	اللہ سے	کچھ بھی	اے رب ہمارے

اور میں خدا کے سامنے آپ کے بارے میں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پروردگار!

عَلَيْكَ	تَوَكَّلْنَا	وَ اِلَيْكَ	اَنَبْنَا	وَ اِلَيْكَ
تجھ پر ہی	بھروسا کیا ہم نے	اور طرف تیری (ہی)	رجوع کیا ہم نے	اور تیری طرف ہی

تجھ ہی پر ہمارا بھروسا ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں (ہمیں)

الْمَصِيْرُ ۴	رَبَّنَا	لَا تَجْعَلْنَا	فِتْنَةً	لِّلَّذِيْنَ
لوٹ کر جانا ہے	اے ہمارے رب	نہ تو بنا ہم کو	آزمائش	ان لوگوں کیلئے جو

لوٹ کر جانا ہے۔ (4) اے ہمارے پروردگار! ہم کو کافروں کے ہاتھ سے عذاب

كَفَرُوْا	وَاغْفِرْ لَنَا	رَبَّنَا ج	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَزِيْزُ
کافر ہیں	اور ہمیں بخش دے	اے ہمارے رب	بے شک تو	تو ہی	غالب

نہ دلانا اور اے پروردگار ہمارے! ہمیں معاف فرما، بے شک تو غالب

You are using UNREGISTERED

الْحَكِيْمُ ⑤	لَقَدْ	كَانَ	لَكُمْ	فِيْهِمْ	أُسْوَةٌ	حَسَنَةٌ
حکمت والا ہے	بے شک	ہے	تمہارے لیے	ان میں	نمونہ	بہترین

حکمت والا ہے ⑤ تم کو یعنی جو کوئی خدا (کے سامنے جانے) اور روز آخرت

لِّمَنْ	كَانَ	يَرْجُوا اللّٰهَ	وَالْيَوْمَ	الْاٰخِرَ	وَمَنْ
اس کیلئے جو	ہو	امید رکھتا اللہ کی	اور دن	آخرت (کی)	اور جو

(کے آنے) کی امید رکھتا ہو اسے ان لوگوں کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔ اور جو

يَّتَوَلَّ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْغَنِيُّ	الْحَمِيْدُ ⑥ ع
روگردانی کرے	تو بے شک	اللہ	وہی	بے نیاز	قابل تعریف (ہے)

روگردانی کرے تو خدا بھی بے پروا اور سزاوار حمد (وثناء) ہے۔ ⑥

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

رکوع نمبر 1 (آیات ۱ تا ۶)

سوالات اور جوابات

اَلسَّؤَالُ الاَوَّلُ:

قرآن حکیم کی ان آیات کی روشنی میں اہلِ ایمان کا اسلام دشمن کافروں کے ساتھ کیا رویّہ ہونا چاہیے؟

جواب:

اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اسلام دشمن کافروں کو دوست اور رازداں نہ بنائیں اور نہ ان کی طرف دوستی کے پیغام بھیجیں۔

اَلسَّؤَالُ الثَّانِي:

اس سبق میں دشمنانِ حق کی کن باتوں کے سبب انہیں دوست اور رازدان بنانے سے منع کیا گیا ہے؟

جواب:

مندرجہ ذیل دو باتوں کے سبب دشمنانِ حق کو دوست اور رازداں بنانے سے منع کیا گیا ہے:

You are using the UNREGISTERED version

1-تم ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہو حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے، اس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں۔

2-ان کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اور تم کو صرف اس قصور پر جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے ہو۔

اَلسَّؤَالُ الثَّالِثُ:

جب اہل کفر مسلمانوں پر غلبہ پالیتے ہیں تو ان کا اہل ایمان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

جواب:

جب اہلِ کفر مسلمانوں پر غالب آجاتے ہیں تو ان کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور ہاتھ اور زبان سے ان کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور کسی رشتے ناطے کا لحاظ نہیں رکھتے اور پھر سے انہیں کافر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اَلسَّؤَالُ الرَّابِعُ:

اِن آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کس اُسوہ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب:

حضرت ابراہیم کا اُسوہ حسنہ یہ تھا کہ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے اپنی قوم سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ "ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے، جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو قطعی بیزار ہیں ہم نہ تمہیں حق پر مانتے ہیں اور نہ تمہارے دین کو اور ہمارے تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے کھلی عداوت اور دشمنی رہے گی، جب تک کہ تم اللہ واحد پر ایمان نہ لے آؤ"۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

رکوع نمبر 1 (آیات ۱ تا ٦)

کثیر الانتخابی سوالات

1-سورۃ الممتحنہ کے رکوعات کی تعداد ہے:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

2-سورۃ الممتحنہ کی آیات کی تعداد ہے:

(الف) بارہ (ب) تیرہ (ج) چودہ (د) پندرہ

3-سورۃ الممتحنہ کون سے پارے میں ہے؟

You are using the UNREGISTERED version

(الف)ستائیسویں (ب)اٹھائیسویں (ج)انتیسویں (د)تیسویں

4-مومنو! ان لوگوں سے جن پر اللہ غصے ہوا ہے نہ کرو۔

(الف)دوستی (ب)بھائی چارہ (ج)محبت (د)نفرت

5-تم کافروں کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے جو تمہارے پاس آیا ہے۔

(الف)منکر ہیں (ب)حمایتی ہیں (ج)مخالف ہیں (د)دشمن ہیں

6-تم کافروں کی طرف دوستی کے پیغام بھیجتے ہو۔

(الف)غصے سے (ب)خوشی خوشی (ج)یہودیوں کے ذریعے (د)پوشیدہ پوشیدہ

7-مومنو! کافر چاہتے ہیں کہ تم بھی ہو جاؤ۔

(الف)مشرک (ب)منافق (ج)کافر (د)گناہ گار

8-قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناطے کام آئیں گے اور نہ۔

(الف)ماں باپ (ب)اساتذہ (ج)بیوی (د)اولاد

9-اے ہمارے پروردگار! کافروں کے ہاتھوں ہمیں نہ دلانا۔

(الف)شکست (ب)عذاب (ج)غصہ (د)حساب

10-"بُرَءٰؤُا" کے معنی ہیں:

(الف)بے نیاز (ب)بے زار (ج)بے فائدہ (د)بے مقصد

11-تُسِرُّونَ "کے معنی ہیں:

(الف)تم خوش ہوتے ہو (ب)تم ناراض ہوتے ہو (ج)تم چھپاتے ہو (د) تم ظاہر کرتے ہو

12-"تُلقُونَ "کے معنی ہیں:

(الف)تم ڈالتے ہو (ب)تم بھیجتے ہو (ج)تم پیروی کرتے ہو (د)تم آزمائش کرتے ہو

13-اگر کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہیں ایذادیں۔

(الف) تلوار سے (ب)زبان اور ہاتھ سے (ج)تیر سے (د)شکست سے

14-اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو نہ بناؤ:

(الف)محافظ (ب)رہنما (ج)پڑوسی (د)دوست

15-تمہیں نیک چال چلنی ہے ابراہیمؑ کی اور ان کے۔

(الف)رفقاء کی (ب)بھائیوں کی (ج)والدین کی (د)رشتہ داروں کی

16-ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور تمہارے خداؤں سے ہیں۔

(الف)علیحدہ (ب)واقف (ج)بدظن (د)بے تعلق

17-ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا میں خدا سے آپ کے لئے مانگوں گا۔

(الف)دعائے خیر (ب)مال (ج)اولاد (د)مغفرت

18-اگر کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہیں ایذادیں گے۔

(الف)زبان اور ہاتھ سے (ب) تلوار سے (ج)بھوک سے (د)قید سے

19-سورۃ الممتحنہ میں کس کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے؟

(الف)حضرت محمد ﷺ (ب)حضرت ابراہیمؑ (ج)حضرت موسیٰؑ (د)حضرت عیسیٰؑ

20-سورۃ الممتحنہ میں مسلمانوں کے لیے کس نبی کو بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے؟

(الف)حضرت ابراہیمؑ کو (ب)حضرت عیسیٰؑ کو (ج)حضرت موسیٰؑ کو (د)حضرت نوحؑ کو

21-"وَاغْفِرْ لَنَا" کے معنی ہیں:

(الف)اور ہم پر رحم فرما (ب)اور ہمیں بخش دے (ج)اور ہمیں عطا کر (د)بوقتِ ضرورت

جوابات:

1-الف	2-ب	3-ب	4-الف	5-الف
6-د	7-ج	8-د	9-ب	10-ب
11-ج	12-الف	13-ب	14-د	15-الف
16-د	17-د	18-الف	19-ب	20-الف
21-ب				

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 8 (آیات ۵۹ تا ۶۸)

لفظی و بامحاورہ ترجمہ

یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	وَبَنٰتِكَ	وَ نِسَآءِ	الْمُؤْمِنِیْنَ
اے	نبی	کہہ دو	اپنی بیویوں کو	اور اپنی بیٹیوں (کو)	اور عورتوں (کو)	مومنوں (کی)

اے پیغمبر ﷺ! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (جب باہر نکلا کریں تو)

یُدْنِیْنَ	عَلَیْهِنَّ	مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ
ڈال لیا کریں	اپنے اوپر	اپنی بڑی چادریں

اپنے (منہ کے) اوپر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔

ذٰلِكَ	اَدْنٰۤی	اَنْ	یُّعْرَفْنَ	فَلَا	یُؤْذَیْنَ ؕ
یہ	زیادہ قریب (ہے)	کہ	ان کی شناخت ہو جائے	پس نہ	انہیں ایذا دی جائے

یہ امر اُن کے لیے موجب شناخت (و امتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا۔

وَ كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا ﴿۵۹﴾
اور ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (59)

لَئِنْ	لَّمْ	یَنْتَهِ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَ الَّذِیْنَ	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ
اگر	نہ	باز آئیں	منافق	اور وہ لوگ (کہ)	جن کے دلوں میں	مرض (ہے)

اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے جو (مدینے کے شہر میں) بری بری خبریں

وَّ الْمُرْجِفُوْنَ	فِی الْمَدِیْنَةِ	لَنُغْرِیَنَّكَ	بِهِمْ
اور بری بری خبریں اڑانے والے	مدینہ میں	تو ہم ضرور پیچھے لگا دیں گے تجھ کو	ان کے

اڑایا کرتے ہیں (اپنے کردار سے) باز نہ آئیں گے، تو ہم تم کو ان کے پیچھے لگا دیں گے

ثُمَّ	لَا يُجَاوِرُوْنَكَ	فِيْهَا	اِلَّا	قَلِيْلًا ٦٠
پھر	نہ تمہارے پڑوس میں رہ سکیں گے	اس میں	مگر	کم

پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن۔ (60)

مَّلْعُوْنِيْنَ ج	اَيْنَمَا	ثُقِفُوْا	اُخِذُوْا	وَ قُتِّلُوْا	تَقْتِيْلًا ٦١
پھٹکارے ہوئے	جہاں کہیں	پائے جائیں	پکڑے جائیں	اور مارے جائیں	خوب قتل (کرکے)

(وہ بھی) پھٹکارے ہوئے جہاں بھی پائے گئے پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالے گئے۔ (61)

سُنَّةَ	اللّٰهِ	فِي	الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلُ ج
سنت/دستور	اللہ (کا)	(بارے) میں	ان لوگوں کے جو	گزر چکے	پہلے سے

جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی خدا کی یہی عادت رہی ہے۔

وَلَنْ	تَجِدَ	لِسُنَّةِ	اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا ٦٢
اور ہرگز نہیں	تو پائے گا	عادت/دستور میں	اللہ (کے)	تبدیلی

اور تم خدا کی عادت میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے۔ (62)

يَسْئَلُكَ	النَّاسُ	عَنِ	السَّاعَةِ ط	قُلْ	اِنَّمَا	عِلْمُهَا	عِنْدَ اللّٰهِ ط
سوال کرتے ہیں تجھ سے	لوگ	بارے میں	قیامت (کی)	کہہ دو	صرف	اس کا علم	اللہ کے پاس (ہے)

لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کب آئے گی)۔ کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے۔

وَمَا	يُدْرِيْكَ	لَعَلَّ	السَّاعَةَ	تَكُوْنُ	قَرِيْبًا ٦٣
اور کیا	تجھے خبر	شاید کہ	قیامت	ہو	قریب

اور تمہیں کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہی آ گئی ہو۔ (63)

اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَنَ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ اَعَدَّ	لَهُمْ	سَعِيْرًا ٦٤
بے شک	اللہ (نے)	لعنت کی	کافروں (پر)	اور تیار کی	ان کے لیے	جہنم

بے شک خدا نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔ (64)

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اَبَدًا ۚ	لَا يَجِدُوْنَ	وَلِيًّا	وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾
رہیں گے	اس میں	ہمیشہ	وہ نہیں پائیں گے	(کوئی) دوست	اور نہ مددگار

اس میں ابدالآباد رہیں گے۔ نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ (65)

يَوْمَ	تُقَلَّبُ	وُجُوْهُهُمْ	فِي النَّارِ
(اس) دن	الٹائے جائیں گے	ان کے منہ	آگ میں

جس دن ان کے منہ آگ میں الٹائے جائیں گے

يَقُوْلُوْنَ	يٰلَيْتَنَآ	اَطَعْنَا	اللّٰهَ	وَ اَطَعْنَا	الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾
وہ کہیں گے	اے کاش ہم	اطاعت کرتے	اللہ کی	اور اطاعت کرتے	رسول کی

کہیں گے، اے کاش! ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (اللہ) کا حکم مانتے۔ (66)

وَ قَالُوْا	رَبَّنَآ	اِنَّا اَطَعْنَا	سَادَتَنَا	وَ كُبَرَآءَ نَا	فَاَضَلُّوْنَا	السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾
اور کہیں (گے)	اے رب ہمارے	بے شک ہم نے اطاعت کی	اپنے سرداروں (کی)	اور اپنے بڑوں (کی)	پس گمراہ کیا انہوں نے ہمیں	راستے (سے)

اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انہوں نے ہم کو (سیدھے) رستے سے گمراہ کر دیا۔ (67)

رَبَّنَا	اٰتِهِمْ	ضِعْفَيْنِ	مِنَ الْعَذَابِ	وَ الْعَنْهُمْ	لَعْنًا	كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ ۧ
اے ہمارے رب	تو دے ان کو	دوگنا	عذاب	اور لعنت کر ان پر	لعنت	بڑی

اے ہمارے پروردگار! ان کو دوگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔ (68)

You are using the UNREGISTERED version

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 8 (آیات ۵۹ تا ۶۸)

سوالات اور جوابات

اَلسَّؤالُ الاَوَّلُ:

اِس سبق کی آیات میں مسلمان عورتوں کو پردے کے سلسلہ میں کیا ہدایات دی گئی ہیں اور اس کی کیا حکمت بیان کی گئی ہے؟

جواب:

اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ جب وہ باہر نکلا کریں تو اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا کریں یعنی چادر لٹکا کر گھونگھٹ نکال لیا کریں۔ یہ عمل اُن کے لیے پہچان کا ذریعہ ہوگا تو کوئی شخص انہیں تنگ نہیں کرے گا یعنی یہ عورتیں پہچان لی جائیں گی کہ وہ اسلامی گھرانوں کی باحیاء اور پردہ دار عورتیں ہیں۔

اَلسَّؤالُ الثَّانِي:

اِن آیات میں منافقین مدینہ کو کیا تنبیہ کی گئی ہے اور انہیں کیا وعید سُنائی گئی ہے؟

جواب:

"اگر منافق یعنی وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض اور خرابی ہے اور وہ جو مدینہ میں بری بری خبریں اڑاتے اور پھیلاتے ہیں اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم تم کو ان کے پیچھے کارروائی کرنے کے لیے لگا دیں گے پھر وہ تمہاری ہمسائیگی میں زیادہ دن نہیں رہ سکیں گے جہاں کہیں پائے جائیں گے پکڑ لئے جائیں گے اور جان سے مار دیے جائیں گے"۔

اَلسَّؤالُ الثَّالِثُ:

قرآنِ حکیم کی اِن آیات میں قیامت کے متعلق کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب:

اے نبی ﷺ! لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ فرمادیں کہ اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے تمہیں کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی آگئی ہو۔

You are using the UNREGISTERED version

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

رکوع نمبر 8 (آیات ۵۹ تا ۶۸)

کثیر الانتخابی سوالات

1-کافر ہمیشہ جہنم میں رہیں گے نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ۔

(الف)کارساز (ب)ساتھی (ج)حمایتی (د)مددگار

2-اے مومنوں کی عورتو! جب گھر سے باہر نکلو تو اپنے منہ پر ڈال لیں۔

(الف)چادر (ب)کمبل (ج)دوپٹہ (د)کپڑا

3-کافر قیامت کے دن کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے (سرداروں)اور ہمارے بڑوں کو دگنا عذاب دے اور اُن پر کر۔

(الف)بڑی رحمت (ب)بڑی لعنت (ج)بڑا غصہ (د)بڑی مہربانی

4-اور تم تغیر و تبدّل سے نہ پاؤ گے، اللہ کی۔

(الف)رحمت میں (ب)برکت میں (ج)عادت میں (د)محبت میں

5-لوگ آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو صرف ہے۔

(الف)اولیاء کو (ب)فرشتوں کو (ج)رسولوں کو (د)اللہ کو

6-اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے تیار کر رکھی ہے۔

(الف)جزا (ب)سزا (ج)جیل (د)آگ

7-اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا انہوں نے ہمیں کر دیا۔

(الف)راستے سے گمراہ (ب)برباد (ج)تباہ (د)مرتد

8-" جَلَابِیب"کے معنی ہیں:

(الف)دوپٹے (ب)چادریں (ج)شالیں (د)قمیضیں

9-"المُرجِفُونَ "کے معنی ہیں:

(الف)ایذا دینے والے (ب)سوال کرنے والے (ج)جہاد کرنے والے (د)افواہیں پھیلانے والے

10-"یُدنِینَ"کے معنی ہیں:

(الف)نیچے کر لیا کریں (ب)اوپر کر لیا کریں (ج)دائیں کر لیا کریں (د)بائیں کر لیا کریں

11-مومن عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ باہر نکلا کریں تو۔

(الف)واپس جلدی لوٹا کریں (ب)خوشبو لگایا کریں (ج)بناؤ سنگھار کیا کریں (د)پردہ کیا کریں

12-مدینہ منورہ میں اہل ایمان کے خلاف افواہیں پھیلایا کرتے تھے:

(الف)مہاجرین (ب)یہود (ج)منافقین (د)انصار

13-روز قیامت کافر لوگ کہیں گے کہ اے کاش! ہم نے پیروی کی ہوتی:

(الف)اللہ اور رسول کی (ب)آباءواجداد کی (ج)سرداروں کی (د)راہبوں کی

جوابات:

1-د	2-الف	3-ب	4-ج	5-د
6-د	7-الف	8-ب	9-د	10-الف
11-د	12-ج	13-الف		

موضوعاتی مطالعہ

باب ششم

صبر و شکر اور ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی

سوال 1: اسلامی تعلیمات میں صبر کی ترغیب کیوں دی گئی ہے؟

یا قرآن وحدیث کی روشنی میں صبر کی اہمیت بیان کیجئے۔

جواب:

صبر کے لغوی معنی:

صبر کے لغوی معنی ہیں روکنا، برداشت کرنا۔

1- صبر کا مفہوم:

صبر کا مفہوم یہ ہے کہ ناخوشگوار حالات میں اپنے نفس پر قابو رکھا جائے اور گھبرانے کی بجائے ثابت قدمی اختیار کی جائے یعنی پریشانی، تکلیف اور صدمے کی حالت میں پامردی، ثابت قدمی اور ہمت قائم رکھتے ہوئے اپنے رب پر بھروسا کیا جائے۔

صبر میں دل کو گریہ زاری سے اور زبان کو شکوہ اور شکایت سے روک لیا جاتا ہے۔ عقل یا شریعت جس چیز سے نفس کو روکیں اس سے رک جانا بھی صبر ہے۔ البتہ بے بسی و بے کسی اور مجبوری کا نام صبر نہیں۔

2- کامل ایمان کی دلیل:

صبر مسلمان کا ایک ایسا وصف ہے جو ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہے۔ اس کے ذریعے انسان رنج وراحت اور خوشحالی و تنگدستی میں ایسا طرز عمل اختیار کرتا ہے جو ایمان کے مطابق ہوتا ہے اور اللہ کو پسند ہوتا ہے۔ دنیا کی زندگی میں انسان کو جو حالات پیش آتے ہیں وہ بعض اوقات اس کے لئے خوش گوار اور بعض اوقات ناخوشگوار ہوتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں ایک مومن کو جو مثبت رویّہ اختیار کرنا چاہیے وہ صبر کا رویّہ ہے یہی وجہ ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں صبر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

3- اجتماعی زندگی میں صبر کی اہمیت:

قوموں پر جب کوئی مصیبت یا برا وقت آجائے تو اس کا مقابلہ صرف ہمت اور صبر سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اگر ان حالات میں افراتفری، بدنظمی، مایوسی اور بدعملی کا مظاہرہ کیا جائے تو قومیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ اللہ کی تائید و نصرت ہمیشہ انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

4- مومن کی صفت:

سچے مومن وہ ہیں جو مصیبت، تکلیف اور جہاد کے موقع پر صبر کرنے والے ہیں۔

5- صبر کا حکم:

جب آپ پر مصیبت آئے اس پر اپنے رب کے حکم سے صبر کیجئے۔

6- صبر کرنے والوں کے لیے خوشخبری:

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ (سورۃ البقرہ:155)

"اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے"۔

7- حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا حکم:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (سورۃ الاحقاف:35)

"آپؐ صبر کریں جیسا کہ صاحب عزم رسولوںؑ نے صبر کیا"۔

8- اللہ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (سورۃ البقرہ:153)

"اے ایمان والو! صبر اور نماز (کے ذریعے سے اللہ) سے مدد حاصل کرو بلاشبہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

9- دنیا و آخرت کے خوف سے نجات:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (سورۃ الاحقاف:13)

"بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر جمے رہے نہ انہیں خوف ہو گا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے"۔

10- عزم وہمت کا کام:

"اور جو مصیبت تمہیں پیش آئے اسے برداشت کرو بے شک یہ بڑے عزم کی بات ہے"۔

11- حضرت ایوبؑ کا وصف:

اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ترجمہ: "بے شک ہم نے اسے (ایوب علیہ السلام کو) صابر پایا"۔ قرآن پاک میں حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کی بنا پر "نعم العبد" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

12- سورۃ العصر کا پیغام:

اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں زمانے (زمانہ نبوت یا نماز عصر) کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ انسان خسارے اور گھاٹے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جن میں یہ چار خوبیاں ہوں:

i. توحید اور رسالت محمدی پر ایمان

ii. نیک اعمال (قرآن وسنت کے مطابق)

iii. حق کی نصیحت (اشاعت و تبلیغ اسلام)

iv. صبر پر عمل اور اس کی تلقین

13- ارشادات نبویؐ:

i. صبر روشنی ہے (بے صبری اندھیرا ہے)۔

ii. صبر میری چادر ہے یعنی میرا اوڑھنا بچھونا ہے۔

iii. فتح و نصرت صبر سے ہے۔

iv. آپؐ سے پوچھا گیا "صبر جمیل" کسے کہتے ہیں؟ فرمایا "وہ جس میں حرفِ شکایت نہ ہو"۔

v. جس نے غم کا اظہار کیا اس نے صبر نہ کیا۔

vi. صبر ایمان کی چمک دمک ہے۔ (صحیح مسلم)

vii. صبر نصف ایمان ہے۔

14- اسوہ حسنہ سے مثالیں:

ابو جہل کی گستاخی پر صبر:

عقبہ بن ابی معیط نے ابو جہل کے اُکسانے پر اونٹ کی اوجھڑی سجدہ کی حالت میں آپؐ کی پشت مبارک پر ڈال دی اور مشرکین زور زور سے قہقہے لگانے لگے۔ کسی نے آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ (رضی اللہ) کو اطلاع دی، وہ فوراً دوڑتی ہوئی آئیں اور غلاظت آپ ﷺ کی پشت سے دور کی اور ان کافروں کو بددعا دی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: "بیٹی صبر سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے، یہ نہیں جانتے کہ ان کی بہتری کس چیز میں ہے"۔

ابولہب کی گستاخی اور آپؐ کا صبر:

ابولہب حضور ﷺ کا چچا تھا۔ لیکن جب سے آپؐ نے دین کی تبلیغ شروع کی وہ اور اس کی بیوی ام جمیل دونوں آپؐ کے دشمن ہو گئے۔ ابولہب نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ "لوگو! (معاذ اللہ!) یہ دیوانہ ہے۔ اس کی باتوں پر کان نہ دھرو"۔ اس کی بیوی حضورؐ کے راستے میں کانٹے بچھاتی تھی۔ کئی مرتبہ آپؐ کے تلوے لہولہان ہوئے، مگر آپؐ نے نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اس تکلیف کو برداشت کیا۔ کبھی بددعا کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے مگر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی اس گستاخی پر ان کی مذمت میں سورہ لہب نازل فرمائی۔

شعب ابی طالب کا محاصرہ:

دشمنانِ حق نے جب یہ دیکھا کہ ان کی تمام تدبیروں کے باوجود حق کا نور چاروں طرف پھیلتا جا رہا ہے تو انہوں نے نبوت کے ساتویں برس محرم الحرام میں خاندان بنو ہاشم سے قطع تعلق کر لیا۔ جس کی رو سے تمام قبائل عرب کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ وہ بنو ہاشم سے ہر طرح کا لین دین اور میل جول بند کر دیں۔ اور ابولہب کے سوا پورا خاندانِ بنو ہاشم تین سال تک حضرت محمدؐ کے ساتھ شعبِ ابی طالب میں محصور رہا۔ اس دوران

انہوں نے اتنی تکلیفیں اٹھائیں، جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں مگر اس موقع پر "رحمت اللعالمینؐ" نے نہایت صبر و تحمل اور بڑی پامردی واستقامت سے ان حالات کا مقابلہ کیا۔

سوال2: قرآن وسنت میں شکر کی کیا اہمیت ہے۔

جواب:

شکر کا لفظی معنی:

عربی زبان میں شکر کے معنی ہیں، کسی کی عنایات پر اس کی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا۔

i. جذبہ شکر گزاری۔

ii. اظہار احسان مندی۔

iii. جانور کو تھوڑا سا چارہ ملنے پر پوری تروتازگی ہو اور دودھ بھی زیادہ دے "یعنی کوئی تھوڑا سا بھی کام کردے تو دوسرا اس کی پوری قدر کرے اور بارِ احسان سے اس کا سر جھک جائے۔

اصطلاحی معنی:

کسی کے احسان پر اس کی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا، اس کا احسان ماننا اور اس کا اظہار کرنا۔

1- شکر کا اسلامی مفہوم:

اللہ تعالی کے احسانات اور نعمتوں کی قدر جان کر اس کے احکام کی اطاعت اور دلی فرمانبرداری کا نام اسلام میں "شکر" ہے۔

2- شکر کے طریقے:

شکر کرنے کے تین طریقے ہیں:

3- قولی شکر:

زبان سے کلماتِ تشکر (شکریہ کے الفاظ) ادا کرنا۔

4- قلبی شکر:

دل میں اللہ کی عظمت اور اپنی اطاعت و بندگی کا احساس۔

5- فعلی شکر:

اپنے عمل سے اللہ کے احکام کی بجاآوری اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کردینا۔

وضاحت:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے احسانات کی شکر گزاری یہ ہے کہ دین کی راہ اختیار کی جائے اور احکامِ الٰہی کی پوری پوری پابندی کی جائے۔ خالقِ کائنات کے ہم پر اتنے احسانات ہیں کہ ہم ان کا شمار بھی نہیں کر سکتے۔

6- نعمتِ خداوندی پر شکر:

"اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہ سکو گے"۔ (سورۃ ابراہیم:34)

محسن حقیقی اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات کا دل، زبان اور عمل سے اعتراف ہم پر فرض ہے۔ ہمارے ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء سے ایسے افعال صادر ہوں جن سے محسن کی عظمت اور بزرگی کا اظہار ہوتا ہے۔

عبودیت اور شکر گزاری لازم و ملزوم ہیں۔ جو اللہ کا صحیح معنوں میں بندہ ہے وہ اللہ کا کبھی ناشکرا نہیں ہو سکتا اور اللہ کی ذات کے لئے اگر کوئی عام انسان بھی لوگوں کے ساتھ نیکی کرے تو اس کا شکر ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

7- انسان کا اظہارِ تشکر:

"جو کوئی لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا"۔

8- اضافی رزق کا ذریعہ:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ "۔ (سورۃ ابراہیم:7)

"اگر تم شکر ادا کرو گے تو تمہیں اور زیادہ دیا جائے گا"۔

9- ناشکری سے گریز کرنے کا حکم:

وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (سورۃ البقرہ:152)

"اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو"۔

10- شکر گزار بندہ:

"ہم نے انسان کو سیدھا راستہ بتا دیا اب چاہے وہ شکر گزار بندہ بن جائے چاہے ناشکرا"۔

11- شکرانِ نعمت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

☆ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ (سورۃ النحل:114)

"پس اللہ تعالیٰ نے جو حلال اور پاک رزق تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو"۔

☆ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ (سورۃ زمر:66)

"بلکہ اللہ کی بندگی کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا"۔

☆ اور ہم نے ان مویشیوں کو ان کے بس میں کر دیا سو ان میں سے بعض تو ان کی سواریاں ہیں بعض کو وہ کھاتے ہیں اور ان میں ان لوگوں کے لئے اور بھی فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں بھی ہیں (یعنی دودھ) سو کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے۔

12- شکر تمام انبیاء کا شیوہ:

i. حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں قرآن میں ہے: بے شک وہ شکر گزار بندے تھے

ii. حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا: "ابراہیم اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنے والے تھے، اللہ نے ان کو چن لیا اور ان کو سیدھا راستہ دکھایا"۔

13- احادیث کی روشنی میں شکر کی اہمیت:

☆-حضرت عمر (رضی اللہ) کو وصیت:

حضرت عمر (رضی اللہ) نے رسولؐ اللہ سے پوچھا: یا رسولؐ اللہ! ہم کون سا مال جمع کریں؟ فرمایا: ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل۔

☆-حضرت معاذ (رضی اللہ) کو نصیحت:

حضرت معاذ (رضی اللہ) کو آپؐ نے اس دعا کی نصیحت فرمائی:

"اللھم اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک"

"اے اللہ! اپنے ذکر، نعمت کے شکر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد فرما"۔

☆-حضرت عائشہ (رضی اللہ) کی روایت:

حضرت عائشہ (رضی اللہ) بیان کرتی ہیں: "رات کو کثرت قیام سے آپؐ کے پاؤں مبارک سوج جاتے۔ میں نے ایک مرتبہ عرض کیا، یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے تو اللہ تعالی نے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں پھر آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: "افلا اکون عبدا شکورا"

"کیا میں اللہ تعالی کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"

حاصل کلام:

اللہ تعالی کی مدد اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہمیں ہر حالت میں اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

موضوعاتی مطالعہ

باب پنجم

طہارت اور جسمانی صفائی

سوال: 1 قرآن وحدیث کی روشنی میں طہارت پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔ یا
طہارت کا مفہوم نیز پاکیزگی حاصل کرنے کے طریقے لکھیے۔

جواب:

طہارت کا معنی: طہارت کے لغوی معنی پاک ہونے، پاکیزگی حاصل کرنے اور ناپاکی سے دور رہنے کے ہیں۔

طہارت کا مفہوم: شریعت کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق نجاست اور گندگی کو دور کر کے صفائی اور پاکیزگی حاصل کرنے کو طہارت کہتے ہیں۔

1- دین فطرت کا اصول:

اسلام دین فطرت اور مکمل ضابطہ حیات ہے اور انسان کی تمام ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ انسان طبعاً صفائی پسند ہے اس لئے اسلام نے تمام انسانوں کو بالخصوص مسلمانوں کو ظاہری اور باطنی صفائی کے تمام اصول بتا دیئے۔ قرآن وحدیث کے ذریعے تمام چھوٹے اور بڑے مسائل سے آگاہ کر دیا اور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی بنا کر عملی طور پر ان تمام باتوں کو سمجھا دیا تا کہ کوئی مشکل نہ رہے۔

2- طہارت کی تاکید:

دنیا کے ہر مذہب نے طہارت و پاکیزگی کو پسند کیا ہے اور اس کی تاکید بھی کی ہے مگر جتنا زور اسلام نے دیا ہے کسی اور مذہب نے نہیں دیا۔

3- طہارت کی اہمیت قرآنی آیات کی روشنی میں:

قرآن مجید میں بے شمار جگہ پر طہارت و تزکیہ نفس کی تلقین کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

i- يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ (سورۃ المدثر: 5-1)

"اے کپڑے میں لپٹنے والے! (میرے پیارے نبی ﷺ) اٹھیے اور لوگوں کو ڈرایے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کریں اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے اور ناپاکی سے دور رہیے"۔

ii- اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (سورۃ البقرہ:222)

"بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں وہ پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔

iii- وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (سورۃ المائدہ:6)

"اور اگر تم ناپاک ہو جاؤ تو (نہا دھو کر) پاکی حاصل کرو"۔

iv- فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (سورۃ التوبہ:108)

"ان میں سے ایسے بھی لوگ ہیں جو پاک صاف رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔

v- مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (سورۃ المائدہ:6)

"خدا نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی رکھے بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر ادا کرو"۔

vi- اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (سورۃ الواقعہ:77-79)

"بے شک یہ قرآن بہت بڑی عزت والا ہے جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔ جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں"۔

4- طہارت کی اہمیت احادیث کی روشنی میں:

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

i- اَلطَّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ "صفائی ایمان کا حصہ ہے"۔

ii- نماز جنت کی کنجی ہے اور طہارت نماز کی کنجی ہے۔

iii- چار چیزیں انبیاء کی سنت ہیں: (1) حیا (2) نکاح (3) خوشبو لگانا (4) مسواک کرنا

iv- ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ ﷺ کو مشابہ لگ گیا۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو اچھی طرح پاکیزگی حاصل نہیں کرتے اور امام ان کی وجہ سے بھول جاتا ہے۔

5- طہارت کے ذرائع:

شریعت میں طہارت کے دو ذرائع ہیں:

(1) وضو (2) غسل

ان کے علاوہ کسی بیماری یا پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں تیمّم بھی طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

6- طہارت کی اقسام:

طہارت کی پانچ اقسام ہیں:

i- طہارتِ فکر:

طہارتِ فکر سے مراد ہے گندے خیالات سے پاک ہونا، غلط اور بری سوچ سے پاک ہونا، دوسروں کو دھوکا دینے اور ان کے بارے میں برا سوچنے کے خیالات کو ختم کرنا۔

ii- طہارتِ اخلاق:

اور اس بری عادت کو چھوڑ دینا جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں، طہارتِ اخلاق کہلاتا ہے۔ مثلاً نفاق، جھوٹ، غیبت اور حسد وغیرہ۔

نبی اکرمؐ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ طَھِّر قَلبِی مِنَ النِّفَاقِ "اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے"۔

iii- طہارتِ جسم:

طہارتِ جسم سے مراد ہے جسم کو ناپاکی اور گندگی سے پاک رکھنا۔ آج کے دور میں صفائی کا خیال تو رکھا جاتا ہے، لوگ عام غسل کرنے کو ہی طہارت سمجھتے ہیں حالانکہ شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں اور شرائط کے مطابق صفائی نہ کی جائے تو طہارت نہیں ہوگی اور طہارت کے قائم نہ ہونے سے کوئی عبادت قبول نہ ہوگی۔ اللہ کی عبادت کے وقت جسم۔ جگہ اور لباس کا پاک ہونا ضروری ہے۔ جسم کی صفائی سے روح کو مسرت حاصل ہوتی ہے، انسان اور حیوان میں فرق قائم ہوتا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ:

آپؐ نے ایک صحابی سے فرمایا ہمیشہ باوضو رہو، دونوں محافظ فرشتے تجھے دوست رکھیں گے۔

iv- طہارتِ لباس:

قرآن پاک میں ہے: وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ "اپنے کپڑے پاک رکھیے"۔ آپؐ کا لباس اگرچہ سادہ اور پیوند دار ہوتا تھا مگر صاف ستھرا اور پاک ہوتا تھا۔ آپؐ اپنے صحابہ (رضی اللہ) کو بھی پاک اور صاف لباس پہننے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

v- طہارتِ مکان:

طہارتِ مکان سے مراد یہ ہے کہ جس جگہ ہم نماز پڑھیں وہ پاک ہو، جہاں ہم رہتے ہیں یعنی گھر کی صفائی ضروری ہے دفتر، کارخانہ، سکول جہاں ہم کام کرتے یا پڑھتے ہیں صاف رکھنے چاہئیں۔ جس گاؤں یا شہر میں ہم رہتے ہیں اسے پاک صاف رکھنے کی کوشش کریں۔ وہ ملک جس کے ہم باشندے ہیں اور یہ دنیا جو تمام انسانوں کے رہنے کا ایک بہت بڑا گھر ہے اسے صاف ستھرا رکھنا ہم سب انسانوں کا فرض ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (سورۃ البقرہ:125)

ترجمہ: "اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ سے عہد لیا کہ وہ میرے گھر (بیت اللہ) کو طواف کرنے والوں اور اس میں اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھیں"۔

7- طہارت کے فوائد:

i. صاف ستھرا رہنے والے لوگ توانا اور صحت مند ہوتے ہیں۔

ii. اللہ صاف ستھرے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

iii. ہر نماز سے پہلے وضو کرنے سے ذہنی اور جسمانی سکون ملتا ہے، تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

iv. صفائی کے باعث انسان بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

v. عبادت اور کام کرنے میں لطف آتا ہے، کام کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔

vi. انسانی شخصیت میں نکھار آجاتا ہے۔

vii. طہارت سے ظاہری صفائی بھی حاصل ہوتی ہے اور روحانی صفائی بھی۔

سوال 2: وضو کا طریقہ بیان کیجیے۔ یا وضو کرنے کا مسنون طریقہ تحریر کریں۔

جواب:

"نماز، تلاوت قرآن اور دیگر عبادات کے لیے مسنون طریقے کے مطابق چہرے، بازو، سر کا مسح اور پاؤں دھونا وضو کہلاتا ہے۔"

1- وضو کی اہمیت:

نماز سے پہلے وضو کرنا واجب ہے بشرطیکہ جسم اور لباس پاک ہو اور اگر جسم و لباس پاک نہیں تو وضو سے پہلے غسل کرنا اور لباس کو پاک کرنا لازمی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

(سورۃ المائدہ:6)

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے جاؤ تو اپنے چہرے اور بازو کہنیوں تک دھو لیا کرو، اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھو لیا کرو"۔

اس آیت کی روشنی میں وضو کے درج ذیل چار فرائض ہیں:

2- وضو کے فرائض:

i. چہرے کو دھونا (پیشانی کے بالوں سے لے کر تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک)

ii. کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھونا

iii. سر کا مسح کرنا

iv. ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا

ان کے علاوہ باقی چیزیں سنت اور مستحب ہیں۔

3- وضو کرنے کا مسنون طریقہ:

i. بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں۔

ii. اچھی طرح ہاتھوں کو تین بار دھوئیں۔

iii. تین بار کلی کریں۔

iv. تین بار ناک میں اچھی طرح پانی ڈالیں اور ناک کو بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اچھی طرح صاف کریں۔

v. چہرے کو پیشانی کے بالوں سے تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اچھی طرح دھوئیں۔

vi. کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھوئیں۔

vii. سر کا مسح کریں۔

viii. ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں تین تین بار دھوئیں۔

ix. وضو کرتے وقت یہ خیال رکھیں کہ پہلے جسم کا دایاں حصہ اور پھر بایاں حصہ دھویا جائے۔

وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھیں:

"أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ "

"میں گواہی دیتا ہوں/دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا/دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں"۔

اس کے بعد دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

"اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنادے"۔

سوال 3: غسل کا طریقہ بیان کیجیے۔

جواب:

غسل عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "دھونا، پانی بہا کر ملنا"۔

اور عام معنوں میں غسل سے مراد نہانا ہے۔

غسل پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (سورۃ المائدہ:6)

اور اگر تم ناپاک ہو جاؤ تو (نہا دھو کر) پاک صاف ہو جایا کرو۔

مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (سورۃ التوبہ:108)

"اور ان میں سے ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ بھی پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

اگر جسم ناپاک ہو تو وضو سے پہلے غسل کرنا واجب ہے۔ اگر غسل نہ کیا جائے تو انسان گناہ گار رہتا ہے اور کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

-1 غسل کے فرائض:

غسل کے فرائض تین ہیں:

i. کلی کرنا (اس طرح کہ پانی حلق تک پہنچے)

ii. ناک میں پانی ڈالنا (جہاں تک ممکن ہو پانی آگے تک لے جائے)

iii. سارے بدن پر پانی بہانا تاکہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے (بالوں کی جڑوں اور ناخنوں کے اندر بھی پانی پہنچانا ضروری ہے)

-2 غسل کرنے کا مسنون طریقہ:

نہانے سے پہلے ضروری ہے کہ

i. جسم کا جو حصہ گندا ہے اسے دھو لیا جائے۔

ii. وضو کر لینا بہتر ہے۔

iii. وگرنہ تین بار اس طرح کلی کرنا کہ پانی حلق تک پہنچ جائے۔

iv. ناک میں پانی تین بار ڈالنا، جہاں تک ممکن ہو آگے تک لے جائیں۔

v. سر میں پانی ڈالیے اور اسے بالوں کی جڑوں تک پہنچائیے۔

vi. پورے جسم پر تین بار پانی بہایا جائے اور جسم کو اچھی طرح مل کر صاف کر لیا جائے۔

نوٹ: غسل میں جسم پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے جبکہ تین مرتبہ پانی بہانا سُنت ہے۔

-3 غسل کے مسنون مواقع:

i. حضور ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کرنے کو مسنون قرار دیا ہے۔

ii. عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کے موقع پر۔

iii. عمرہ اور حج کے لئے احرام باندھنے سے پہلے۔

iv. یوم عرفہ (حج والے دن)۔

v. ان کے علاوہ ناپاکی کی کچھ صورتیں ایسی ہیں جن میں غسل واجب ہے مثلاً غسل جنابت (شادی شدہ جوڑوں کا غسل) اگر اس حالت میں غسل نہ کیا گیا تو انسان گنہگار رہے گا، اس کی عبادت قبول نہ ہو گی۔

-4 غسل کے آداب:

i. پانی اعتدال سے استعمال کرنا۔

ii. پردے میں نہانا۔

iii. غسل خانہ میسر نہ ہو تو مرد کے لئے ضروری ہے کہ جسم کے ستر والے حصے پر کپڑا باندھ لے مگر عورت کیلئے مکمل پردہ ضروری ہے۔

iv. غسل کرتے وقت باتیں کرنے اور گنگنانے اور فضول پانی ضائع کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

5- طہارت کے فوائد:

i. صاف ستھرا رہنے والے لوگ توانا اور صحت مند ہوتے ہیں۔

ii. اللہ صاف ستھرے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

iii. ہر نماز سے پہلے وضو کرنے سے ذہنی اور جسمانی سکون ملتا ہے، تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

iv. صفائی کے باعث انسان بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

v. عبادت اور کام کرنے میں لطف آتا ہے، کام کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔

vi. انسانی شخصیت میں نکھار آجاتا ہے۔

vii. طہارت سے ظاہری صفائی بھی حاصل ہوتی ہے اور روحانی صفائی بھی۔

حاصل کلام: اسلام صرف جسم، جگہ اور لباس پاک رکھنے پر زور نہیں دیتا بلکہ ہمہ گیر طہارت اسلام کا امتیازی نشان ہے۔ رسول پاک ﷺ نے نہایت تفصیل کے ساتھ طہارت اور پاکیزگی کے احکام بتائے، طریقے سمجھائے اور خود عمل کر کے دکھایا پس ہر مومن اور مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ان احکامات کو سمجھے اور ان کے مطابق اپنے ظاہر اور باطن کو پاک صاف رکھے۔

موضوعاتی مطالعہ

باب نہم

حقوق العباد، انسانی رشتوں اور تعلقات سے متعلق حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور ارشادات

سوال 1: حقوق العباد کی ایک فہرست بنائیے۔

جواب:

حق کی جمع حقوق ہے جس سے مراد وہ ذمہ داریاں ہیں جو معاشرے کے افراد پر ان کے زیر دست لوگوں کے لئے لازم ہوتی ہیں۔

اسلام میں حقوق العباد کی فہرست یوں ہے:

1- والدین کے حقوق
2- اولاد کے حقوق
3- حقوق زوجین
4- رشتہ داروں کے حقوق
5- جنگی قیدیوں کے حقوق
6- آقا اور غلاموں کے حقوق
7- ہمسایوں کے حقوق
8- غیر مسلموں کے حقوق
9- مزدوروں کے حقوق
10- بیماروں کے حقوق

سوال 2: حقوق العباد پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق ہیں۔ جو ان کے خالق نے ان پر عائد کیے ہیں تاکہ انسانیت حسن معاشرت سے مستفید ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف فرمادے گا مگر بندوں کے حقوق بندے ہی معاف کریں گے تو نجات ہو گی۔

1- والدین کے حقوق:

اسلامی معاشرے میں حقوق العباد میں سب سے زیادہ اوّلیت والدین کے حقوق کو حاصل ہے۔

2- والدین کے حقوق قرآن کی روشنی میں:

اور تیرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ "اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو اور والدین کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔ اگر وہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ ہی اُنہیں جھڑکو اور انکساری کے ساتھ ان کے آگے جھکے رہو اور دعا کرتے رہو اے پروردگار! ان پر رحم کر جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا"۔ (بنی اسرائیل:24-23)

والدین کے حقوق احادیث کی روشنی میں:

خدا کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وقت پر نماز پڑھنا، والدین کے ساتھ بھلائی کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

والد کی رضا اللہ کی رضا میں اور والد کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے۔

3- اولاد کے حقوق:

پرورش کرنا، تعلیم و تربیت، عدل و انصاف اور ان کی مرضی سے شادی کرنا۔

زمانہ جاہلیت میں اولاد کے حقوق کو والدین کے مرتبہ اور تکریم کے خلاف سمجھا جاتا تھا لیکن اسلام نے والدین پر اولاد کے حقوق کی بھی بہت سخت تاکید کی ہے اور ان کے اعمال کا ذمہ دار والدین کو ٹھہرایا ہے۔

اولاد کے حقوق قرآن کی روشنی میں:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا

"اپنی اولاد کو فکر و فاقہ کی وجہ سے قتل نہ کرو ہم انہیں اور تمہیں بھی رزق دیتے ہیں بے شک ان کا مار ڈالنا بڑا گناہ ہے"۔(بنی اسرائیل:31)

4- حقوق زوجین:

اولاد اور والدین کے بعد تعلقات کی فہرست میں سب سے اہم معاشرتی تعلق اور خاندان کی مضبوط ترین نشو ونما کا ذریعہ زوجین ہیں، جس کا آغاز نکاح سے ہوتا ہے اور اللہ کی جنتوں پر اختتام ہوتا ہے۔ ان کے تعلق کا بگاڑ شیطان کو سب سے زیادہ پسند ہے اور اس تعلق کا قیام اللہ کی خوشنودی کا سبب بنتا ہے۔ اس کو مضبوط بنانے کے لیے اسلام نے ان کے حقوق و فرائض مقرر فرما دیے ہیں۔

حقوق زوجین قرآن کی روشنی میں:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ (سورۃ البقرہ:228)

اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ مردوں کا ان پر حق ہے۔ دستور کے موافق اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔

اور اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے تمہارے جوڑے پیدا کیے، تاکہ تم ان سے سکون پاؤ اور تم میں مہر و محبت پیدا کر دی۔

حقوق زوجین احادیث کی روشنی میں:

"تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے"۔

خَيْرُكُم خَيْرُكُم لِاَهْلِهٖ

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو"۔

5- رشتہ داروں کے حقوق:

اسلام رشتہ داروں کے حقوق پر بہت زور دیتا ہے کیونکہ معاشرتی زندگی میں انسان کا واسطہ اہل خانہ کے بعد سب سے پہلے انہی سے پڑتا ہے۔ دین اسلام میں عزیز و اقارب سے اچھا سلوک روا رکھنا احسان ہی نہیں بلکہ ان کا حق بھی ہے۔

رشتہ داروں کے حقوق قرآن کی روشنی میں:

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (سورۃ بنی اسرائیل:26)

"رشتہ داروں کو ان کا حق ادا کرو"۔

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى (سورۃ البقرہ:177)

"اصل نیکی اس شخص کی ہے جس نے محبت سے عزیز و اقارب کو مال دیا"۔

رشتہ داروں کے حقوق حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ (صحیح مسلم)

"رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں نہ جائے گا"۔

6- غلاموں کے حقوق (موجودہ دور کے نوکر چاکر اور اصحاب خانہ):

آپؐ نے ملازموں اور خدمت گاروں کے ساتھ برابری کے سلوک سے عملی نمونہ پیش کیا اور ان کے اس حق کے بارے میں خاص طور پر تاکید فرمائی۔

غلاموں کے حقوق قرآن کی روشنی میں:

"تمہارے غلام اگر اہلیت رکھتے ہوں تو ان کے نکاح کر دیا کرو"

"مومنہ لونڈی مشرکہ سے بہت بہتر ہے کہ نکاح میں لائی جائے"

غلاموں کے حقوق حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

"غلاموں سے اچھا سلوک کرو جو خود کھاتے ہو انہیں بھی کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو ویسا انہیں بھی پہناؤ اگر وہ کوئی ایسی خطا کریں جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو اللہ کے بندو! انہیں فروخت کر دو اور انہیں سزا نہ دو"۔

7- ہمسایوں کے حقوق:

اسلام نے ہمسایوں کو قریباً قریباً رشتہ داروں کی مانند حقوق دیے ہیں۔ ہمسایہ سے مراد گھر کے قریب رہنے والے ہیں اسے عربی میں "جار" کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے حضرت محمدؐ سے دریافت کیا میرے دو پڑوسی/ہمسایہ ہیں میں تحفہ بھیجنا چاہوں تو کس کو بھیجوں؟ آپؐ نے فرمایا جس کا گھر تیرے گھر کے قریب تر ہو۔

ہمسایوں کے حقوق قرآن کی روشنی میں:

"اور خدا نے تم لوگوں کو ہمسایہ قریب اور بعید اور پہلو کے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کا حکم دیا ہے"۔ (سورۃ النساء:36)

ہمسایوں کے حقوق احادیث نبوی کی روشنی میں:

"خدا کی قسم مومن نہ ہوگا، خدا کی قسم مومن نہ ہوگا خدا کی قسم مومن نہ ہوگا، جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں"۔

"جبرائیلؑ مجھے بار بار پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ ہمسائے کو وراثت میں سے حصہ دینے کا حکم نہ دے دے"۔

8- غیر مسلموں کے حقوق:

شہری مسلم ہوں یا غیر مسلم اسلام نے ان کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا ہے۔ نبیؐ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حقوق العباد کی بازپرس ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اپنی ریاست میں غیر مسلم لوگوں کے بھی حقوق مقرر کر دیے ہیں۔اور ان کے ساتھ شفقت و رحمت کی تلقین کی ہے۔

غیر مسلموں کے حقوق قرآن کی روشنی میں:

لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (سورۃ المائدہ:08)

"اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو عدل کرو یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے"۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (سورۃ البقرہ:256)

"دین میں کوئی جبر نہیں ہے"۔

غیر مسلموں کے حقوق حدیث نبوی کی روشنی میں:

امّ المومنین حضرت صفیہ (رضی اللہ) نے اپنے دو یہودی رشتہ داروں کو تیس ہزار درہم صدقہ میں دیے جبکہ نبیؐ زندہ تھے آپؐ نے منع نہیں فرمایا۔

9- بیماروں کے حقوق:

نبیؐ نے فرمایا: جس نے مریض کی عیادت کی تو جب تک وہ واپس نہ لوٹے تب تک وہ جنت کے باغ میں ہے۔(صحیح مسلم)

10- مزدوروں کے حقوق:

نبی اکرمؐ نے فرمایا: مزدور کی مزدوری اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دیا کرو۔

11- یتیموں کے حقوق:

نبیؐ نے یتیموں کے حقوق ادا کرنے کی تلقین کی ہے۔

آپؐ نے یتیموں کی نگہداشت اور حقوق کی ادائیگی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر فرمایا: "میں اور یتیم کی نگہداشت کرنے والا جنت میں یوں (ساتھ ساتھ) ہوں گے۔(بخاری)

سوال 3: خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں عورتوں کے حقوق و فرائض بیان کریں۔

جواب:

یوں تو دین اسلام انسانی حقوق کا سب سے بڑا ترجمان اور علمبردار ہے اور تمام انبیاء نے انسانی آزادی اور اُن کے حقوق و فرائض کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ سلسلہ نبوت کے آخری پیغمبر حضرت محمدؐ نے اس کی مزید تاکید و تلقین فرمائی ہے۔

آپؐ کی تعلیمات کا نچوڑ خطبہ حجۃالوداع میں سمٹ گیا ہے گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ خطبہ حجۃالوداع کی روشنی میں عورتوں کے حقوق و فرائض درج ذیل ہیں:

1- عورتوں کے حقوق:

☆-مہر کی ادائیگی:

اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: عورتوں کے حقوق اور تمہارے ان پر لازم ہے ان کا مہر ادا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کا نام لے کر اور واسطہ دے کر تم نے ان کو نکاح میں لیا ہے۔

☆-وراثت کا حق:

وراثت کے حق میں اب کوئی وصیت نہیں ہے لہذا قرآن کے حکم کے مطابق آپؐ نے عورتوں کو بھی مردوں کے ساتھ وراثت کا حقدار ٹھہرایا ہے۔

☆-سزا سے اجتناب:

عورتوں کو سزا دینے سے منع کیا گیا ہے اور ناگزیر حالت میں بھی ہڈی توڑنے اور منہ پر مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

☆-نان و نفقہ کا حق:

دستور کے مطابق مردوں کو عورتوں کے نان و نفقہ کی ذمہ داری کا حکم دیا گیا ہے۔ خوراک، لباس اور رہائش کی فراہمی کی ذمہ داری خاوند پر رکھی گئی ہے۔

☆-رازداری:

عورتوں اور مردوں دونوں کو ایک دوسرے کے لباس قرار دے کر رازوں کے افشا کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے، جو زمانہ جاہلیت میں عرب فخر سے بیان کرتے تھے۔

2- عورتوں کے فرائض:

☆-انسان کے نسب کی حفاظت:

اولاد اسی کی جس کے بستر پر پیدا ہوئی ہے۔ عورت اور مرد زنا سے دور رہیں کیونکہ اس کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا ہے۔ عورت کو بلاوجہ موردالزام نہ ٹھہرایا جائے۔

☆-آبرو کی محافظ:

عورت اپنے خاوند کی آبرو کی محافظ ہے۔ اُسے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔

☆-گھر کی محافظ:

گھر و مال کی عورت محافظ ہے لہذا اسے کسی ایسے شخص کو گھر میں داخل نہ ہونے دینا چاہیے جس کو اس کا خاوند ناپسند کرتا ہو۔

☆-بے حیائی کے ارتکاب سے اجتناب:

عورتوں کو بے حیائی کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہے، باز نہ آنے کی صورت میں الگ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو ہلکی سزا کا حکم دیا گیا ہے مگر ان کو بے جا تنگ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ الزام تراشی کی ممانعت کی گئی ہے۔

☆-اطاعت گزاری کا حکم:

عورتوں کو اپنے مردوں کی اطاعت کرنی چاہیے اور مردوں کو اطاعت کے بعد بے جا بہانے تلاش کر کے تنگ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

☆-خاوند کے مال میں اسراف کی ممانعت:

عورتوں کے فرائض یہ بھی ہیں کہ وہ خاوند کے مال کو بے جا اسراف کر کے برباد نہ کریں۔

سوال 4: انسانی مساوات پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

جواب:

مساوات کے لغوی معنی:

مساوات عربی زبان کے لفظ سویٰ سے نکلا ہے جس کے لفظی معنی برابری، عدل، توازن اور انصاف کے ہیں۔

1- مساوات کے اصطلاحی معنی:

اسلامی اصطلاح میں مساوات سے مراد یہ سوچ رکھنا کہ بحیثیت انسان سب برابر ہیں۔ سب آدمؑ کی اولاد ہیں، سب کے حقوق برابر ہیں۔ جنس، قومیت، رنگ، نسل، وطن، زبان، خاندان اور قبیلے کی بنیاد پر کوئی شخص کسی سے نہ تو برتر ہے اور نہ ہی کم تر، بلکہ بزرگی کا معیار نیکی اور تقویٰ پر ہے۔

2- مساوات کی اہمیت قرآن کی روشنی میں:

قرآن حکیم میں جگہ جگہ اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ سب انسان برابر ہیں، اللہ کے ہاں برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

(سورۃ الحجرات:13)

ترجمہ: "(اے لوگو!) بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیے تاکہ تم آپس کی پہچان کر سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار ہے"۔

مساوات کی اہمیت احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

رسول اکرمؐ کی بہت سی احادیث مبارکہ سے مساوات کا درس ملتا ہے۔ اس سلسلے میں حضورؐ کا فرمان مبارک ہے:

ترجمہ: "تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے (پیدا کیے گئے)"۔

آپؐ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

ترجمہ: "اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا باپ (آدم علیہ السلام) ایک ہی ہے پس کوئی فضیلت نہیں عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، سُرخ کو کالے پر، کالے کو سُرخ پر سوائے تقویٰ کے"۔ (صحیح بخاری)

3- اُسوہ رسولؐ سے مساوات کی مثالیں (مساوات کی اقسام):

حضورؐ کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ آپؐ کے ہاں مساوات کی کیا اہمیت تھی۔ چند مثالوں سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حضورؐ مساوات کا عملی نمونہ تھے۔

☆- مجلسی مساوات:

حضورؐ نے اپنے بیٹھنے کے لئے الگ چبوترا نہیں بنوار کھا تھا بلکہ سب کے ساتھ عام سی چٹائی پر بیٹھتے تھے۔

آپؐ نے الگ سے کوئی لباس نہیں بنوار کھا تھا۔ جو لباس پہن رکھا ہوتا اُسی میں وفود سے ملتے۔

☆- قانونی مساوات:

قبیلہ بنو مخزوم کی فاطمہ نامی عورت چوری کے مقدمہ میں لائی گئی۔ آپؐ نے اُس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اُسامہ بن زید (رضی اللہ) جن سے آنحضرتؐ نہایت محبت رکھتے تھے، لوگوں نے ان کو سفارشی بنا کر خدمت نبویؐ میں بھیجا۔ آپؐ نے فرمایا: اسامہ! کیا تم حدود خداوندی میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپؐ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: "تم سے پہلے کی امتیں اس لیے برباد ہو گئیں جب کوئی معزز آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور معمولی آدمی جرم کرتا تو اسے سزا دیتے۔ خدا کی قسم! اس کی جگہ اگر میری اپنی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ) بھی چوری کرتی تو میں اُس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔"

☆- معاشرتی مساوات:

حضورؐ کی مجلس مبارک میں بالخصوص نماز کے لئے امیر و غریب، آقا و غلام، عربی و عجمی، گورے و کالے کی کوئی تفریق نہ تھی۔

☆- معاشی مساوات:

معاشرے کے تمام افراد کو ضروریات زندگی کے حصول کے لیے یکساں حقوق اور سہولیات حاصل ہوں مثلاً روٹی، کپڑا اور مکان جیسی ضروریات کے حصول کے لیے ہر ایک کو یکساں مواقع حاصل ہوں،

☆- مسجد مساوات کی عملی تربیت گاہ:

مسجد، مسلمانوں کے لئے مساوات کی ایک عملی تربیت گاہ ہے اور نماز مساوات کا بہترین مظہر ہے۔ خواہ امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا چھوٹا۔ سب ایک ہی مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔

بقول علامہ اقبال

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

☆-امتیازات کا خاتمہ:

آپؐ نے خاندانی اور قبائلی فخر کو مٹا دیا۔ ذات پات اور رنگ و نسل کے تمام امتیازات کو ختم کر دیا۔ آپؐ کے نزدیک سلمان فارسی رضی اللہ، بلال حبشی رضی اللہ، اور صہیب رومیؓ کی قدر و منزلت قریش کے معززین سے کم نہ تھی۔

☆-اسوہ حسنہ سے مساوات کی عملی مثالیں:

مساوات کا عملی مظاہرہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ آپؐ نے اپنی پھوپھی زاد حضرت زینب (رضی اللہ) کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید (رضی اللہ) بن حارث سے کر دی۔

مسجد قباء اور مسجد نبویؐ کی تعمیر کرتے وقت حضرت محمدؐ نے صحابہ کرام (رضی اللہ) کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اسی طرح غزوہ خندق کے موقع پر بھی آپؐ نے عام مسلمانوں کے ساتھ خندق کھودنے کا کام کیا۔

سوال 5: وراثت اور قرض کے بارے میں خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں نوٹ لکھیں۔

جواب:

وراثت کی تعریف:

وراثت سے مراد وہ مال و متاع ہے کہ جو شخص اپنی زندگی میں کماتا ہے اور مرنے کے بعد اپنے ورثاء کے لیے چھوڑ جاتا ہے۔

وراثت سے متعلق خطبہ حجۃ الوداع میں حضورؐ کا فرمان:

حضورؐ نے فرمایا: لوگو! خدا نے میراث میں ہر وارث کا جداگانہ حصہ مقرر کر دیا ہے، اس لیے اب وارث کے حق میں (ایک تہائی سے زائد میں) کوئی وصیت جائز نہیں۔

احادیث مبارکہ میں میت کے مال کے چار حقوق کی وضاحت کی گئی ہے۔

1-کفن و دفن کا انتظام   2-ادائے قرض   3-وصیت   4-وراثت

پہلے تین حقوق کی ادائیگی کے بعد بقیہ سارا مال شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ورثین میں تقسیم کر دیا جائے۔ وارثوں کو اُن کا حق نہ دینا ناجائز و حرام ہے، اگر دنیا میں نہیں دیا تو آخرت میں دینا پڑے گا۔

میراث تقسیم نہ کرنا ظلم کے مترادف:

میراث تقسیم نہ کرنے کے نتیجے میں انسان تین طرح سے ظلم کا ارتکاب کرتا ہے۔

1-پہلا ظلم یہ ہے کہ یہ وراثت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے لیے ایک انعام ہوتا ہے جو وارثوں کو بلا مشقت اور بغیر محنت کے حاصل ہو جاتا ہے۔ لہذا وارثوں پر یہ فرض ہے کہ اس کے حق داروں تک اُن کا حق پہنچا دیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو یہ خیانت ہے اور خیانت ظلم عظیم ہے۔

2-دوسرا ظلم یہ کہ یہ وراثت ہمارے بھائی کا حق تھا جو ہم نے مار لیا۔ اس لئے جب والد کا انتقال ہو جاتا ہے تو سارے بہن بھائی والد کے مال میں شریک ہو جاتے ہیں اور مرنے والے کی بیوی بھی اس میں حصہ دار بن جاتی ہے۔ جب ہم وہ مال دبا کر بیٹھ گئے اور ان کا حق مار لیا تو ظاہر ہے کہ دوسرے کا حق مارنا بھی ظلم ہے۔

3-تیسرا ظلم ہے ورثاء کو حق نہ دینے کا، یہ ظلم کئی پشتوں تک چلتا ہے۔ اس لیے کہ جب تقسیم کرنے کا رواج ہی نہیں ہے اور والد کے مرنے کے بعد بیٹوں نے میراث تقسیم نہیں کی اور بیٹوں کے مرنے کے بعد پوتوں نے وراثت تقسیم نہیں کی اور یہ سلسلہ اسی طرح آگے چلتا رہتا ہے تو اس کے نتیجے میں سارا وبال پہلے نمبر کے پسماندگان پر آئے گا جنہوں نے اپنے والد کی میراث شریعت کے مطابق تقسیم نہیں کی۔

مرنے کے فوراً بعد تقسیم وراثت:

جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالی نے اپنا خوف اور آخرت کی کامیابی کی فکر پیدا کی ہے، وہ سب سے پہلے مرنے والے کی میراث کی تقسیم کا اہتمام کرتے ہیں اور شریعت کا حکم بھی یہی ہے۔ میراث کی تقسیم میں جتنی دیر ہوگی اتنی ہی اس میں الجھنیں اور دشواریاں پیدا ہوں گی جس کے نتیجے میں تقسیم میراث کا مسئلہ پیچیدہ ہوتا چلا جائے گا۔

خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں ادائیگی قرض کی اہمیت:

اگر کوئی شخص کسی خاص ضرورت کی وجہ سے قرض مانگتا ہے تو قرض دے کر اس کی مدد کرنا باعث اجر وثواب ہے، جیسا کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں علماء کرام نے تحریر فرمایا ہے کہ ضرورت کے وقت قرض مانگنا جائز ہے اور اگر کوئی شخص قرض کا طالب ہو تو اس کو قرض دینا مستحب ہے، کیونکہ شریعتِ اسلامیہ نے قرض دے کر کسی کی مدد کرنے میں دنیا وآخرت کے بہترین بدلہ کی ترغیب دی ہے، لیکن قرض دینے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دنیاوی فائدے کے لئے کوئی شرط نہ لگائے۔

قرض لیتے اور دیتے وقت ان احکام کی پابندی کرنی چاہیے جو اللہ تعالی نے سورۃ البقرہ کی آیت ۲۸۲ میں بیان کیے ہیں۔ اس آیت میں قرض کے احکام ذکر کیے گئے ہیں، ان احکام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ بعد میں کسی طرح کا کوئی اختلاف پیدا نہ ہو۔

قرض کے لین دین کے احکامات قرآن مجید کی روشنی میں:

ان احکام میں سے تین اہم حکم حسب ذیل ہیں:

۱- اگر کسی شخص کو قرض دیا جائے تو اس کو تحریری شکل میں لایا جائے، خواہ قرض کی مقدار کم ہی کیوں نہ ہو۔

۲- قرض کی ادائیگی کی تاریخ بھی متعین کر لی جائے۔

۳- دو گواہ بھی مقرر کر لیے جائیں۔

قرض لینے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر ممکن کوشش کر کے وقت پر قرض کی ادائیگی کرے۔ اگر متعین وقت پر قرض کی ادائیگی ممکن نہیں ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالی کا خوف رکھتے ہوئے قرض دینے والے سے قرض کی ادائیگی کی تاریخ سے مناسب وقت قبل مزید مہلت مانگے۔ مہلت دینے پر قرض دینے والے کو اللہ تعالی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

ادائیگی قرض کی اہمیت احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

1-رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی جان اپنے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے (یعنی جنت کے دخول سے روک دی جاتی ہے) یہاں تک کہ اس کے قرض کی ادائیگی کر دی جائے۔ (ترمذی)

2-رسول اللہؐ نے ایک روز فجر کی نماز پڑھانے کے بعد ارشاد فرمایا: تمہارا ایک ساتھی قرض کی ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے جنت کے دروازے پر روک دیا گیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اس کو اللہ تعالی کے عذاب کی طرف جانے دو اور چاہو تو اسے (اس کے قرض کی ادائیگی کر کے) عذاب سے بچالو۔ (رواہ الحاکم)

سوال6: "ہمسائے کے حقوق" کے بارے میں کیا تاکید فرمائی گئی ہے؟ جامع نوٹ لکھیے۔

جواب:

ہمسائیگی کو عربی میں "جوار" کہا جاتا ہے اور پڑوسی کو "جار" کہتے ہیں۔ اسلام سب سے پہلا اور آخری مذہب ہے جس نے خوشگوار اور مطمئن معاشرہ پیدا کرنے کے لئے انسانی زندگی کا کوئی انفرادی اور اجتماعی پہلو ایسا نہ چھوڑا جس سے ہمیں واسطہ نہ پڑتا ہو چنانچہ رہائش اور سکونت کے لحاظ سے سب سے زیادہ واسطہ ہر ایک کو اپنے ہمسایہ یعنی پڑوسی سے پڑتا ہے اس لئے اللہ تعالی اور اس کے نبیؐ نے ہمسایوں کے ساتھ حسن معاشرت، خوشگوار رہن سہن اور بودوباش کے لئے بھی صرف ترغیب نہیں کی بلکہ اس کے حدود مقرر کر کے تقریباً ایک معاشرتی نظام بنا کر باہمی خوشگوار تعلقات پر زور دیا۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی پیش نظر رکھنی چاہیے کہ ہمسائیگی کا حق صرف اپنے دائیں بائیں بسنے والے پڑوسی ہی نہیں بلکہ اس کی وسعت اور پھیلاؤ بہت زیادہ ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں ہمسایوں کی اقسام:

قرآن کریم کے ذریعے اللہ تعالی نے ہمسایوں کے حقوق میں دوسرے لوگوں کو بھی شامل فرمایا:

وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ (سورۃ النساء:۳۶)

"رشتہ دار ہمسایہ کے ساتھ اور غیر رشتہ دار سے اور پہلو کے ساتھی کے ساتھ"۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہمسائے تین قسم کے ہوتے ہیں:

1- ایسے لوگ جو ہمسایہ ہونے کے ساتھ رشتہ دار بھی ہوں۔
2- ایسے لوگ جو قرب و جوار میں رہتے ہوں لیکن رشتہ دار نہیں ہیں۔
3- وہ لوگ جو ہم نشین اور دوست ہوں اور ایسا شخص جس کے ہمسفر ہونے کا موقع ملے۔

ہمسایوں کے حقوق کی اہمیت احادیث کی روشنی میں:

اسلام نے صرف مسلمان ہمسایہ کے ساتھ ہی نیک سلوک کا حکم نہیں دیا بلکہ غیر مسلم ہمسایہ کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اس سلسلے میں حضورؐ کا ارشاد ہے:

"غیر مسلم ہمسایہ کا ایک حق ہے، مسلمان ہمسایہ کے دو حق اور مسلمان رشتہ دار اور ہمسایہ کے تین حق ہیں"۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے ہمسایوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا جو ہمسایہ کی ضرورت کے وقت معمولی ضرورت کی چیز اپنے ہمسایہ کو نہ دیں۔

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے:

"اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کون مومن نہیں ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ رہے"۔ (متفق علیہ)

حضور اکرمؐ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

"جبرائیل علیہ السلام مجھ کو پڑوسی کے ساتھ بار بار اچھا سلوک کرنے کی تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسائے کو وراثت میں شریک کر دیں"۔

اسی طرح ایک روایت اور نقل کی جاتی ہے جس سے ہمسایوں کے حقوق کی اہمیت اور واضح ہو جائے گی۔

"کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ فلاں عورت نفلی نمازیں بہت پڑھتی ہے اور نفلی روزے بہت رکھتی ہے اور صدقہ دیتی ہے۔ اس کے لیے وہ مشہور ہے، لیکن اپنی بدزبانی سے پڑوسیوں کو آزردہ (ناراض) کرتی ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا: "وہ جہنم میں جائے گی۔ پھر اس صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ فلاں عورت نفلی روزے کم رکھتی ہے اور نفلی نمازیں بہت کم پڑھتی ہے اور پنیر کے کچھ ٹکڑے صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے ہمسایوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی، تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ "یہ جنت میں جائے گی"۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جن آدمیوں کا مقدمہ سب سے پہلے بارگاہِ رب العزت میں پیش ہو گا وہ دو پڑوسی ہوں گے"۔

ہمسایوں کے حقوق احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

اچھا سلوک:

پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اختیار کرنا ضروری ہے کسی طرح کی زیادتی ان کے ساتھ جائز نہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو شخص اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ پہنچائے"۔ (بخاری)

اعانت:

ضرورت کے وقت ہمسایہ کی مدد کرنا فرض ہے اور بخل سے ایسے موقع پر کام لینا جائز نہیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر ہمسایہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے، اگر تجھ سے مدد طلب کرے تو اس کی مدد کر اور اگر اس کی کوئی ضرورت ہو تو اسے پورا کر"۔

اگر ہمسایہ کے ہاں فاقہ ہے تو خود کھا لینا جائز نہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"وہ شخص مومن کامل نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہے"۔

مزاج پرسی:

اگر ہمسایہ بیمار ہے تو اس کی عیادت اور مزاج پرسی ضروری ہے اور جس طرح کی مدد کی اسے ضرورت ہو، مدد دینی چاہیے۔

عزت وآبرو کی حفاظت:

ہمسایوں کو ایک دوسرے کی عزت کرنا ضروری ہے۔پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے والا دس گناہ عذاب کا مستحق ہے۔اسی طرح چوری جو حرام ہے مگر ہمسایہ کے گھر چوری دس گھروں کی چوری کرنے سے بدتر ہے۔ (بخاری)

تحفہ بھیجنا:

ہمسایوں کو تحفے بھیجنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اس سے باہمی پیار ومحبت میں اضافہ ہوتا ہے اور آپس کے تعلقات میں استواری اور خوشگواری پیدا ہوتی ہے۔اس لئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمسایہ کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر نہ سمجھو خواہ وہ بہت معمولی ہی کیوں نہ ہو۔اسی لئے فرمایا کہ کوئی پھل خریدے تو اپنے ہمسایہ کے گھر بھیجے اور اگر اس کی استطاعت نہیں ہے تو اس کا اظہار نہ کرے۔"یعنی اس کے چھلکے اور فضلہ باہر کی طرف اس طرح نہ پھینکے کہ ہمسایہ کے بچے اسے دیکھ کر للچائیں۔

جنازہ میں شرکت:

اگر ہمسایہ کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت اور اس سلسلے میں ممکنہ تعاون ضروری ہے۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

رکوع نمبر 2 (آیات ۷ تا ۱۳)

لفظی و با محاورہ ترجمہ

عَسٰی	اللّٰہُ	اَنْ	یَّجْعَلَ	بَیْنَكُمْ	وَبَیْنَ	الَّذِیْنَ
ممکن ہے	اللہ	کہ	پیدا کردے	تمہارے درمیان	اور درمیان	ان لوگوں کے (کہ)

عجب نہیں کہ خدا تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو

عَادَیْتُمْ	مِّنْهُمْ	مَّوَدَّةً ؕ	وَاللّٰهُ	قَدِیْرٌ ؕ	وَاللّٰهُ
تم دشمنی رکھتے ہو	جن سے	دوستی	اور اللہ	قادر (ہے)	اور اللہ

دوستی پیدا کردے، اور خدا قادر ہے، اور خدا

غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ⑦	لَا	یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ	عَنِ	الَّذِیْنَ
بخشنے والا	رحم کرنے والا ہے	نہیں	منع کرتا تم کو اللہ	سے	وہ لوگ جنہوں نے

بخشنے والا مہربان ہے۔ (7) جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ

لَمْ	یُقٰتِلُوْكُمْ	فِی الدِّیْنِ	وَلَمْ	یُخْرِجُوْكُمْ
نہیں	تم سے جنگ کی	دین کے بارے میں	اور نہیں	نکالا انہوں نے تم کو

نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی

مِّنْ دِیَارِكُمْ	اَنْ	تَبَرُّوْهُمْ	وَتُقْسِطُوْۤا	اِلَیْهِمْ ؕ
تمہارے گھروں سے	کہ	تم نیکی کرو ان سے	اور تم انصاف کرو	ان سے

اور انصاف کا سلوک کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا۔

اِنَّ	اللّٰهَ	یُحِبُّ	الْمُقْسِطِیْنَ ⑧	اِنَّمَا	یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ
بے شک	اللہ	پسند کرتا ہے	انصاف کرنے والوں (کو)	صرف یہ کہ	روکتا ہے تم کو اللہ

خدا تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (8) خدا انہی لوگوں کے ساتھ تم کو

عَنِ الَّذِیْنَ	قٰتَلُوْكُمْ	فِی الدِّیْنِ	وَاَخْرَجُوْكُمْ
ان لوگوں سے جنہوں نے	تم سے جنگ کی	دین کے بارے میں	اور تم کو نکالا

دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو

مِّنۡ دِیَارِکُمۡ	وَ ظَاهَرُوۡا	عَلٰۤی اِخۡرَاجِکُمۡ	اَنۡ
تمہارے گھروں سے	اورانہوں نے مدد کی	تمہارے نکالنے پر	کہ

تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی

تَوَلَّوۡهُمۡ ۚ	وَ مَنۡ	یَّتَوَلَّهُمۡ	فَاُولٰٓئِکَ	هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۹﴾
تم دوستی کروان سے	اور جو	دوستی کرے گاان سے	تو وہی	وہ ظالم ہیں

مدد کی۔تو جولوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔ ⑨

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اِذَا	جَآءَکُمُ	الۡمُؤۡمِنٰتُ
اے	لوگو جو	ایمان لائے ہو	جب	آئیں تمہارے پاس	مومن عورتیں

مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر

مُهٰجِرٰتٍ	فَامۡتَحِنُوۡهُنَّ ؕ	اَللّٰهُ	اَعۡلَمُ	بِاِیۡمَانِهِنَّ ۚ
ہجرت کرے	تو آزمائش کرلوان کی	اللہ	خوب جانتا ہے	ان کے ایمان کو

آئیں تو ان کی آزمائش کرلو۔(اور) خدا توان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔

فَاِنۡ	عَلِمۡتُمُوۡهُنَّ	مُؤۡمِنٰتٍ	فَلَا	تَرۡجِعُوۡهُنَّ
پس اگر	تم جان لوان کو	مومن عورتیں (ہیں)	پس نہ	تم واپس کروان کو

سو اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ مومن ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس

اِلَی الۡکُفَّارِ ؕ	لَا	هُنَّ	حِلٌّ	لَّهُمۡ	وَ	لَا	هُمۡ	یَحِلُّوۡنَ
کفار کی طرف	نہیں	وہ	حلال	ان کے لیے	اور	نہ	وہ	حلال ہیں

نہ بھیجو کہ نہ یہ ان کو حلال ہیں اور نہ وہ ان کو

لَهُنَّ ؕ	وَ اٰتُوۡهُمۡ	مَّاۤ	اَنۡفَقُوۡا ؕ	وَلَا	جُنَاحَ	عَلَیۡکُمۡ
ان کیلئے	اور دوان کو	جو	خرچ کیا انہوں نے	اور نہیں	گناہ	تم پر

جائز۔اور جو کچھ انہوں نے (ان پر) خرچ کیا ہو وہ ان کو دے دو۔اور تم پر کچھ گناہ نہیں

اَنۡ	تَنۡکِحُوۡهُنَّ	اِذَاۤ	اٰتَیۡتُمُوۡهُنَّ	اُجُوۡرَهُنَّ ؕ
کہ	تم نکاح کروان سے	جب	تم دے دو انہیں	ان کے مہر

کہ ان عورتوں کو مہر دے کر ان سے نکاح کرلو

وَلَا	تُمْسِكُوْا	بِعِصَمِ	الْكَوَافِرِ	وَاسْئَلُوْا	مَآ
اور نہ	تم قبضے میں رکھو	ناموس کو	کافرعورتوں (کی)	اور مانگ لو	جو

اور کافرعورتوں کی ناموس کو قبضے میں نہ رکھو (یعنی کفار کو واپس دے دو) اور جو کچھ تم نے (ان پر) خرچ کیا

اَنْفَقْتُمْ	وَلْيَسْئَلُوْا	مَآ	اَنْفَقُوْا ط	ذٰلِكُمْ	حُكْمُ
تم نے خرچ کیا	اور وہ مانگ لیں	جو	انہوں نے خرچ کیا	یہ	حکم ہے

ہو تم (ان سے) طلب کرلو اور جو کچھ انہوں نے (اپنی عورتوں پر) خرچ کیا ہو وہ (تم سے) طلب کرلیں، یہ

اللّٰهِ ط	يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ ط	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ۝١٠
اللہ	وہ فیصلہ کرتا ہے	تمہارے درمیان	اور اللہ	جاننے والا	حکمت والا ہے

خدا کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کیے دیتا ہے اور خدا جاننے والا، حکمت والا ہے۔ (10)

وَ	اِنْ	فَاتَكُمْ	شَيْءٌ	مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ	اِلَى الْكُفَّارِ
اور	اگر	تمہارے ہاتھ سے نکل جائے	کوئی	تمہاری بیویوں میں سے	کفار کی طرف

اور اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے (اور اس کا مہر

فَعَاقَبْتُمْ	فَاٰتُوا	الَّذِيْنَ	ذَهَبَتْ	اَزْوَاجُهُمْ
پھر سزا دو تم (جب موقع ہاتھ آئے تمہارے)	تو دو	ان لوگوں کو (کہ)	چلی گئیں	جن کی بیویاں

وصول نہ ہوا ہو) پھر تم ان سے جنگ کرو (اور ان سے تم کو مال غنیمت ہاتھ لگے) تو جن کی عورتیں چلی گئیں ہیں ان کو

مِّثْلَ	مَآ اَنْفَقُوْا ط	وَاتَّقُوا اللّٰهَ	الَّذِيْٓ	اَنْتُمْ
اس قدر	جو خرچ کیا انہوں نے	اور ڈرو اللہ سے	وہ کہ	تم

(اس مال میں سے) اتنا دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا، اور خدا سے جس پر تم ایمان لائے

بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ۝١١	يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِذَا	جَآءَكَ
جس پر	ایمان لائے ہو	اے	نبیؐ	جب	آئیں آپ کے پاس

ہو ڈرو۔ (11) اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مومن عورتیں

الْمُؤْمِنٰتُ	يُبَايِعْنَكَ	عَلٰٓى اَنْ	لَّا	يُشْرِكْنَ
مومن عورتیں	آپ سے بیعت کرنے کیلئے	اس پر کہ	نہ	شریک کریں گی

اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ خدا کے ساتھ نہ تو شرک

بِاللّٰهِ	شَيْئًا	وَّلَا	يَسْرِقْنَ	وَلَا	يَزْنِيْنَ	وَلَا
اللہ کے ساتھ	کسی کو	اور نہ	چوری کریں گی	اور نہ	زنا کریں گی	اور نہ

کریں گی، نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی، نہ

يَقْتُلْنَ	اَوْلَادَهُنَّ	وَلَا	يَاْتِيْنَ	بِبُهْتَانٍ
قتل کریں گی	اپنے بچوں کو	اور نہ	لائیں گی	ساتھ بہتان

اپنی اولاد کو قتل کریں گی، نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی

يَّفْتَرِيْنَهٗ	بَيْنَ	اَيْدِيْهِنَّ	وَاَرْجُلِهِنَّ
انہوں نے باندھا ہو اس کو	درمیان	اپنے ہاتھوں کے	اور اپنے پاؤں کے

بہتان باندھ لائیں گی

وَلَا	يَعْصِيْنَكَ	فِيْ مَعْرُوْفٍ	فَبَايِعْهُنَّ
اور نہ	آپ کی نافرمانی کریں گی	معروف (نیکی) میں	تو بیعت کر لیں ان سے

اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو

وَاسْتَغْفِرْ	لَهُنَّ	اللّٰهَ ط	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ⑫
اور بخشش مانگیں	ان کے لئے	اللہ (سے)	بے شک	اللہ	بخشنے والا	رحم کرنے والا ہے

اور ان کے لیے خدا سے بخشش مانگو، بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے (12)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا	تَتَوَلَّوْا	قَوْمًا	غَضِبَ اللّٰهُ
اے لوگو جو	ایمان لائے ہو	نہ	تم دوست بناؤ	(ایسے) لوگوں (کو)	غضب ناک ہوا اللہ

مومنو! ان لوگوں سے جن پر خدا غصے ہوا ہے، دوستی نہ

عَلَيْهِمْ	قَدْ	يَئِسُوْا	مِنَ الْاٰخِرَةِ	كَمَا	يَئِسَ
جن پر	تحقیق	وہ مایوس ہوئے	آخرت سے	جس طرح	مایوس ہوئے

کرو (کیونکہ) جس طرح کافروں کو مُردوں (کے جی اٹھنے) کی امید نہیں اس طرح

الْكُفَّارُ	مِنْ	اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ⑬ ع
کفار	سے	قبروں والوں

ان لوگوں کو بھی آخرت (کے آنے) کی امید نہیں۔ (13)

You are using the UNREGISTERED version

سُوۡرَةُ الۡمُمۡتَحِنَةِ

رکوع نمبر 2 (آیات ۷ تا ۱۳)

سوالات اور جوابات

اَلسَّؤَالُ الاَوَّلُ:

ان آیات کی روشنی میں بتائے اللہ تعالی نے کس طرح کی کفار کے ساتھ عدل واحسان کی اجازت دی ہے؟

جواب:

"جن کفار نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا، ان کے ساتھ بھلائی اور عدل واحسان کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا بے شک اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"۔

اَلسَّؤَالُ الثَّانِي:

اللہ تعالی نے ہجرت کر کے آنے والی مومن عورتوں کے بارے میں اہلِ ایمان کو کیا تلقین فرمائی ہے؟

جواب:

"مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آجائیں تو ان کے ایمان کی جانچ پڑتال کر لو ان کے ایمان کی حقیقت کا تو اللہ ہی کو علم ہے جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ واقعی مومن ہیں تو پھر انہیں کفار کی طرف واپس نہ بھیجو کیونکہ وہ کفار کے لیے حلال ہیں نہ کفار ان کے لیے حلال۔ ان کے کافر شوہروں نے جو مہر ان کو دیا تھا وہ انہیں لوٹا دو اور ان سے نکاح کر لینے میں تم کو کچھ گناہ نہیں جبکہ ان کے مہران کو ادا کر دو۔

اَلسَّؤَالُ الثَّالِثُ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مومن عورتوں سے کن باتوں پر بیعت لینے کے لیے کہا گیا ہے؟

جواب:

نبی ﷺ کو مومن عورتوں سے درج ذیل باتوں پر بیعت لینے کو کہا گیا:

1- اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی۔

2- چوری نہیں کریں گی۔

3- زنا یعنی بدکاری نہیں کریں گی۔

4- اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔

5- کسی پر بہتان نہیں لگائیں گی۔

You are using the UNREGISTERED version

6-نیک کاموں میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

رکوع نمبر2 (آیات ۷ تا ۱۳)

کثیر الانتخابی سوالات

1-مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں تو ضروری ہے کہ ان کی۔

(الف)مدد کرو (ب)تلاشی لے لو (ج)آزمائش کرلو (د)عزت کرو

2-جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اُن کے ساتھ خدا تم کو منع نہیں کرتا۔

(الف)بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے (ب)مساوات کرنے سے (ج)دوستی کرنے سے (د)ہمدردی کرنے سے

3-خدا دوست رکھتا ہے۔

(الف)جہاد کرنے والوں کو (ب)آزمائش کرنے والوں کو (ج)انصاف کرنے والوں کو (د)پرہیزگاروں کو

4-جو لوگ کافروں سے دوستی کریں گے وہی ہیں۔

(الف)عادل (ب)قاتل (ج)ظالم (د)کاہل

5-اگر مہاجر عورتوں کے بارے میں تم کو علم ہے کہ وہ مومن ہیں تو:

(الف)اُن کو قید کرلو (ب)اُن کو آزاد کردو (ج)اُن کو کفار کے پاس واپس بھیج دو (د)اُن کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو

6-اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ مہاجر عورتوں کو ـــــــ دے کر اُن سے نکاح کرلو۔

(الف)لباس (ب)مہر (ج)خیرات (د)انعام

7-ناموس کو قبضے میں نہ رکھو۔

(الف)مسلمان عورتوں کی (ب)منافق عورتوں کی (ج)یہودی عورتوں کی (د)کافرہ عورتوں کی

8-اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کو آئیں تو اُن سے بعت لے لو اور خدا سے اُن کے لئے۔

(الف)آسانی مانگو (ب)بخشش مانگو (ج)خوشحالی مانگو (د)اولاد مانگو

9-"حِلٌّ" کے معنی ہیں:

(الف)حرام (ب)حلال (ج)محلّہ (د)محل

10-"اَلْكَوَافِرِ" کے معنی ہیں:

(الف)کافرہ عورتیں (ب)منافق عورتیں (ج)منافق مرد (د)کافر مرد

11-" عِصَمِ " کے معنی ہیں:

(الف)عداوت ودشمنی (ب)ذلت ورسوائی (ج)مسرت وشادمانی (د)عزت وناموس

12- عجب نہیں کہ اللہ تم میں اور جن سے تم دشمنی رکھتے ہو:

(الف)بھائی چارہ پیدا کردے (ب)دوستی پیدا کردے (ج)نفرت پیدا کردے (د)محبت پیدا کردے

13-_______ کو قیامت کے دن جی اٹھنے کی امید نہیں ہے۔

(الف)یہودیوں (ب)عیسائیوں (ج)مسلمانوں (د)کافروں

14-" قَدْ يَئِسُوا " کے معنی ہیں:

(الف)انہوں نے انکار کیا (ب)وہ مایوس ہوگئے (ج)انہوں نے نقصان اٹھایا (د)انہوں نے نفع کمایا

جوابات:

1-ج	2-الف	3-ج	4-ج	5-د
6-ب	7-د	8-ب	9-ب	10-الف
11-د	12-ب	13-د	14-ب	

موضوعاتی مطالعہ

باب ہفتم

عائلی زندگی کی اہمیت

سوال 1: خاندانی نظام کی اہمیت پر نوٹ لکھیے۔ یا عائلی زندگی کا مفہوم اور اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب:

عائلی زندگی کا معنی و مفہوم:

عائلی زندگی سے مراد وہ زندگی ہے جس میں ایک انسان چند افراد یعنی بیوی بچوں کی معاشی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لیتا ہے۔

عائل عربی میں خاندان کو کہتے ہیں۔ عائلی زندگی سے مراد گھریلو یا خاندانی زندگی ہے انگریزی میں اسے "فیملی لائف" کہا جاتا ہے۔ اردو میں اس کے لیے موزوں لفظ خاندان، کنبہ یا گھرانا ہے۔ عائل کی جمع عیال آتی ہے۔ جو پورے خاندان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جس میں والدین، اولاد اور دیگر عزیز و اقارب بھی شامل ہیں۔ اس لیے عائلی زندگی کا مفہوم گھریلو یا خاندانی زندگی ہے۔

1- عائلی زندگی کی اہمیت:

انسان پیدائش سے لے کر موت تک ساری زندگی اپنے خاندان میں گزارتا ہے۔ خاندان کے افراد مختلف رشتوں کی بنا پر ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں۔ انسانی تہذیب اور تمدن کی ابتدا بھی خاندانی نظام سے ہوئی گویا خاندان معاشرے کا بنیادی جزو اور اکائی ہے۔

معاشرہ، تمدن اور خاندان ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔ اگر معاشرہ اسلامی طرز زندگی پر گامزن ہوگا تو خاندان پر اس کے بہت اچھے اثرات پڑیں گے اسلام نے زوجین (شوہر اور بیوی) کو خاندان کے دو اہم ستون قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ

(سورۃ الحجرات:13)

"بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہاری پہچان کے لیے تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے"۔

2- تسکین فطرت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا (سورۃ الاعراف:189)

"وہی اللہ ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے"۔

3- اخلاقی تحفظ:

نکاح ایک جوڑے کے درمیان عائلی زندگی کی جائز بنیاد فراہم کرتا ہے جس کے نتیجے میں پاکیزہ تعلقات وجود میں آتے ہیں۔ قرآن نے رشتہ ازدواج کو "احصان" کا نام دیا ہے جس کا مطلب ہے "قلعہ بند ہو کر محفوظ ہو جانا" شادی کے بعد زوجین غیر اخلاقی حملوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

4- رنج و راحت کا ساتھ:

شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے لیے شریک رنج و راحت، بے لوث اور غمگسار ہوتے ہیں۔ مشکلات و مسائل کے حل میں دونوں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔ اس زندگی کا لطف اس وقت حد کمال کو پہنچ جاتا ہے جب گھر کے آنگن میں پھولوں جیسے بچے آجاتے ہیں جو والدین کے آپس کے تعلق کو اور مضبوط کرتے ہیں ہر دو طرف سے محبت و احترام باہمی کا زمزم موجزن ہوتا ہے اور گھر واقعی ایک جنت نظر آتا ہے۔

5- عائلی زندگی کے مقاصد:

پاکیزہ عائلی زندگی کا واحد راستہ نکاح ہے۔ اسلام میں عائلی زندگی کے درج ذیل مقاصد ہیں:

i. نسلِ انسانی کی بقاء
ii. افزائشِ نسل
iii. راحت و سکون
iv. اولاد کی تعلیم و تربیت
v. حقوق و فرائض کی ادائیگی

6- عزت و ناموس کی حفاظت:

"جسے استطاعت ہو وہ ضرور نکاح کرے اس سے عزت و ناموس کی خوب حفاظت ہوتی ہے"۔

7- شفقت اور رحمت کا باہمی تعلق:

اللہ تعالی نے شوہر اور بیوی کے تعلق کو محبت، شفقت اور رحمت کا تعلق قرار دیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ (سورۃ الروم: 21)

"اور اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جانوں سے تمہارے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کی"۔

8- زوجین کا باہمی تعلق:

مرد اور عورت کا تعلق انسانی تمدن کی بنیاد ہے گھر اور اس میں بسنے والے افراد جس قدر بہتر ہوں گے اس سے بہتر تمدن جنم لے گا۔

9- معاشرتی ضرورت:

معاشرہ کی بنیادی اینٹ خاندان ہے اور معاشرہ کی مثال مکان کی سی ہے۔ مکان وہی مضبوط ہوگا جس کی ایک ایک دیوار اور ایک ایک اینٹ پختہ اور پکی ہو۔ وہ مکان جس کی اینٹیں بوسیدہ، شہتیر کرم خوردہ اور مسالہ ناقص ہو وہ آندھی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

10- دین وایمان کی حفاظت:

نکاح دین وایمان کا محافظ ہے۔ آپؐ کا فرمان ہے:

"عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے

i. حسب و نسب

ii. حسن وجمال

iii. مال

iv. دینداری

لیکن تم دیندار عورت کو حاصل کرنے کی کوشش کرو کیونکہ صالح اور دین دار بیوی دنیا کی افضل ترین متاع ہے"۔

11- تحفظِ اخلاق:

حضورؐ کا فرمان ہے: "نکاح کرو کیونکہ اس سے نگاہ جھک جاتی ہے"۔

12- تربیت اولاد:

اولاد اپنی پرورش کے لئے والدین کی محتاج ہوتی ہے اس لیے ان کی اخلاقی روحانی اور جسمانی پرورش والدین کا فرض ہے۔

گھر ایک چھوٹی سی سلطنت ہے۔ گھر کے باہر کے معاملات کا ذمہ دار مرد ہے اور اندرونی معاملات کی ذمہ دار عورت ہے۔ گھر کے معاملات خوش اسلوبی سے طے ہوتے رہیں تو بچوں کو بہترین تربیت میسر آتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (سورۃ التحریم:6)

"اے اہل ایمان! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو دوزخ سے بچاؤ"۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"جس شخص نے تین بیٹیوں کی پرورش کی ان کی اچھی تعلیم وتربیت کی، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا، وہ جنت میں جائے گا"۔

13- احساس ذمہ داری:

جب آدمی تنہا ہوتا ہے تو اس کی سوچ صرف اپنی ذات تک محدود ہوتی ہے۔ نکاح کے بعد اس پر بیوی کے خرچ کا بوجھ، اولاد کی پرورش اور تربیت کی ذمہ داری آن پڑتی ہے۔ اس ذمہ داری کی وجہ سے اس میں رزق کے حصول کے لیے جائز و حلال ذرائع تلاش کرنے کا جذبہ ابھرتا ہے۔ وہ خوب جی لگا کر محنت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوشش میں برکت ڈال دیتا ہے اور اپنے فضل سے اسے غنی کر دیتا ہے۔

سوال 2: زوجین کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں؟

جواب:

حقوق زوجین:

حقوق زوجین سے مراد وہ حقوق و فرائض ہیں جو شوہر اور بیوی دونوں پر ایک دوسرے کے لیے عائد ہوتے ہیں۔ معاشرے کی بنیادی اکائی گھر ہے اور گھر کے سکون اور خوشحالی کا انحصار میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات پر ہے۔ اللہ تعالی نے زوجین (شوہر اور بیوی) کے حقوق مقرر فرما دیئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

بیوی کے حقوق (شوہر کے فرائض)

1- حسن سلوک:

بیوی کا پہلا حق یہ ہے کہ شوہر اس سے حسن سلوک سے پیش آئے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو"۔

ارشادات نبوی ﷺ:

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں"۔

شوہر پر یہ فرض ہے کہ جو چیز خود کھائے وہ اپنی بیوی کو بھی کھلائے اور جو لباس خود پہنے اسی حیثیت کا اپنی بیوی کو بھی پہنائے۔ نہ اس کے منہ پر تھپڑ مارے اور نہ اسے گالی دے۔ اپنی بیویوں میں کوئی برائی دیکھ کر ان سے نفرت نہ کرنے لگ جاؤ۔ اگر تم غور کرو گے تو تمہیں ان میں کوئی اچھائی بھی ضرور نظر آ جائے گی۔

2- مہر کی ادائیگی:

"مہر" عورت کا شرعی حق ہے جو حقوقِ زوجیت کے عوض مرد کے ذمہ ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

i. بیویوں کا حقِ مہر ادا کرنا تم پر فرض ہے۔

ii. اور عورتوں کا حقِ مہر خوش دلی سے ادا کیا کرو۔

3- نان ونفقہ:

خوراک، لباس اور رہائش بیوی کا حق ہے۔

"مالدار پر اس کی طاقت کے مطابق اور مفلس پر اس کی حیثیت کے مطابق نفقہ لازم ہے" (قرآن حکیم)

4- عدل ومساوات:

ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں عدل و مساوات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔دوسرا نکاح عدل سے مشروط ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً (سورۃالنساء:3)

"اگر تم کو ڈر ہو کہ عدل نہیں کر سکو گے تو ایک پر ہی اکتفا کرو (یعنی ایک کو ہی کافی سمجھو)"

5- تحمل و درگزر:

اگر آپ کو عورت کی کوئی عادت ناپسند ہو، وہ خوبصورت اور زیادہ تعلیم یافتہ نہ ہو تو اس میں پائی جانے والی خوبیوں پر نگاہ رکھو جیسا کہ سورۃ النساء میں ہے:

"ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بھلائی رکھ دی ہو"

عورت کو ہمیشہ نرمی، پیار اور حکمت سے سمجھاؤ۔آپ ؐ کا ارشاد ہے:

"عورتوں سے حسن سلوک کرو، عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اس کو سیدھا کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی"۔

6- ظلم سے اجتناب:

شوہر اپنی بیوی پر ظلم نہ کرے مثلاً کئی بیویوں کی صورت میں ایک کی طرف زیادہ رغبت اور جھکاؤ دوسری کو بالکل معلق چھوڑ دینا ظلم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تمہارے لیے جائز نہیں کہ ایک بیوی کی طرف کُلی میلان ہو اور دوسری کو معلق کر دو"۔

7- اخلاقی تربیت:

شوہر کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی اور دوسرے اہل خانہ کی اخلاقی اور دینی تربیت کا اہتمام کرے۔قرآن پاک میں ہے:

"يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا" (سورۃالتحریم:6)

"اے اہل ایمان! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو دوزخ سے بچاؤ"۔

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں سے اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا"۔

(سورۃالفرقان:74)

8- میراث:

بیوی کو اپنے خاوند کی وفات پر اس کے چھوڑے ہوئے ترکہ سے حصہ ملتا ہے۔اگر اولاد ہو تو آٹھواں (8/1) ورنہ چوتھا (4/1) حصہ،

9- رازداری:

زوجین کے آپس میں کئی راز ہوتے ہیں جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ان کا افشا کرنا بداخلاقی ہے۔قرآن پاک میں ہے:

"عورتیں تمہارا لباس اور تم ان کا لباس ہو"۔

مطلب یہ کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے راز دان اور پردہ دار ہوتے ہیں جیسا کہ لباس پردہ پوشی کرتا ہے۔

نبی ؐ کا ارشاد ہے:

"جس نے اپنی بیوی کے راز کسی کے سامنے بیان کیے وہ جہنمی ہے"۔

10- خلع کا حق:

اسلام نے جس طرح مرد کو طلاق کا حق دیا ہے اسی طرح عورت بھی خلع کا حق رکھتی ہے۔ اگر شوہر بیوی کے معاشی اور ازدواجی حقوق ادا کرنے سے قاصر ہو تو ناگزیر حالات میں عورت کچھ معاوضہ دے کر یا حق مہر معاف کر کے خلع (چھٹکارا) لے سکتی ہے۔ یہ حق اسلام سے پہلے عورت کو حاصل نہیں تھا۔

بیوی کے فرائض (شوہر کے حقوق)

اسلام نے شوہر اور بیوی کے علیحدہ علیحدہ حقوق اور ذمہ داریاں مقرر کر دی ہیں اور ان کی قیامت کے دن جواب طلبی ہو گی۔

1- مال اور آبرو کی حفاظت:

سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے:

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ (سورۃ النساء:34)

"نیک عورتیں فرمابردار اور شوہر کی عدم موجودگی میں (اس کے گھر کی) محافظ ہوتی ہیں۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"خاوند کا اپنی بیوی پر یہ حق ہے کہ وہ اس کے بستر کو کسی دوسرے شخص سے پامال نہ ہونے دے"۔

2- اطاعت و فرمانبرداری:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"نیک بیویاں وہ ہیں جو اپنے شوہر کی فرمانبردار ہیں"۔

ارشاد نبویؐ ہے کہ:

"جو بیوی اس تگ و دو میں رہے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ عورت یقینی طور پر جنت کی مستحق ہے"۔

3- تربیت اولاد:

ماں کی گود اولاد کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔

نبیؐ کا ارشاد ہے:

"عورت اپنے شوہر کی اولاد کی نگہبان ہے اور وہ اس کے لیے جواب دہ ہے"۔

4- قناعت و شکر گزاری:

عورت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خاوند کی کمائی ہوئی محنت کی روزی کو فضول خرچ نہ کرے۔

نبیؐ کا ارشاد ہے:

"اے عورتو! صدقہ زیادہ کیا کرو میں نے معراج کی رات تمہیں زیادہ تعداد میں دوزخ میں پایا ہے"۔

خواتین کے دریافت کرنے پر آپؐ نے جواب دیا کہ "تم شکر کم کرتی ہو اور ناشکری زیادہ کرتی ہو"۔(بخاری شریف)

-5 اظہار تشکر:

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

"تم پر جن کا احسان ہے ان کی ناشکری سے بچو۔ تم میں سے ایک بن بیاہی ماں باپ کے گھر بیٹھی رہتی ہے پھر خدا تم کو شوہر اور اولاد سے نوازتا ہے اور بیوی شوہر سے خفا ہو کر کہتی ہے کہ میں نے تمہاری طرف سے سکھ نہیں دیکھا"۔

لہذا عورت کو شوہر کی ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔

-6 آرائش وزیبائش:

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

"کہ اچھی عورت وہ ہے کہ جب اس کا شوہر اسے دیکھے تو اسے مسرت ہو، وہ اسے حکم دے تو اطاعت کرے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال اور اپنی (آبرو کی) حفاظت کرے"۔

-7 شوہر کی خوشنودی:

بیوی کو شوہر کا مزاج شناس ہونا چاہیے اور اس کی ناراضی سے بچنا چاہیے۔

نبی ﷺ کا ارشاد:

"تین آدمیوں کی نماز قبول ہوتی ہے نہ قربانی، ان میں سے ایک وہ عورت ہے جس سے اس کا شوہر ناخوش ہو"۔

-8 شوہر کے اقربا سے حسن سلوک:

بیوی کا فرض ہے کہ وہ شوہر کے رشتہ داروں، نند، سسر، ساس سے حسن سلوک سے پیش آئے۔

ان سے ایسے ہی اچھا سلوک کرے جیسے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ کرتی ہے۔

سوال 3: اولاد کے حقوق و فرائض کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:

اولاد کے حقوق/والدین کے فرائض:

اسلام میں والدین اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی پرورش اور تربیت کریں اور ان کی تمام جائز ضروریات پوری کریں۔

اولاد کے حقوق مختصر طور پر یہ ہیں:

1- دوزخ سے بچاؤ:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (سورۃ التحریم:6)

"اے اہل ایمان! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو دوزخ سے بچاؤ"۔

2- تحفظِ حیات:

اسلام سے قبل عرب مفلسی کے خوف سے اور اس جھوٹے غرور کے باعث کہ کوئی ہمارا داماد نہ بن جائے اپنی لڑکیوں کو زندہ در گور کر دیتے تھے۔ قرآن پاک نے انہیں اس برے عمل سے منع فرمایا۔

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا (بنی اسرائیل:31)

"اور اپنی اولاد کو غربت کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ ان کو قتل کرنا بلاشبہ بڑا سخت گناہ ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے لڑکیوں کو زندہ در گور کرنے کی مذمت میں فرمایا:

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ (سورۃ التکویر:9-8)

"اور جب زندہ دفن کی جانے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس جرم میں قتل ہوئی"۔

احادیث رسول ﷺ:

حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ) کہتے ہیں کہ آپؐ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ فرمایا: "شرک" پھر کون سا گناہ؟ فرمایا: "والدین کی نافرمانی" عرض کیا اس کے بعد؟ ارشاد ہوا اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرنا کہ بڑی ہو کر تیرے ساتھ شریکِ طعام ہو گی"۔ آپؐ عورتوں سے جن امور پر بیعت لیتے تھے ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ وہ اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔

3- عقیقہ اور ختنہ:

بچے کی پیدائش پر سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اسے نہلا دھلا کر دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے پھر اسے گھٹی دی جائے اور برکت کی دعا مانگی جائے۔ ساتویں روز عقیقہ (لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا) ذبح کر کے گوشت تقسیم اور خیرات کیا جائے اس کا اچھا نام رکھا جائے اور سر کے بال اتار کر ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی جائے اور ختنہ کرایا جائے۔

4۔ رضاعت:

رضاعت کے معنی ہیں "دودھ پلانا" اس کی مدت دو سال ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"اور مائیں اپنے بچوں کو دو سال دودھ پلائیں (یہ حکم اس کے لیے ہے جو پوری مدت دودھ پلائے) اور دودھ پلانے والی ماؤں کا خرچہ حسب دستور باپ کے ذمہ ہے"۔ (سورۃ البقرہ:233)

5- تعلیم و تربیت:

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کی اچھی تربیت کرو"۔

"اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کی ہو جائے اور جب دس سال کی ہو کر بھی نماز نہ پڑھے تو اسے مار کر نماز پڑھاؤ"۔

"اولاد کے لئے والدین کا بہترین تحفہ اور عطیہ اچھی تعلیم ہے"۔

6- محبت و شفقت:

اولاد کے ساتھ محبت و شفقت کا سلوک کرنا چاہیے۔ آپ ؐ اپنی نواسی اُمامہ (جو آپ کی بڑی صاحبزادی حضرت زینب (رضی اللہ) کی بیٹی تھیں) کو گھر میں اور کبھی مسجد میں اٹھائے پھرتے تھے وہ نماز کی حالت میں آپ کی ٹانگوں میں سے گزر جاتیں، کبھی کندھوں پر چڑھ جاتیں، مگر آپ ؐ اطمینان سے نماز پڑھتے رہتے۔ (نماز میں انہیں قیام میں اٹھالیتے اور رکوع و سجدے میں جاتے تو زمین پر بٹھا دیتے)

حضور ؐ منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ؐ نے حضرت حسن (رضی اللہ) کو دیکھا کہ گرتے پڑتے آرہے ہیں آپ ؐ نے منبر سے اتر کر حضرت حسن (رضی اللہ) کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیا اور بقیہ خطبہ اسی حالت میں مکمل کیا۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"بچے تو اللہ کے باغ کے پھول ہیں"۔

7- عدل و مساوات:

اولاد کے ساتھ عدل و مساوات کا برتاؤ ہونا چاہیے۔ خاص طور پر لڑکوں کو لڑکیوں سے برتر نہیں سمجھنا چاہیے۔ اولاد میں فرق اور امتیاز کرنا ظلم ہے۔

ایک دفعہ ایک صحابی نے اپنے ایک بیٹے کو ایک غلام تحفے میں دیا اور چاہا کہ حضور ؐ کی اس میں گواہی ہو جائے۔ حضور ؐ نے پوچھا "کیا تم نے اپنے سب بچوں کو ایک ایک غلام دیا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: تو میں اس ظلم کا گواہ نہیں بن سکتا۔" (ترمذی)

8- نکاح (شادی):

جوان اولاد کے لیے اچھا رشتہ تلاش کرنا اور ان کا نکاح کرنا بھی اولاد کا حق اور والدین کی ذمہ داری ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

تین چیزوں میں تاخیر جائز نہیں:

i. فرض نماز جب اس کا وقت ہو جائے۔

ii. جنازہ میں جب وہ سامنے ہو۔

iii. اولاد کی شادی میں جب ان کا مناسب رشتہ مل جائے۔ (مسند احمد)

9- اولاد کی رضامندی:

فرمانِ رسول ﷺ: عورت خواہ بیوہ ہو یا کنواری اس کا نکاح اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اس کی رضامندی حاصل نہ کر لی جائے۔ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے حالانکہ وہ اس پر خوش نہیں ہے۔ آپؐ نے لڑکی کو اختیار دے دیا کہ وہ نکاح قائم رکھے یا فسخ کر دے۔ (ابوداود)

اولاد کے فرائض (والدین کے حقوق)

1- فرماں برداری:

اولاد کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی سوا والدین کا ہر حکم بجالائیں۔ ہر حال میں ان کی فرمانبرداری کریں اور ان کا دل نہ دکھائیں کیونکہ اگر والدین اپنی اولاد کے لئے تنگ آ کر بددعا کر بیٹھیں تو وہ فوراً قبول ہو جاتی ہے۔

تین لوگوں کی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں:

i. مظلوم کے

ii. مسافر کے

iii. والدین کی اپنی اولاد کے لیے

2- رحمت و شفقت کا سلوک:

اپنے والدین سے محبت، رحمت اور نرمی کا رویہ اختیار کریں۔ والدین کے سامنے اونچی آواز میں بات نہ کریں اور نہ ہی ایسی باتیں کریں جن سے انھیں تکلیف ہو۔

3- بڑھاپے میں خصوصی خدمت:

جب والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ان کی بھرپور خدمت کی جائے اور اپنی مصروفیات میں سے مناسب وقت ان کے لیے مخصوص کیا جائے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؕ

(سورۃ الاسراء: 24-23)

"ان دونوں کو اُف بھی نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑکو اور ان سے نرمی سے بات کرو اور رحمت کے ساتھ عاجزی کے بازو ان کے لیے جھکائے رکھو۔ کہو اے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا"۔

4- بیوی اور والدین کے درمیان عدل و مساوات:

شادی کے بعد اکثر لوگ اپنے والدین کی بجائے بیوی پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ اس طرح والدین کا دل دکھتا ہے اور اللہ بھی ناراض ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی (رضی اللہ) کے مرنے کا وقت جب قریب آیا تو اس کی زبان پر کلمہ جاری نہ ہوتا تھا۔ آپؐ نے اس کی ماں کو بلوا کر پوچھا کہ تیرا بیٹا تیرے ساتھ کیا سلوک کرتا تھا؟ تو اس ماں نے جواب دیا کہ میرا بیٹا اپنی بیوی کے مقابلے میں میرے ساتھ اچھا سلوک نہ کرتا تھا اور اکثر اچھے کپڑے

اور نیا میوہ اپنی بیوی کو ہی لا کر دیتا تھا۔ اس لئے میں اس سے ناراض ہوں۔ آپؐ نے اس کی ماں سے کہا کہ وہ اپنے بیٹے کو معاف کر دے لیکن ماں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ آپؐ نے صحابہ (رضی اللہ) کو حکم دیا کہ وہ لکڑیاں اکٹھی کریں اور اس کے بیٹے کو لکڑیوں کے ساتھ جلا دیں۔ ماں یہ سب کچھ برداشت نہ کر سکی اور اس نے اپنے بیٹے کو معاف کر دیا۔ چنانچہ فوراً اس صحابی کی زبان پر کلمہ جاری ہوا اور اس کی روح پرواز کر گئی۔

لہذا ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنے ماں باپ اور بیوی کے درمیان عدل و مساوات کا رویہ اختیار کریں۔

5- دعائے مغفرت:

والدین کا حق ہے کہ ان کی اولاد ان کی نماز جنازہ پڑھائے، ان کے مرنے کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے اور ان کی وصیت پر عمل کرے۔

6- دوستوں اور عزیزوں سے اچھا سلوک:

والدین کی وفات کے بعد ان کے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا بھی اولاد کا فرض ہے۔

7- اولاد کے ترکے میں حصہ:

اسلام نے اولاد کے ترکے میں سے والدین کے لیے 6/1 حصہ مقرر کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ یہ حصہ والدین کو ادا کیا جائے۔

8- صدقہ جاریہ:

نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے اس لیے اولاد کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ والدین کی موجودگی میں اور ان کی وفات کے بعد نیک اعمال کرتے رہیں اور والدین کی مغفرت کی دعا کرتے رہیں تا کہ ان کے درجات بلند ہوں۔

سوال 4: "والدین کے حقوق" کے بارے میں سورۃ بنی اسرائیل میں کیا ارشاد ہوا؟

جواب:

والدین کے حقوق

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؕ

ترجمہ: "ان دونوں کو اُف بھی نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑکو اور ان سے نرمی سے بات کرو اور رحمت کے ساتھ عاجزی کے بازو ان کے لیے جھکائے رکھو۔ کہو اے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا"۔